عظیم شخصیات
کے
عظیم اقوال

عظیم شخصیات

کے

عظیم اقوال

شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ان عظیم شخصیات کے خیالات کا خزینہ
جنھیں خود زندگی جُھک کر سلام کرتی ہے اور جن کے خیالات نہ
صرف قدم قدم پر آپ کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہیں، بلکہ
منازل کا تعین کرنے میں بھی آپ کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مُرتّب : — محمد الیاس عادل

ناشر:
مُشتاق بُک کارنر ○ اُردو بازار ○ لاہور

نام کتاب ــــــــــ عظیم شخصیات کے اقوال
مرتبہ و مؤلفہ ــــــــــ محمد الیاس عادل
ناشر ــــــــــ مشتاق بک کارنر۔ الفضل مارکیٹ
اردو بازار۔ لاہور
مطبع ــــــــــ سلیم تنویر پرنٹرز۔ لاہور
کتابت ــــــــــ دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ
ضلع گوجرانوالہ
تعداد ــــــــــ ایک ہزار
قیمت ــــــــــ ۴۵

ــــــــ سٹاکسٹ ــــــــ

- جہانگیر بک ڈپو۔ اردو بازار۔ لاہور
- الفیصل۔ تاجران ناشران کتب۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

فہرست مضامین

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ پاک سے میں نے اس کتاب کا آغاز کیا ہے عظیم لوگوں کے عظیم اقوال انمول ہیروں کی شکل میں بے شمار کتابوں میں بکھرے پڑے تھے، ان بیش قیمت موتیوں کو ایک کتاب میں اکٹھا کرنے کے لیے انتہائی محنت و تگ و دو سے کام کیا گیا۔ کوشش یہی تھی کہ اقوال کو ان کی اصل عبارتوں سے اخذ کیا جائے اس مقصد کی خاطر کافی مدت تک سینکڑوں قدیم و جدید کتب کا مطالعہ کیا اور انتہائی سوچ سمجھ کر ذمہ داری کے ساتھ اقوال کو اکٹھا کرنے کی سعی کی۔

کتاب ہذا میں مختلف مذاہب اور طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے عظیم لوگوں کے اقوال کو بھی یہ سمجھتے ہوئے شامل کیا گیا ہے کہ یہ لوگ بہر طور اپنے اپنے مذاہب اور طبقۂ فکر کے لوگوں میں عظیم شمار کیے جاتے ہیں۔ کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ یقیناً یہ محسوس کریں گے کہ کتاب کی تیاری میں واقعی محنت سے کام لیا گیا ہے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس موضوع پر جتنی بھی کتابیں اس وقت مارکیٹ میں موجود ہیں ان میں کتاب ہذا ایک منفرد اور نمایاں

حیثیت رکھتی ہے۔ اقوال کا ضخیم اور عظیم ذخیرہ صرف اس کتاب میں آپ کو ملے گا اور کسی قسم کی تشنگی محسوس نہیں ہو گی۔ عظیم انسانوں کے عظیم اقوال پڑھنے سے ان شخصیات کی شخصیت کے تمام روشن پہلو سامنے آجاتے ہیں اور بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کے کہے ہوئے الفاظ انسانی زندگیوں میں ایک پر اثر انقلاب برپا کرنے میں سحر انگیز قوت رکھتے ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ ہر انسان کے لیے فائدہ مند ہے کتاب کو ترتیب دیتے وقت میں نے انتہائی احتیاط برتی ہے کہ کسی قسم کی کوئی خامی کتاب ہذا میں نظر آئے تو ضرور مطلع فرمایئے گا تاکہ آئندہ اصلاح ہو سکے۔ اس کتاب کی ترتیب میں کوشش یہی کی گئی ہے کہ دنیا کے تمام ممالک و مذاہب کی چیدہ چیدہ عظیم شخصیات کے عظیم اقوال کو شامل کیا جائے تاکہ کسی بھی پہلو سے کتاب ہذا کی مقصدیت واہمیت میں کمی نہ آنے پائے۔

قارئین سے میں توقع کرتا ہوں کہ وہ اس انمول کتاب کو پذیرائی کی سند بخشیں گے۔

آخر میں میں معزز قارئین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہر بار میری کاوشوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں جو کہ یقیناً میرے لیے باعث عزت ہے

محمد الیاس عادل
ایم اے
۵۷ گیلانی پارک بلال گنج لاہور

ارشادات رب العالمین

(۱) اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تم تحقیق کرو۔ (سورۃ الحجرات آیت ٦)

(۲) کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا، ایمان لاتے ہیں بُت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے اللہ لعنت کرے، تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا۔ (سورۃ النساء آیت ۵۱)

(۳) جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔
(سورۃ نساء پارہ ۵ آیت ۱۱)

(۴) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (پارہ ٦ سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

(۵) اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔
(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۴۔ پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۱۸)

(٦) اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اگلی کتابوں میں اور لوگوں پر گواہی دو۔ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۸)

(۷) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

(۸۔) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ بکھر کر کمزور ہو جاؤ گے۔ (پارہ ۱۰ رکوع ۲)

(۹) جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(پارہ ۲۸ رکوع ۴)

(۱۰) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اللہ اور رسول کی جانب رجوع کرو۔

(پارہ ۵ رکوع ۵)

(۱۱) جو لوگ کافر رہے ہرگز ان کے کام نہ آئیں گے ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ذرا بھی اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۶)

(۱۲) اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے مغفرت کرنے والے بڑے رحمت

کرنے والے ہیں۔

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۲۹)

(۱۳) بلاشبہ جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ ان کو (جنت کا) راستہ دکھائیں گے۔

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۳۷)

(۱۴) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۷)

(۱۵) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں (

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۰)

(۱۶) اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کوئی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۸)

(۱۷) اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا۔

اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(پارہ ۹ سورۂ الانفال آیت ۲۹)

(۱۸) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

(پارہ ۱۱ سورۂ التوبہ آیت ۱۱۹)

(۱۹) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف جھکے ایسے لوگ اہل جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہا کریں گے۔

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود آیت ۲۳)

(۲۰) تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا ہے پس اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور ایک دوسری نئی مخلوق پیدا کر دے۔

(پارہ ۱۳ آیت ۱۹)

(۲۱) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو اللہ تعالیٰ کبھی راہ پر نہ لائیں گے اور ان کے لیے دردناک سزا ہو گی۔

(پارہ ۱۴ سورۂ النحل آیت ۱۰۴)

ارشاداتِ رحمۃ للعالمین

(۱) آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔

(مسلم شریف)

(۲) مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

(۳) حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

(ابو داؤد)

(۴) تم میں سے جب کوئی شخص کچھ کھانا چاہے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پینا چاہے تو داہنے ہاتھ سے پیئے۔

(مسلم شریف)

(۵) جو عورت بغیر کسی عذرِ معقول کے شوہر سے طلاق مانگے۔ اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(ترمذی شریف۔ ابو داؤد)

(۶) کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو

جاؤں۔ بخاری و مسلم

(۷) اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

(۸) قیامت اُس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہ جائے گا۔

(مشکوٰۃ۔ ابو داؤد)

(۹) جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔

(بخاری۔ مسلم)

(۱۰) تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے۔ تیسرے بیوہ کے نکاح میں جبکہ اس کا کفو مل جائے۔

(ترمذی شریف)

(۱۱) قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔

(ترمذی شریف)

(۱۲) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے

اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(ترمذی شریف)

(١٣) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بد ترین مقامات بازار ہیں۔

(مسلم شریف)

(١٤) جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

(مسلم شریف)

(١٥) انسان کا اپنی زندگی کے ایام میں ایک درہم صدقہ کرنا مرنے کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(ابو داؤد)

(١٦) تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(بخاری شریف)

(١٧) جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ۔ بیہقی)

(١٨) جو آدمی سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۱۹) جو شخص قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے محفوظ رکھے گا۔

(مسلم شریف)

(۲۰) مومن کی جان اپنے قرض کے سبب معلق رہتی ہے۔ جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(مسلم شریف)

(۲۱) جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔

(ترمذی شریف)

(۲۲) سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ احمد)

(۲۳) جب کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔

(مسلم شریف)

(۲۴) سلام میں پہل کرنے والا غرور و تکبر سے پاک ہے۔

(بیہقی)

(۲۵) آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ دور ہو گا۔

(ترمذی)

(۲۶) جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

(ترمذی شریف)

(۲۷) وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو۔

(مسلم شریف)

(۲۸) جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔

(ترمذی شریف)

(۲۹) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(بخاری شریف۔ مسلم)

(۳۰) دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

(۳۱) دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(مسلم شریف)

(۳۲) جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

(۳۳) مسلمانوں میں کامل الایمان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(ابو داؤد)

(۳۴) جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی موت کسی زمین پر مقدر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ)

(۳۵) پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

(مسلم شریف)

(۳۶) جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو۔

(ابوداؤد)

(۳۷) جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔

(بخاری۔ مسلم)

(۳۸) اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی ہے جس کے لیے شفا یعنی دوا نہ اتاری ہو۔ (بخاری شریف)

(۳۹) شہید کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔

(مسلم شریف)

(۴۰) جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے۔ (ترمذی شریف)

حضرت آدم علیہ السّلام

(۱) عارضی دنیا پر مطمئن نہ ہونا میں جاودانی جنت میں مطمئن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے نکال دیا۔

(۲) عورتوں کی خواہشات پر کام نہ کرنا میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر شجرِ ممنوعہ کھالیا اور شرمندگی اٹھائی۔

(۳) ہر ایک کام کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لو اگر میں انجام سوچ لیتا تو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

(۴) جس کام سے تمہارا دل مطمئن نہ ہو اس کام کو نہ کرو۔ کیونکہ جب میں نے شجرِ ممنوعہ کھایا تو میرا دل مطمئن نہیں تھا مگر میں اس کے کھانے سے باز نہ رہا۔

(۵) کام کرنے سے پہلے مشورہ کر لیا کرو کیونکہ اگر میں فرشتوں سے مشورہ کر لیتا تو مجھے یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔

(۶) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندہ خاص محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کی طفیل میں اور اس کی کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔

حضرت ادریس علیہ السّلام

(۱) دوسروں کی خوشی اور آسودہ حالی پر حسد نہ کرو کیونکہ ان کی یہ خوشحال زندگی تو چند روزہ ہے۔

(۲) جھوٹی قسم نہ کھاؤ اور نہ اللہ تعالیٰ کے نام کو قسموں کے لیے تختۂ مشق بناؤ اور نہ جھوٹے لوگوں کو قسمیں کھانے پر آمادہ کرو۔ ایسا کرنے سے تم خود بھی گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔

(۳) سعادت مند وہ ہے جو اپنے نفس کی نگرانی کرے۔

(۴) جو شخص زندگی کی مناسب ضروریات سے زیادہ کا طالب ہوا وہ کبھی مطمئن اور قانع نہیں ہو سکتا۔

(۵) جو شخص علم میں کمال حاصل کرنے اور نیک کردار بننے کا خواہش مند ہو اُسے جہالت کی باتوں اور بدکرداری کے قریب ہرگز نہ جانا چاہیے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی بے انتہا نعمتوں اور اس کے احسانات کا شکریہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۷) اللہ تعالےٰ کے ایمان کے ساتھ صبر صحت مندی کا باعث ہے۔

(۸) حِکمت روح کی زندگی ہے۔

(۹) دنیا کی یاد اور عملِ صالح کے لیے نیت لازم ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

(۱) تین چیزیں مومن کی پرہیز گاری پر دلالت کرتی ہیں نہ پانے کی صورت میں بہترین توکل پا لینے کی صورت میں بہترین رضا اور ختم ہو جانے کی صورت میں بہترین صبر۔

(۲) یارب العالمین۔ جب تو مجھے دیکھے کہ میں ذکر کرنے والوں کی مجلس سے اُٹھ کر غافلوں کی مجلس میں جارہا ہوں تو میرے تو پاؤں توڑ دے بلاشبہ میرے اوپر تیرا یہ انعام ہوگا۔

(۳) اپنی ضرورتوں کو محدود کرلینا ہی بڑی دولت مندی ہے۔

(۴) صادق کا تھوڑا سا مال جھوٹے کی بہت سی دولت سے بہتر ہے۔

(۵) جب تمہاری روزی دوسروں کی روزی سے الگ ہو تو پھر یہ بے صبری اور پریشانی کیوں۔

(۶) اپنے آپ کو اس وقت تک انسان نہ سمجھو جب تمہاری رائے تمہارے غصے کے زیر اثر ہو۔

(۷) جو شخص علم رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس مریض کی مانند ہے جو دوا تو رکھتا ہے مگر استعمال نہیں کرتا۔

(۸) عقل مند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

(۹) یا اللہ! جب میں سورج کی تپش پر صبر نہیں کر سکتا تو تیرے

جہنم کی آگ پر کیسے صبر کروں گا میں کہ تیری رحمت کی آواز سننے کی ہمت نہیں رکھتا تیرے عذاب کی آواز کیسے سنوں گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

(۱) اے کاہل آدمی! چیونٹی کے پاس جا اس کی روش اور عقل حاصل کر کیونکہ باوجودیکہ اس کا کوئی سردار یا حاکم نہیں وہ گرمی کے موسم میں اپنے لیے خوراک جمع کرتی ہے اور سردی میں اس سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔

(۲) جہالت لڑکوں کے دل سے وابستہ ہے مگر تربیت کی چھڑی اس میں سے اسے دور کر دے گی۔

(۳) جس شخص نے اپنے نفس پر قابو پایا وہ اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو تن تنہا ایک شہر کو فتح کر لیتا ہے۔

(۴) بندہ مومن کے نامۂ اعمال میں درج صرف ایک تسبیح میری عام سلطنت سے بہتر ہے کیونکہ یہ سب فانی ہے مگر تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

(۵) تعلیم بہترین خیرات ہے۔

(۶) تھوڑا جو اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ہو اُس بڑے خزانے سے جو رنج کے ساتھ ہو بہتر ہے۔

(۷) بیٹے کی تادیب سے دستبردار نہ ہو چھڑی مارنے سے وہ مر نہ جائے گا لیکن تو جہنم سے اس کی جان بچا لے گا۔

(۸) جھگڑے کو بیشتر اس کے کہ وہ تیز ہو جائے چھوڑ دو۔

(۹) گھر اور مال وہ میراث ہے جو باپ سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر عقل مند بیوی خدا تعالیٰ کی نعمت ہے۔

(۱۰) ہر ایک انسان کی روشنی اس کی نظر میں ٹھیک ہے لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کو تولتا ہے۔

(۱۱) ایک خوش مزاج آدمی پژمردہ دلوں کی دوا ہے۔

(۱۲) انصاف اور سچائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۳) دولت بہت سے دوست پیدا کرتی ہے لیکن مسکین اپنے ہی دوست سے بیگانہ ہے بلکہ مسکین کے بھائی بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔

(۱۴) سچا آدمی سات مرتبہ بھی گرتا ہے اور پھر اُٹھتا ہے لیکن شریر آدمی بلائیں گر کر پڑا رہتا ہے۔

(۱۵) عالم کم گو، سرد مزاج اور عقل مند ہوتا ہے بے وقوف بھی جب تک خاموش رہے عقل مند شمار ہوتا ہے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو تنبیہہ دیتا ہے جس طرح باپ اپنے اس بیٹے کو جس سے وہ راضی ہوتا ہے تنبیہہ کرتا ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کے خوف سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے شر پسند کی عمر کم ہو جاتی ہے۔

(۱۸) جب انسان کی روش اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔

(۱۹) دغا کی روٹی آدمی کو شیریں لگتی ہے لیکن آخر کو اس کا منہ کنکروں سے بھرا جاتا ہے۔

(۲۰) قناعت جسم کو تازگی بخشتی ہے اور حسد جسم کو گلا دیتا ہے۔

(۲۱) مالدار مسکین پر حکمران ہوتا ہے اور قرضدار قرض خواہ کا چاکر ہے۔

(۲۲) جو ایک بے وقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے وہ اپنے پاؤں آپ خود کاٹتا ہے۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے کینہ رکھتا ہے اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان وہ دل جو بُرے منصوبے بنائے، وہ گواہ جو جھوٹ بولے وہ شخص جو بھائیوں کے درمیان جھگڑے پیدا کرے۔ وہ پاؤں جو جلدی بُرائی کی جانب دوڑے، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو نقصان پہنچائے۔

(۲۴) وہ جس کے دل میں بُرائی ہے بھلائی نہ پائے گا اور جس کی زبان میں نکتہ چینی ہے وہ مصیبت میں پڑے گا۔

(۲۵) اللہ تعالیٰ کا خوف عقل کی انتہا ہے۔

(۲۶) جاہل اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کرتا ہے لیکن عقل مند اسے

آخر وقت تک چھپائے رکھتا ہے۔

(۲۷) میٹھے بول غصّے کو ختم کر دیتے ہیں۔

(۲۸) سچ کبھی بھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔

(۲۹) حِلم اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے عزت ملتی ہے۔

(۳۰) بے وقوف کو اس کی حماقت کی مانند جواب مت دے ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس کی مانند ہو جائے۔

(۳۱) جس کو غصہ دیر سے آتا ہے بہت ہی عقل مند ہے اور جو زود رنج ہوتا ہے اپنی حماقت کو ظاہر کرتا ہے۔

(۳۲) اپنے خیال میں اپنے آپ کو عقل مند مت سمجھو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور برائی سے باز رہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۱) تین چیزوں میں بھلائی ہے بولنے ، دیکھنے اور چپ رہنے میں جس کا بولنا ذکر خدا نہیں وہ بولنا لغو ہے ۔ جس کا دیکھنا عبرت کی نگاہ سے نہیں وہ دیکھنا سہو ونسیان ہے اور جس کا چپ رہنا اپنے انجام پر غور کرنے کے لیے نہیں اس کی خاموشی بے کار ہے ۔

(۲) دنیا کو معبود بنا کر اس کے بندے نہ بن جاؤ اپنا خزانہ اس ذات کے یہاں جمع کرو جو کسی کی کمائی کو ضائع نہیں کرتا دنیاوی خزانوں کے لیے تو خوف ہلاکت ہوتا ہے ۔ لیکن جس کے خزانے خدا کے یہاں جمع ہوں وہ کبھی تباہ نہیں ہوں گے ۔

(۳) دنیا کی سب سے بڑی بُرائی یہ ہے کہ اس میں آدمی خدا کا نافرمان بن جاتا ہے اور اسے چھوڑے بغیر آخرت کی بھلائی ناممکن ہے دنیا میں دلچسپی نہ لو اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور باخبر رہو ، دنیا کی محبت ہر برائی کی اصل ہے اور ایک لمحہ کی خواہش نفسانی اپنے پیچھے طویل پشیمانی چھوڑ جاتی ہے ۔

(۴) دنیا تمہارے لیے سواری بنائی گئی اور تم اس کی پشت پر سوار ہو گئے تو اب بادشاہ اور عورتیں تمہیں اس سے نہ اتار دیں ۔ رہا بادشاہوں کا معاملہ تو ان سے دنیا کی وجہ سے مت جھگڑو وہ تمہاری

دنیا اور تمہاری پسماندہ چیزوں کو تمہیں واپس نہ کریں گے رہی عورتیں تو تم ان کے صوم و صلوٰۃ سے ہوشیار ہو۔

(۵) دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے۔ جو خوشنودی خدا کا طالب ہوتا ہے دنیا اس کی رہتی ہے اور اسے رزق بہم پہنچاتی ہے اور جو دنیا کا طالب ہوتا ہے اسے آخرت طلب کرتی ہے اور موت اسے گدی سے پکڑ کر لے جاتی ہے۔

(۶) جس طرح ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں دنیا اور آخرت کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔

(۷) طالب دنیا کے لیے ہلاکت ہو وہ دنیا کو کیسے چھوڑ کر مرے گا۔ جس کی ساری توجہ اعتماد اور بھروسہ اسی دنیا پر ہے یہ لوگ اپنی ناپسندیدہ چیز (موت) کا کیسے مقابلہ کریں گے جو انہیں محبوب چیزوں سے جدا کر دے گی اور جس کے بارے میں ان کو پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا۔

(۸) ہلاک ہو وہ شخص جس کی تمام تر کوششیں حصول دنیا کے لیے ہیں جس کے اعمال گناہوں پر مشتمل ہیں وہ کل قیامت کے روز اپنے گناہوں سے کیسے رہائی پائے گا۔

(۹) نمک سے جو کی روٹی کھانا، پھٹا پرانا کپڑا پہننا اور کوڑے کے ڈھیر پر سو جانا دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے بہت عمدہ ہے۔

(۱۰) کون ہے جو سمندر کی لہروں پر عمارت بنائے یہ دنیا اسی طرح ہے

تم اسے جائے قرار نہ بناؤ۔

(۱۱) تم دنیا سے عداوت رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔

(۱۲) جس طرح دنیا دار دنیا کی چاہت میں معمولی سے دین پر راضی ہیں تم بھی دین کی سلامتی کے لیے معمولی سی دنیا پر راضی ہو جاؤ۔

(۱۳) اے دنیا کو سونے چاندی کے لیے طلب کرنے والے! ترکِ دنیا بہت عمدہ چیز ہے۔

(۱۴) مالدار بہت دشواری کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا۔

(۱۵) مَیں فقر کو دوست رکھتا ہوں اور مالداری سے نفرت کرتا ہوں۔

(۱۶) میرے نزدیک مٹی کا ڈھیلا اور روپیہ برابر ہے۔

(۱۷) کتنے تندرست جسم، خوبصورت چہرے اور شیریں کلام کرنے والی زبانیں کل جہنم کے طبقات میں پڑے چیخ رہے ہوں گے۔

(۱۸) اسے بشارت ہو جسے اللہ نے اپنی کتاب کا علم دیا اور وہ متکبر نہیں مرا۔

(۱۹) جس کا بولنا ذکرِ الٰہی میں ہو جس کی خاموشی غور و فکر میں اور جس کی نگاہ، نگاہِ عبرت ہو وہ مجھ جیسا ہے۔

(۲۰) دنیا میں تواضع کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے وہ قیامت کے دن منبروں پر ہوں گے لوگوں میں اصلاح کرنے والوں کو خوش خبری ہو یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور دنیا میں اپنے دلوں کو پاک کرنے والوں کو بشارت ہو یہی لوگ قیامت کے دن دیدارِ الٰہی سے مشرف

ہوں گے۔

(۲۱) اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے ان وعدہ کردہ انعامات کی خاطر جو ابھی نظروں سے غائب ہیں ظاہری چیزوں کی خواہشات ترک کر دی ہیں۔

(۲۲) تم جو حیران و پریشان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والے ہو اندھیری رات میں آنے والوں کے لیے علم و حکمت کے راستے کیسے صاف کرو گے۔

(۲۳) بُرے علماء کی مثال ایسی چٹان کی سی ہے جو نہر کے منہ پر گر گئی ہو نہ وہ خود سیراب ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پانی کو راستہ دیتی ہے کہ اس سے کھیتیاں سیراب ہوں۔

(۲۴) انفعال گناہ غرور عبادت سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۲۵) میں مردے کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آ گیا ہوں۔

(۲۶) ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا اور جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

(۲۷) بڑوں کو چھوٹا بن کر رہنا چاہیئے کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا مانتا ہے وہ چھوٹا بنایا جاتا ہے اور جو چھوٹا بنتا ہے وہ بڑا رتبہ حاصل کرتا ہے۔

(۲۸) خبردار اپنے راستی کے کام لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ کرو ورنہ

اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لیے کچھ اجر نہیں ہو گا۔

(۲۹) اپنے بھائی سے بلاوجہ خفا نہ ہو۔

(۳۰) اپنی بہتری کا خیال نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔

(۳۱) بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل۔ لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں مگر وہ خود روشنی سے محروم ہے۔

(۳۲) نیک عمل وہ ہے جو لوگوں کی تعریف کی توقع سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔

(۳۳) سفر دو قسم کے ہیں۔ دنیا اور آخرت کا سفر دونوں کے واسطے توشہ درکار ہوتا ہے دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیے۔

(۳۴) دنیا کے مال واسباب پر مغرور مت ہو کیا خبر کہ اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔

(۳۵) موت سے بڑھ کر کوئی سچی چیز نہیں اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔

(۳۶) مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آخر کار آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔

(۳۷) جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دایاں ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔

(۳۸) دنیا داروں کے مکانوں، باغوں اور مال کو دیکھنا حرص دنیا کی تحریک

دلاتا ہے اور تقوای سے بعید ہے۔

(۳۹) بدن کا چراغ آنکھ ہے پس اگر تیری آنکھ درست ہو تو سارا بدن روشن ہو گا اور اگر تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا سارا بدن تاریک ہو گا۔

(۴۰) حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے اپنی بیویوں کو حتی المقد ہرگز طلاق مت دو۔

(۴۱) جس کسی نے بُری خواہش سے عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس سے زنا کر چُکا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) مَیں جب سے ایمان لایا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کا مزہ حاصل کر سکوں اور اپنے رب کے شوقِ دیدار کی وجہ سے کبھی سیر ہو کر پانی نہیں پیا ہے اس لیے کہ بہت کھانے سے عبادت میں کمی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ جب انسان خوب سیر ہو کر کھا لیتا ہے تو اس کا جسم گراں اور آنکھیں نیند سے بوجھل ہو جاتی ہیں۔ اس کے اعضاءِ بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر وہ باوجود کوشش کے سوائے نیند کے کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا اور وہ اس طرح اُس مردار کی مانند بن جاتا ہے جو راہ گزر میں پڑا ہو۔

(۲) اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو آگ جلائی ہے۔ اٹھو اُسے نماز کے ذریعہ بجھا دو۔

(۳) تم میں سے کوئی بھی کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ حقیر مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت معزز ہوتا ہے۔

(۴) شریف آدمی علم کی دولت حاصل کر کے متواضع ہو جاتا ہے اور شریر علم حاصل کر کے متکبر ہو جاتا ہے۔

(۵) عقل مند کی پہچان کم گوئی ہے۔

(۶) صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کر کیونکہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔

(۷) میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں ایسا درخت ہوتا جس کو کھا لیا جاتا اور پھر کاٹ دیا جاتا۔

(۸) مصیبت کی جڑ کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے۔

(۹) آنسو بہا اس دن پر جو تیری زندگی سے گزر گیا اور اس میں کوئی نیکی نہیں ہوئی۔

(۱۰) میوہ دار درخت کو مت کاٹنا۔

(۱۱) علم بغیر عمل کے بیکار سا ہے اور عمل بغیر علم کے بیمار سا۔

(۱۲) عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر رکھا ہے

(۱۳) صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھا لیے جائیں گے صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بیکار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا اور ان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(۱۴) مجھے یہ پسند تھا کہ میں بندۂ مومن کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

(۱۵) پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو کہ عمل قبول کیا جاتا ہے۔

(۱۶) قلب پر اکثر آفتیں آنکھ کے راستے آتی ہیں۔

(۱۷) اے لوگو! خوف الٰہی سے تم میں سے جو رو سکے وہ روئے کہ وہ دن آنے والا ہے کہ تم رلائے جاؤ گے۔

(۱۸) جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں

لگ جاتا ہے۔

(۱۹) بُرے لوگوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

(۲۰) اخلاق یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے۔

(۲۱) انسان ضعیف ہے تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے طاقتور کی نافرمانی کرتا ہے۔

(۲۲) اشخاص کو حق سے پہچانو، حق کو اشخاص سے نہیں۔

(۲۳) جہادِ کفار اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر ہے۔

(۲۴) خواہ کوئی جانور مارا جائے یا کوئی درخت کاٹا جائے اس کا سبب اس کا اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے رک جانا ہوتا ہے۔

(۲۵) جوانمردی اور حقیقی سخاوت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کی تکلیف اپنے سر لے۔

(۲۶) سحر خیزی میں پرندوں کا سبقت لے جانا تیرے لیے باعث شرم ہے۔

(۲۷) جس پر نصیحت اثر نہ کرے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

(۲۸) زندگی کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔

(۲۹) کاش میں سبزہ کی طرح ہوتا کہ مجھے چوپائے چر جاتے۔

(۳۰) گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو راحت حاصل ہوگی۔

(۳۱) مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے نئے کپڑوں کے زیادہ وہ مستحق ہیں جو زندہ ہیں اور برہنہ ہیں۔

(۳۲) عدل وانصاف ہر چیز سے خوب ہے۔

(۳۳) اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو! اچھی طرح یقین کرلو کہ وہ وقت قریب ہے جب ہر پوشیدہ بات ظاہر ہو جائے گی اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہر چیز میں تمہارا کتنا حصہ ہے تم نے کیا کھایا اور کیا چھوڑا۔

(۳۴) مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

(۳۵) تو دنیا میں رہنے کے سامان بنانے میں لگا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔

(۳۶) گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے

(۳۷) نہیں حاصل ہوتی صحت دواؤں سے دولت آرزو سے اور جوانی خضاب سے۔

(۳۸) گفتگو میں اختصار سے کام لو کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا آسانی سے سنا جاسکے طویل کلامی گفتگو کا کچھ حصہ ذہنوں سے ضائع کر دیتی ہے۔

(۳۹) عدل جو بھی کرے بہتر ہے مگر امیر کریں تو بہت بہتر ہے۔

(۴۰) زندگی سادہ اور مختصر ہونی چاہیے ورنہ روز قیامت حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔

(۴۱) علم کے سبب کسی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا مگر مال کے سبب بہت سے لوگوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

(۴۲) پیغمبروں کی میراث علم ہے اور فرعون و قارون کی میراث مال۔

(۴۳) جسے رونے کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کر لیا کرے۔

(۴۴) مرد شرم کریں تو اچھا ہے مگر عورتیں کریں تو زیادہ اچھا ہے۔

(۴۵) امیر تکبر کریں تو بُرا ہے لیکن اگر غریب کریں تو بہت ہی بُرا ہے۔

(۴۶) جب کسی قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بلائیں اور عذاب نازل کر دیتا ہے۔

(۴۷) وہ لوگ بہتر نہیں جو آخرت کے لیے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہتر تو وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو حاصل کرتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) کاش میں ایک تنکا ہوتا، کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا کاش مجھے میری ماں نہ جنتی۔

(۲) رب ذوالجلال کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا اگر دریائے فرات کے کنارے ایک سالہ بھیڑ کا بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے روز اس کے بارے میں (مجھ سے) مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا اور نہ ہی اس بدبخت کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا۔

(۳) طمع کا ترک فقر ہے اور لوگوں سے ناامیدی غنا ہے۔

(۴) جو لوگوں کے مال و دولت سے ناامید رہتا ہے وہ سب سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

(۵) طمع تنگدستی اور قناعت مالداری ہے۔

(۶) جہنم کو اکثر یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت، اس کی گہرائی بے حد ہے اور اس میں لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

(۷) متکبر علماء نہ بنو کہ تمہارا علم تمہاری جہالت سے آگے نہ بڑھے۔

(۸) بہترین وضو شیطان کو تجھ سے دور بھگا دیتا ہے۔

(۹) تم اپنے نفسوں کو روکو کیونکہ یہ ایسا ہراول دستہ ہیں جو تمہیں برائی کی آخری سرحد تک لے جاتا ہے حق کڑوا اور گراں ہے باطل سبک اور تباہ کن ہے توبہ کے علاج سے بہتر یہی ہے کہ انسان گناہوں کو ہی چھوڑ دے بہت سی نگاہوں نے شہوت کی کاشت کی اور ایک لمحہ کی لذت ان کو طویل غم کی میراث دے گئی

(۱۰) میں اس امت پر سب سے زیادہ منافق عالم سے خوف زدہ ہوتا ہوں کیونکہ اس کی زبان عالم ہوتی ہے مگر اس کا دل اور عمل جاہل ہوتا ہے۔

(۱۱) غصے کے باوجود انسان کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بچے جیسا ہو اور جب گھر والے اس سے کچھ طلب کریں جو اس کے پاس موجود ہو تو وہ اسے مرد پائیں۔

(۱۲) کسی پر لعن طعن نہ کیجیے ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

(۱۳) دانش مند شخص وہ ہے جو اپنے افعال کی تکمیل نیک کر سکتا ہے

(۱۴) آج کا کام کل پر نہ رکھو۔

(۱۵) جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔

(۱۶) نہ تمہاری محبت حد سے زیادہ ہو نہ تمہاری نفرت۔

(۱۷) فتح امید سے نہیں علم اور خدا پر بھروسے سے حاصل ہوتی ہے

(۱۸) زیادہ ہنستا موت سے غفلت کی نشانی ہے۔

(۱۹) تم جس سے نفرت کرتے ہو اس سے ہوشیار رہو۔

(۲۰) تین چیزیں ایسی ہیں جن سے دنیا کا نظام تباہی سے دوچار ہوتا ہے اور ان میں سے ایک صاحب علم کی لغزش اور غلطی ہے۔

(۲۱) جو شخص اپنے راز کو پوشیدہ رکھے وہ مختیار ہے۔

(۲۲) منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(۲۳) غریب کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے۔

(۲۴) زیادہ کھانے سے بچو کہ یہ دل کو اجاڑتی بیمار بناتی اور عبادت سے روکتی ہے۔

(۲۵) تین چیزیں محبت بڑھانے کا باعث ہیں اول سلام کرنا دوم دوسرے کے لیے مجلس میں جگہ خالی کرنا سوم مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

(۲۶) عزتِ دنیا مال سے ہے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔

(۲۷) طالب دنیا کو علم پڑھانا رہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔

(۲۸) ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

(۲۹) سب سے زیادہ دانش مند وہ شخص ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح ثابت کر سکے۔

(۳۰) کسی کے خلق اور دیانتداری پر بھروسہ نہ کرو تاوقتیکہ غصہ اور لالچ و حرص کی قوت سے اُسے دیکھ نہ لو۔

(۳۱) اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے۔

(۳۲) نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے۔

(۳۳) ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی تعجب نہیں۔

(۳۴) عدل مظلوم کی جنت اور ظالم کی جہنم ہے۔

(۳۵) جو برائی سے بے خبر ہے وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔

(۳۶) خشوع وخضوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکت سے۔

(۳۷) جس سے متنفر ہو اس سے ڈرتے رہو۔

(۳۸) گناہ کا ترک کر دینا توبہ کی تکلیف سے زیادہ آسان ہے۔

(۳۹) اوروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔

(۴۰) ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے

(۴۱) کسی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے کہ اے اللہ! رزق دے اللہ تعالیٰ آسمان سے مال و دولت کی بارش نہیں کرتا۔

(۴۲) دنیا کو کم حاصل کرو تو زندگی آزادانہ بسر ہوگی۔

(۴۳) شریف آدمی کی شناخت یہ ہے کہ جب اس کا مقابلہ کمزور سے پڑے تو اپنے آپ کو پیچھے ہٹالے۔

(۴۴) جو شخص بھید پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔

(۴۵) بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو

غنیمت جان۔

(۴۶) طمع کرنا مفلسی، بے غرض ہونا امیری اور بدلہ نہ چاہنا صبر ہے۔

(۴۷) آدمی کے نماز روزہ کو نہیں بلکہ اس کی خوش معاملہ، عقل مندی راست بازی اور انسانی ہمدردی کو دیکھنا چاہیئے۔

(۴۸) مقدمات کا فیصلہ جلد کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ دیر کی وجہ سے انصاف کی افادیت ہی ختم ہو کر رہ جائے۔

(۴۹) مال غنیمت کی امید پر کسی کی جان خطرات میں نہ ڈالو۔

(۵۰) جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا منتظر نہ رہ اپنی تندرستی کے زمانے میں اپنی بیماری کے زمانے کے لیے توشہ تیار کرے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کی تیاری کرے۔

(۵۱) جب حلال و حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(۵۲) اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس چیز کو انسان کی طبیعت چاہے۔ وہ اسے کھائے۔

(۵۳) مومن خدا اور رسول کے مخالفین سے دوستی نہیں رکھتے اگرچہ والدین ہی کیوں نہ ہوں۔

(۵۴) توبۃ النصوح اس کا نام ہے کہ بُرے عمل سے اس طرح توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کیا جائے۔

(۵۵) کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

(۵۶) اگر غیب دانی کے دعویٰ کا خیال نہ ہوتا تو میں کہتا کہ پانچ شخص جنتی ہیں اول۔ وہ شخص جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔
دوم۔ وہ محتاج جو عیال دار مگر صابر ہو۔
سوم۔ وہ جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔
چہارم۔ وہ عورت جس کا خاوند اس سے خوش ہو۔
پنجم۔ وہ عورت جس نے اپنے خاوند کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔

(۵۷) خدا اس شخص پر رحمت فرمائے جو میرے عیبوں سے مجھے مطلع کرتا ہے۔

(۵۸) بے وقوف کی دوستی سے بچنا بہتر ہے کیونکہ وہ اگر بھلائی بھی کرنا چاہتا ہے تو بھی اس سے برائی سرزد ہو جاتی ہے۔

(۵۹) آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اول۔ کامل۔ دوم۔ کاہل۔ سوم مردہ کاہل وہ ہے جو اپنی رائے پر چلے اور کسی سے مشورہ نہ کرے کامل وہ ہے جو لوگوں سے مشورہ کر کے اس پر غور کرے اور مردہ وہ ہے کہ جو نہ تو خود صاحب الرائے ہو اور نہ ہی دوسروں سے مشورہ کرے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۱) تعجب ہے اس شخص پر جو حساب کو حق جانتا ہے اور پھر مال بھی جمع کرتا ہے۔

(۲) گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار رکھتا ہے۔

(۳) دنیا جس کے لیے قید خانہ ہے قبر اس کے لیے آرام دہ ہے۔

(۴) سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو لوگوں کی برائیوں کو بیان کرتا پھرتا ہے

(۵) خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

(۶) زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

(۷) لوگوں کو جس طرح چاہے آزما لے سانپ بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔

(۸) تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر ایمان رکھتا ہے لیکن پھر بھی گناہ کرتا ہے اور شیطان کو دشمن سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔

(۹) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کرنے کے بعد میں نے اپنا سیدھا ہاتھ کبھی اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا۔

(۱۰) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادوں کو میرے عقد میں دیا۔

(۱۱) بعض اوقات مجرم کو معاف کر دینا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

(۱۲) کسی سے مت امید رکھ مگر اپنے اللہ سے اور کسی سے مت ڈر مگر اپنے گناہ سے۔

(۱۳) تلوار کا وار جسم کو زخمی کرتا ہے اور بُری بات روح کو زخمی کرتی ہے

۱۴ مَیں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص ہوں۔

(۱۵) حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۱۶) ہر وہ کام دنیا ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔

(۱۷) عہد جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں مَیں نے کبھی چوری نہیں کی۔

(۱۸) تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔

(۱۹) میں کبھی گانے بجانے میں شریک نہیں ہوا۔

(۲۰) نعمت کا نامناسب جگہ خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔

(۲۱) حاجت مند غرباء کا تمہارے پاس آنا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

(۲۲) لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

(۲۳) میں عہد جاہلیت یا زمانۂ اسلام میں کبھی زنا کا مرتکب نہیں ہوا

(۲۴) اے انسان! اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا ہے اور تو دوسروں کا ہونا چاہتا ہے۔

(۲۵) جس نے جس قدر دنیا کو پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا۔

(۲۶) میں نے کبھی کسی برائی اور بدی کی تمنا نہیں کی۔
(۲۷) ضائع ہے وہ مال جو نیک کاموں میں خرچ نہ کیا جائے۔
(۲۸) اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز روز حشر ہے۔
(۲۹) اسلام لانے کے بعد میں نے ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کے لیے ایک غلام آزاد کیا اگر اس وقت ممکن نہ ہوا تو بعد میں آزاد کیا۔
(۳۰) تعجب ہے اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پر بھروسہ بھی کرتا ہے۔
(۳۱) ایسی بات مت کہو جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو۔
(۳۲) میں کبھی لہو ولعب میں مشغول نہیں ہوا۔
(۳۳) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔
(۳۴) ضائع ہے وہ لمبی عمر جس میں توشۂ آخرت نہ لیا جائے۔
(۳۵) وہ علم ضائع ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔
(۳۶) مسلمانوں کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے میں ہے نہ کہ دولت کے نہ ہونے سے۔
(۳۷) اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں رب تعالیٰ نہ ہو۔
(۳۸) جانور اپنے مالک کو پہچانتے ہیں لیکن بہت سے انسان ایسے ہیں جو اپنے رب کو نہیں پہچانتے۔
(۳۹) خدا تعالیٰ کو ہمہ وقت اپنے ساتھ سمجھنا ایمان کی افضل ترین

علامت ہے۔

(۴۰) جو شخص اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتا ہے، غلام کی عیادت کرتا ہے اپنے کپڑے دھو لیتا ہے اور ان میں پیوند لگا لیتا ہے وہ شخص غرور تکبر سے پاک اور بری ہے۔

(۴۱) اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا صرف اس لیے دی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے سے آخرت طلب کرو۔

(۴۲) مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

(۴۳) جو شخص تمہاری نگاہوں سے تمہاری ضرورت کو نہیں سمجھ سکتا اسے کچھ کہہ کر خود کو شرمندہ نہ کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) میں اپنے نفس کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ پر ایسے ایک جوان کی طرح ہوں کہ جب وہ ایک طرف انہیں اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف سے پھیل جاتی ہیں۔

(۲) جو جنت کا امیدوار ہوا اس نے نیکیوں میں جلدی کی جو جہنم سے ڈرا اس نے خود کو ناجائز خواہشات سے روک دیا اور جسے موت کا یقین آگیا اس نے لذاتِ دنیا کو ختم کر دیا۔

(۳) اگر تم اپنے دوست سے آرزوئے ملاقات رکھتے ہو تو پیوند لگا کپڑا پہنو۔ پرانا جوتا استعمال کرو۔ امیدیں کم کرو اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ۔

(۴) آنکھیں شیطان کا جال ہیں۔

(۵) جس شخص میں چھ عادات پائی جاتی ہیں وہ جہنم کی آگ سے دور اور جنت کا مطلوب ہے۔

اول۔ اللہ تعالیٰ کو پہچان کر اس کی عبادت کی۔

دوم۔ شیطان کو پہچان کر اس کی مخالفت کی۔

سوم۔ حق کو پہچان کر اس کی اتباع کی۔

چہارم۔ باطل کو پہچان کر اس سے بچا۔

پنجم۔ دنیا کو پہچان کر اسے ترک کر دیا۔
ششم۔ آخرت کو پہچان کر اس کا طلب گار رہا۔

(۶) اس دنیا کی کیا تعریف کروں جس کا صحت مند اصل میں بیمار جس کا بے خوف پشیمان، جس کا مفلس غمگین، جس کا دولت مند مصائب میں مبتلا ہو اور جس کے حلال کا حساب ہو حرام پر عذاب ہو اور مشکوک پر ملامت ہو۔

(۷) دنیا کی چھ چیزیں ہیں کھانے کی، پینے کی، پہننے کی، سوار ہونے کی، شادی کرنے کی اور سونگھنے کی۔ سب سے بہتر کھانے کی چیز شہد ہے اور وہ مکھی کا لعاب ہے۔ پینے کی سب سے عمدہ چیز پانی ہے اور اس میں سب اچھے برے شریک ہیں پہننے کی سب سے عمدہ چیز ریشم ہے اور وہ کیڑے کا بنا ہوا ہے۔ سب سے بہتر سواری گھوڑے کی ہے اور اسی پر انسان کو قتل کیا جاتا ہے۔ شادی کے لیے عورت عمدہ چیز ہے مگر یہ محل مباشرت کے سوا کچھ نہیں۔ عورت کی سب سے عمدہ چیز (چہرے) کو سنوارا اور سب سے بری چیز (فرج) کو چاہا جاتا ہے۔ سونگھنے والی چیزوں میں مشک سب سے عمدہ ہے اور یہ خون ہوتا ہے بس سمجھ لو کہ دنیا کیا چیز ہے۔

(۸) (اے لوگو!) باخبر رہو! تم مرنے والے ہو موت کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جزاء و سزا پاؤ گے تمہیں دنیا

کی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے یہ مصائب میں لپٹی ہوئی ناپائیداری میں مشہور، دھوکے سے موصوف اور اس کی ہر چیز زوال پذیر ہے یہ اپنے چاہنے والوں میں ڈول کی طرح ہے ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتی اس میں اترنے والا مصائب سے نہیں بچ سکتا کبھی تو یہ اپنے چاہنے والوں پر خوشی و مسرت بکھیرتی ہے اور کبھی غم واندوہ سے ہمکنار کر دیتی ہے اس کی حالتیں مختلف ہیں یہ اولتی بدلتی رہتی ہیں۔ اس میں آرام قابلِ مذمت اور وسعتِ مال ناپائیدار ہے یہ اپنے بسنے والوں کو تیروں کی طرح کمان سے نکل کر نشانوں پر مارتی رہتی ہے اور انہیں موت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔

(۹) میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور دنیا کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں دنیا تمہیں چھوڑنے والی ہے مگر تم اس سے چمٹے ہوئے ہو وہ تمہارے اجسام بوسیدہ کرتی جا رہی ہے اور تم اسے نیا کرنے کی فکر میں ہو۔

(۱۰) تمہاری مثال ایک مسافر کی ہے دنیا میں تم سفرِ آخرت کے لیے زادِ راہ تیار کرنے آئے ہو جس طرح مسافر کو سفر کے درمیان آرام نہیں ہوتا اور وہ شب و روز منازل طے کرنے کے لیے قدم مارتا چلا جاتا ہے اسی طرح دنیا میں قرار نہیں لینا چاہیے اور شب و روز اعمالِ صالحہ کے قدموں سے سفر

آخرت طے کرنا چاہیے۔

(۱۱) اگر تم جہاد میں شمولیت اختیار نہ کرو گے تب بھی مرنا ضرور ہے بخدا مجھے تلواروں کے ایک ہزار وار بستر پر مرنے سے زیادہ آسان نظر آتے ہیں۔

(۱۲) جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو خود بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔

(۱۳) نا ہنجار لوگوں سے حاجت طلب کرنے سے حاجت کا پورا نہ ہونا بہتر ہے۔

(۱۴) اپنے بھائی کے پاس بہت زیادہ ضرورتیں لے کر نہ جاؤ کیونکہ بچھڑا جب تھنوں کو بہت زیادہ چوسنے لگتا ہے تو اس کی ماں اسے سینگ مارتی ہے۔

(۱۵) جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ اور آسمان کی جگہ جہاں سے اس کے عمل چڑھا کرتے ہیں اس پر روتے ہیں۔

(۱۶) انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا پیٹ ہے۔

(۱۷) معاف کر دینا دشمن پر فتح حاصل کر لینا ہے۔

(۱۸) عقل کامل ہو جائے تو گفتگو گھٹ جاتی ہے۔

(۱۹) مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔

(۲۰) بے عقلی سب سے بڑی غریبی ہے۔

(۲۱) حکمت کا درخت دل میں اگتا ہے دماغ میں پلتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔

(۲۲) کسی کے ایمان کا اندازہ اس کے وعدوں سے لگاؤ۔

(۲۳) مصیبت میں گھبرانا کمال درجہ کی مصیبت ہے۔

(۲۴) زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

(۲۵) سردار بننا ہے تو برے سے نیکی کر۔

(۲۶) سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے۔

(۲۷) عجلت کا نتیجہ ندامت ہے تحمل کا سلامت۔

(۲۸) کسی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

(۲۹) سب سے بہتر وہ لقمہ ہے جسے اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

(۳۰) عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہے۔

(۳۱) جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے اُسے اکثر محرومی کا غم رہتا ہے۔

(۳۲) محبت دور کے لوگوں کو قریب، عداوت قریب کے لوگوں کو دور کر دیتی ہے۔ ہاتھ جسم سے بہت قریب ہے لیکن گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے اور پھر اس کو داغنا پڑتا ہے۔

(۳۳) پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔

(۳۴) جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کا مقابلہ کرتا ہے۔

(۳۵) کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

(۳۶) جھگڑے میں کودنا انتہائی آسان ہے لیکن اس سے نکلنا انتہائی مشکل۔

(۳۷) بوڑھے کی رائے جوان کی قوت اور زور سے اچھی ہے۔

(۳۸) فاسق کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں۔

(۳۹) موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

(۴۰) دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ۔

(۴۱) دنیا میں سب سے کم سچائی اور امانت ہے اور سب سے زیادہ جھوٹ اور خیانت ہے۔

(۴۲) کوئی شخص گناہ کے سوا کسی چیز سے خوفزدہ نہ ہو۔

(۴۳) اللہ تعالیٰ سے ڈر تاکہ دوسروں کا خوف نہ رہے۔

(۴۴) کامل فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے۔

(۴۵) کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو۔

(۴۶) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے امیدیں اور آرزوئیں وابستہ رکھو۔

(۴۷) سچائی میں اگرچہ خوف ہے لیکن نجات بھی ہے۔

(۴۸) عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

(۴۹) ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ تکلیف اٹھاؤ۔

(۵۰) بری عادت ایک زورآور دشمن ہے اور خواہش پرستی ہلاک کر دینے والا ساتھی۔

۵۱ جو شخص اپنی قدر آپ نہیں کرتا کوئی دوسرا شخص بھی اس کی قدر نہیں پہچانتا۔
۵۲ خاموشی عالم کے لیے زیور اور جہالت کے لیے پردہ ہے۔
۵۳ غصہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو پی گیا اس نے آگ بجھائی اور جو ضبط نہ کر سکا وہ پہلے خود اس میں جلتا ہے۔
۵۴ دوسروں کے حال پر غور کرنے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔
۵۵ اگر دشمن پر قابو پائے تو شکریئے کے طور پر اسے معاف کر دو۔
۵۶ جو شخص اپنے اقوال میں شرم و حیا ساتھ رکھتا ہے وہ اپنے افعال میں بھی اس سے دور نہیں ہوتا۔
۵۷ کمینے کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ دکھ نہ دے۔
۵۸ علم مومن کا گم گشتہ مال ہے جہاں سے ملے لے لو۔
۵۹ عقل مند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔
۶۰ زمانے کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔
۶۱ کچھ کھانے کی خواہش باقی رہنے پر کھانا ترک کر دو۔
۶۲ گناہ پر شرمندگی کا احساس گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر نیکی میں غرور نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔
۶۳ دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔
۶۴ تم بڑوں کی عزت کرو چھوٹے تمہاری عزت کریں گے۔
۶۵ سچا سچائی کے اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جسے جھوٹا مکر و فریب سے نہیں پا سکتا۔

(۶۶) مظلوم کی بددعا سے ڈر کیونکہ اس کی بد دعا شعلے کی طرح آسمان کی طرف جاتی ہے۔

(۶۷) خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

(۶۸) مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔

(۶۹) فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچ کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے

(۷۰) سخاوت کے ساتھ احسان جتانا نہایت کمینگی ہے۔

(۷۱) معافی نہایت اچھا احسان ہے اور احسان انسان کو غلام بنا دیتا ہے۔

(۷۲) لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ خدا کی عطا کردہ موجودہ نعمتوں کی خوشی کو دور کرتی اور تمہاری نظروں میں ان کو حقیر بنا دیتی ہے اور تم ان کی شکر گزاری نہیں کرتے۔

(۷۳) جس شخص کی امیدیں چھوٹی ہوتی ہیں اس کے عمل بھی درست ہوتے ہیں۔

(۷۴) جب تو کسی سے احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر۔

(۷۵) موت سے بڑھ کر سچی اور امید سے بڑھ کر جھوٹی کوئی چیز نہیں

(۷۶) جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی یقین کم ہوتا ہے۔

(۷۷) تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے اور عقل مند وہ ہے جو ان میں

ترقی کرتا ہے۔

(۷۸) جو شخص خواہ مخواہ خود کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے

(۷۹) جب تک کسی شخص کا پوری طرح حال معلوم نہ ہو اس کی نسبت بزرگی کا اعتقاد نہ رکھ۔

(۸۰) تیرا نفس تجھ سے وہی کام کرائے گا جس کے ساتھ تو نے اسے مانوس بنایا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) ایمان والے کی مثال دنیا میں تو بس اس بیمار کی سی ہے جس کے ساتھ اس کا وہ طبیب ہو جو اس کی دوا دارو دونوں سے واقف ہو اور جب اس چیز کی خواہش کرے جو اس کے لیے مُضر ہے تو منع کرے اور کہے کہ اگر تو اسے کھائے گا تو جان سے جائے گا۔ یہی حال صاحبِ ایمان کا ہے کہ خواہش تو وہ بہت سی چیزوں کی کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں سے روکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مرتا اور جنت میں جاتا ہے۔

(۲) کوئی کمزور شخص اگر تمہاری بے عزتی کرے تو اسے معاف کر دو اس لیے کہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہے۔

(۳) علم کی مثال دریا کی سی ہے اس میں سے کتنا ہی خرچ کرو گے کم نہ ہو گا۔

(۴) بانٹنے سے خوشی اس طرح بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔

(۵) میں ان لوگوں سے رشک و حسد نہیں کرتا جن کے پاس مجھ سے زیادہ علم ہے لیکن ان پر رحم آتا ہے جن کے پاس مجھ سے کم علم ہے۔

۶) اگر دنیا کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سمندروں کی سیاہی جب بھی انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتیں نہیں گن سکتا۔

۷) ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے۔

۸) انسان کا سب سے بڑا دشمن گناہ ہے۔

۹) جھگڑا بڑھنے سے پہلے ہی تم اس سے الگ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) خضوع و خشوع کی دو رکعتیں سیاہ دل والے کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تین حصے کیے ہیں ایک حصہ مومن کے لیے دوسرا منافق کے لیے اور تیسرا حصہ کافر کا ہے۔ مومن اسے زادِ راہ بناتا ہے۔ منافق زیب و زینت کرتا ہے اور کافر اس سے نفع اندوز ہوتا ہے۔

(۳) جو مالدار کی عزت اور فقیر کی توہین کرتا ہے وہ ملعون ہے۔

(۴) نیکیوں میں غور و فکر نیکیوں کی ترغیب دیتا ہے اور گناہوں پر پشیمانی گناہ چھوڑنے پر آمادہ کرتی ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کو رات، دن، بحر و بر، سفر و حضر، مالداری، مفلسی مرض و صحت، ظاہر و نہاں غرض ہر حالت میں یاد کیا کرو۔

(۶) میں نہیں جانتا کہ جہنم کتنا وسیع و عریض ہے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ جہنم پر متعین فرشتوں سے ہر ایک اتنا عظیم ہے کہ ان کے کان کی لو اور کندھے کا درمیانی فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہے اور جہنم میں خون اور پیپ کی وادیاں بہتی ہیں۔

(۷) جہنم اپنے رہنے والوں کو اس طرح اچک لے گی۔ جیسے پرندے دانوں کو اُچک لیتے ہیں۔

(۸) جب اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال تولنے کا ارادہ فرمائے گا تو انہیں جسموں میں تبدیل فرما دے گا اور پھر قیامت کے دن انہیں تولا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

① جنت کے آٹھ دروازے ہیں، کھولے بھی جاتے ہیں اور بند بھی کیے جاتے ہیں۔ سوائے بابِ توبہ کے، وہ کبھی بھی بند نہیں ہوتا، عمل کرتا رہ اور رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

② نماز ایک پیمانہ ہے جس نے اسے پورا کر دیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اس میں کمی کی اس کے لیے عذاب ہے۔

③ اس دنیا میں ہر شخص بطور مہمان ہے اور یہاں کی ہر چیز مستعار ہے، مہمان آخر کوچ کر جاتا ہے اور مستعار چیز واپس کرنی پڑتی ہے۔

④ ہر دن ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اے انسان! گمراہ کرنے والے بہت سے مال سے وہ معمولی مال بہتر ہے جو تجھے زندہ رہنے میں مدد دے۔

⑤ جب تم کوئی حاجت طلب کرو تو تھوڑی مانگو اتنا نہ مانگو کہ دوسرے پر وبال بن جاؤ کیونکہ جو کچھ تمہارا نصیب ہے وہ تمہیں ضرور ملے گا۔

⑥ شکر نصف ایمان ہے۔

(۷) انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب اسے اللہ سے ڈرنے کو کہا جائے تو وہ یہ کہے کہ تم اپنا خیال رکھو۔

(۸) خوفِ الٰہی کے لیے علم اور تکبر و غرور کے لیے جہالت کافی ہے۔

(۹) جب کوئی تیرا دوست ہو تو اس کی محبت کا اندازہ اس سے نہ پوچھ بلکہ اپنے دل سے پوچھ کیونکہ جو تیرے دل میں ہوگا ویسا ہی اس کے دل میں ہوگا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) میں نے کئی جنگیں لڑیں جن کے دوران بارہا میرا موت سے سامنا ہوا میری خواہش بھی ہمیشہ یہی رہی کہ مجھے شہادت کی سعادت حاصل ہو لیکن افسوس کہ میں یہ سعادت حاصل کرنے کے بجائے بستر مرگ پر آخری سانس لے رہا ہوں۔

(۲) سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم سے لے لیا وہ مجھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ عزیز تھے اور سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، پہلے مجھے ان سے اختلاف تھا لیکن اب میں انہیں پسند کرتا ہوں۔

(۳) ہم صرف ایمان ہی نہیں لا سکتے بلکہ اس کے لیے اپنی جانیں بھی قربان کر سکتے ہیں۔

(۴) (اے شاہانِ ایران!) تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہماری اطاعت قبول کر لو اس صورت میں ہم تمہیں اور تمہارا ملک چھوڑ کر کسی دوسری طرف چلے جائیں گے بصورت دیگر تمہیں ایک ایسی قوم کا سامنا کرنا پڑے گا جو موت کو اس سے زیادہ پسند کرتی ہے جتنا کہ تم زندگی کو۔

⑤ (اے ایرانی سردارو!) تم لوگ اسلام قبول کر لو تو سلامت رہو گے یا جزیہ ادا کرو اس صورت میں ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے ورنہ یاد رکھو کہ میں نے ایسی قوم کے ساتھ تم پر چڑھائی کی ہے جو موت کی اتنی ہی فریفتہ ہے جتنے تم شراب نوشی کے۔

⑥ اپنے حوصلے بلند رکھیں اور یاد رکھیں کہ مسلمانوں کو اس وقت تک کسی چیز سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ تائیدِ الٰہی ان کے ساتھ ہے۔

⑦ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم مجھ پر نازل کرنا چاہا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی۔

⑧ کوئی باشعور انسان اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام بلاشبہ خالقِ کائنات کا پیغام ہے اس لیے عقل و فہم کے مالک ہر شخص کو آپ کی پیروی کرنی چاہیے۔

⑨ (اے میرے ساتھی مجاہدو!) بخدا اگر ہم پر جہاد فرض نہ ہوتا اور اللہ اور اس کے دین کی تبلیغ ہم پر لازم نہ ہوتی تب میں تمہیں مشورہ دیتا کہ ان سرسبز شاداب علاقوں کو فتح کر کے ان پر قبضہ جما لو اور بھوک اور قلتِ غذا کا تحفہ اُن کاہلوں کے لیے چھوڑ دو جو تمہاری اس جدوجہد میں شریک ہونے سے

جی چراتے ہیں۔

(۱۰) اے ربِ کائنات! اگر تو ہمیں اپنی نصرت سے نوازے اور ہمیں فتح سے ہمکنار کرے تو میں تیرے نام کے ان دشمنوں میں سے کسی ایک کو کبھی زندہ نہ چھوڑوں گا جب تک کہ ان کا یہ دریا ان کے خون سے بہنے نہ لگ جائے۔

(۱۱) (اے اہل روم) اسلام قبول کر لو یا جزیہ ادا کرنے پر راضی ہو جاؤ اگر یہ دونوں باتیں منظور نہیں تو پھر میدان میں آجاؤ۔

(۱۲) (سنو رومی عیسائیو!) ہم تمہارے مال و اسباب کی حقیقت ایک پرکاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے ہماری جدوجہد کا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کی زمین پر عادلانہ اور منصفانہ نظام قائم کر دیا جائے لہٰذا تمہیں اسلام قبول کرنا یا جزیہ ادا کرتے پر رضامندی کے اظہار کا آخری موقع دیا جاتا ہے۔

(۱۳) مسلمان کے لیے آرام صرف آخرت میں ہے دنیا میں جو راہِ خدا میں جہاد کرے گا اور مشقتیں اٹھائے گا وہی آرام و راحت کا حق دار ہو گا۔ میں ہر دشمن خدا سے مقابلہ کرنے کو (ہر وقت) تیار ہوں۔

(۱۴) (اے دشمنانِ خدا) ہم لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے تمہارے علاقے زورِ بازو سے فتح کیے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بہشت کے عوض فروخت کر ڈالا ہے اور

عالم آخرت کو اس عالمِ فانی پر ترجیح دی ہے اب وہ وقت
دور نہیں کہ تم مکمل طور پر مغلوب ہو جاؤ گے۔

(۱۵) خدا کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی لڑکے کو بھی سردار
مقرر کر دیں تو میں اس کی بھی اطاعت کروں گا۔

(۱۶) اے ابو عبیدہؓ! آپ سابق الایمان ہیں اور آپ کو حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے امین الامت کا معزز خطاب دیا ہے آپ
کا مرتبہ مجھ سے بہت بلند ہے میں نے اسلام کے لیے مدت
تک شمشیر زنی کی ہے لیکن آج آپ کو اس بات پر گواہ کرتا
ہوں کہ میں نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دی ہے۔

(۱۷) ہم دشمنوں کے کلام اور ان کے رویے سے ان کے مکروفریب
کو بھانپ لیتے ہیں۔

(۱۸) ساتھیو! گھبرانا نہیں اللہ کی راہ میں جان دینا تو ہماری آرزو
ہے اور یہ نہ بھولو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ کر ہم ایسی جگہ
رہائش پذیر ہوں گے جہاں کے مکین نہ کبھی بوڑھے ہوتے ہیں۔
اور نہ کبھی مرتے ہیں۔

(۱۹) بہتری اور بزرگی اسلام کے علاوہ اور کہیں نہیں ہے۔

(۲۰) مسلمان اللہ کی راہ میں لڑنا جانتے ہیں اور نتیجے سے بے نیاز
ہوتے ہیں۔

(۲۱) اے دشمنانِ اسلام، تم شاید اس گروہ کو مسلمانوں کی ایک حقیر

جماعت سمجھتے ہو اور اپنی کثرت تعداد پر بڑے مغرور معلوم ہوتے ہو لیکن یہ جان لو کہ تم ہمارے نزدیک ان چڑیوں کی طرح ہو جن کو شکاری اپنے جال میں پھانس لیتا ہے اور اس سے خلاصی حاصل کرنا ان کے بس کی بات نہیں رہتی شاذ و نادر ہی کوئی چڑیا اس سے آزاد ہو سکتی ہے۔

(۲۲) اس شخص پر اللہ نے اپنی رحمت نازل کی جس نے اپنے ارادوں کو مضبوط کیا اس کی راہ میں تلوار نکالی اور اپنا نیزہ بڑھایا۔

(۲۳) تلوار جو ہماری عزت کا نشان ہے اُسے ہم اپنے سے جدا نہیں کریں گے۔

(۲۴) بہترین ساعتوں میں بہترین ساعت وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے۔

(۲۵) تم یہ جان لو کہ ہم اپنے گھروں سے مال و دولت جمع کرنے کے لیے نہیں نکل پڑے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ جس دولت ایمانی سے ہم اہلِ عرب مشرف ہو چکے ہیں اس کی روشنی ہم پوری روئے زمین پر پھیلا دیں۔

(۲۶) ہمارا اصول ہے کہ جو ہماری خدائی دعوت قبول کرلے وہ ہمارا بھائی ہے اور جس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ جزیہ ادا کر کے ہماری حفاظت میں آجائے اور اس پر بھی رضامند نہ ہو تو پھر اس کے اور ہمارے درمیان تلوار فیصلہ کرتی ہے

(۲۷) اے میرے پروردگار! ہمارے درمیان یہ تیرے وہ خاص بندے ہیں جنہوں نے تیرے رسول اور حبیبؐ کا ساتھ دیا ہے اور ان کے معاون ومددگار رہے ہیں تیری رضا کے لیے انہوں نے اپنے گھر بار اور اہل وعیال کو چھوڑا ہے تو ہماری عزت رکھ لے ہماری مدد نہ کر بلکہ اپنے دین کی حفاظت کر، اے بیکسوں کے چارہ ساز ہم کو کفار کے ہاتھوں ذلیل وخوار نہ کرنا۔

(۲۸) اے مسلمانو! یہ دن تمہاری آزمائش وامتحان کا دن ہے آج کے دن نہ تم کو فخر کرنا چاہیے اور نہ ریاکاری سے کام لینا چاہیے آج تم جو بھی کرو اللہ کے لیے کرو اور اپنے نیک عمل سے اس کو راضی کرلو آج وہ دن ہے کہ اگر تم نے اپنی جان دے دی تو تم یقیناً جنت کے دروازے اپنے لیے کھلے پاؤ گے اور اگر دشمنان اسلام تم پر فتح یاب ہو گئے تو تم غازی کہلاؤ گے۔

(۲۹) اے مسلمانو! کیا تم نے نہیں سنا کہ ہمارے آقا ومولا نے فرمایا ہے کہ جنت تلوار کے سائے میں ہے۔ پس اگر تم نے جنت لینی ہے اور اپنے خالق کو راضی کرنا ہے تو دوستو لڑو، لڑو، لڑو شاید اس کے بعد ایسا موقع تمہیں نصیب نہ ہو اور اس سے پہلے تمہاری موت آجائے بستر پر ذلت کی حالت میں مرنے سے بہتر ہے کہ بر سر میدان اللہ کی راہ میں مارے جاؤ اور اپنے خون آلود کپڑوں میں دفن کردیے جاؤ تاکہ قیامت کے روز تمہارے

فی سبیل اللہ لڑنے اور جان دینے کی وہ شہادت دیں۔

(۳۰) اے مسلمان بھائیو! یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جنت کے دروازے کھول دیے ہیں کیا تم لوگ جنت میں داخل ہونا پسند نہیں کرو گے! دیکھو اللہ کی رحمت تم پر نازل ہوا چاہتی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے کرم سے فتح یاب کرے گا، نیک نیتی سے اس کی راہ میں کوشش کرو اور اس امر کو بخوبی سمجھ لو کہ اب دنیا تم سے چھوٹتی ہے اکیلا اکیلا ہر شخص اپنے لیے زاد سفر تیار کرے۔

(۳۱) اے مسلمانو! اگر تم لڑ کر شہید ہو گئے یا فتح یاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب کوئی نہ ہو گا اگر تم نے لڑنے میں کچھ بھی پس و پیش کیا تو تم سے دنیا تو چھوٹ ہی گئی ہے تم نہایت بے عزتی سے کفار کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اور قیامت تک اللہ کی رحمت تم سے دور رہے گی پھر تم اللہ کو اس کے رسول کو اور اس کے خلیفہ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

(۳۲) اے مسلمانو! چلو، چلو آج اپنی مرادیں حاصل کر لو۔۔۔۔ دیکھو دشمنانِ خدا تمہاری طرف بڑھنے کا قصد کر رہے ہیں پس تم اس سے پہلے کہ وہ تم پر حملہ کریں ان پر ٹوٹ پڑو اگر تم نے ان کو خندق کی طرف لوٹا دیا تو پھر کیا ہے ان کو شکست ہوتی اور اگر خدا خدانخواستہ انہوں نے تمہیں شکست دے دی تو خدا کی قسم!

ایک قدم بھی پیچھے ہٹنا اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنا ہے ۔ ۔ ۔ چلو آگے بڑھو تمہارے ایک ایک قدم پر ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں آؤ جو کچھ لینا ہے۔ آج ہی لے لو کل پر باقی نہ رکھو۔

(۳۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا، تم اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہو جس کو اللہ نے مشرکین پر سونتا ہے پیغمبر خدا نے میری مدد اور کامیابی کے لیے دعا فرمائی ہے میرا نام "سیف اللہ" ہے میں تمام مسلمانوں میں سے مشرکین پر بہت بھاری اور سخت ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) جو شخص قدر خیر و شر من اللہ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور جو اپنے افعال معصیت کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف منتسب کرے وہ فاجر یعنی انکار قدر و تقدیر کرنا مذہب قدریہ ہے اور اپنے بُرے افعال اور گناہوں کو مشیت الٰہیہ کی طرف منسوب کرنا مذہب جبریہ ہے اس لیے کہ بندہ کو مختار کیا گیا ہے اس کے افعال اور اکتساب میں۔ اس کی استطاعت و قوت کی حد تک اور یہ اختیار من جانب اللہ عطا ہوا ہے اور ہمارا دین قدر و جبر کے درمیان ہے۔

(۲) بہادری یہ ہے کہ آڑے وقت میں پڑوسی کا ساتھ دیا جائے اور مصیبت کے وقت صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔

(۳) ایماندار وہی ہے جو آخرت کے لیے توشہ جمع کرے۔

(۴) مسلمان وہ ہے جو پڑوسی پر احسان کرے۔

(۵) عیب کا چھپانا اور آبرو کی زینت برقرار رکھنا خاموشی سے ممکن ہے

(۶) جس کے پاس عقل نہیں اس کے پاس ادب نہیں جس کے پاس ہمت نہیں اس کے پاس کامیابی نہیں اور جس کے پاس دین نہیں اس کے پاس حیا نہیں۔

(۷) اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔

(۸) عابد وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہے۔

(۹) تمہیں اپنے اندرونی اسرار کا محفوظ رکھنا لازمی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ضمیروں کے راز کا جاننے والا ہے۔

(۱۰) آخرت کا بہترین توشہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔
(۲) مروت یہ ہے کہ تو اپنے وعدے کو پورے کرے۔
(۳) اپنے کام کے صلے کی واجب سے زیادہ امید نہ رکھو۔
(۴) معاملے کی جو صورت ہو گئی ہے، تم دیکھ رہے ہو دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا۔ منہ پھر لیا، نیکی سے خالی ہو گئی، ذرا تلچھٹ باقی ہے حقیر سی زندگی رہ گئی ہے، ہولناکی نے احاطہ کر لیا ہے، افسوس تم دیکھتے نہیں کہ حق پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ باطل پر اعلانیہ عمل کیا جا رہا ہے کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے، وقت آگیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں لقائے الٰہی کی خواہش کرے، میں شہادت ہی کی موت چاہتا ہوں، ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا بجائے خود جرم ہے۔
(۵) جس کام کی انجام دہی تمہارے لیے مشکل ہو تم اس پر قدرت نہ رکھتے ہو اس کی ذمہ داری اپنے سر کبھی نہ لو۔
(۶) شفیق ترین تیرا بھائی تیرا دین ہے۔
(۷) سردار بننا چاہتے ہو تو حرکت و عمل، جدوجہد کو اپنا معمول بناؤ۔
(۸) اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری تعریف کریں تو نیک کام کرو۔

(۹) حماقت کیا ہے؟ کمینوں کا اتباع اور گمراہوں کی اطاعت۔

(۱۰) ہم نے جملہ عیشِ دنیاوی سے انقطاع کر لیا ہے اور اپنی تمام تمنائیں اور آرزوئیں مٹا دی ہیں اور دوسروں کی تمنا پوری کرنے میں عمر وقف کر دی ہے۔

(۱۱) دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے عزت و آبرو کو برقرار رکھ چھپا رہنے والا آرام سے رہتا ہے اور سلامتی اس کا ساتھ دیتی ہے۔

(۱۲) جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو عامل کہلاؤ گے۔

(۱۳) تمہاری عمر برابر کم ہوتی جا رہی ہے جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ۔

(۱۴) تکبر سے دین اور ایمان جاتا ہے چنانچہ شیطان تکبر کی وجہ سے ہی مردود اور ملعون ہوا۔

(۱۵) اچھے اخلاق دس ہیں زبان کی سچائی، پڑوسی کی حفاظت، سائل کو دینا، مہمان نوازی، باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدت، صلہ رحمی، حقوق العباد، احسان کا بدلہ، شرم اور حیاء۔

(۱۶) حسد ایک آگ ہے جو انسان کو جلاتی ہے اور دوسروں کو عداوت پر ابھارتی ہے۔

(۱۷) حرص سے آدمی مصیبتوں میں پھنس جاتا ہے۔

(۱۸) عادل کہلانا چاہتے ہو تو جو شخص تمہارا دوست بننا چاہے اس کے دوست بن جاؤ۔

(۱۹) مَیں خود کو بالکل اللہ تعالیٰ پر چھوڑتا ہوں مَیں کسی ایسی بات کی تمنا ہی نہیں کرتا جو اس حالت کے خلاف ہو جو اللہ تعالیٰ میرے لیے اختیار کرتا ہو۔

(۲۰) مومن وہ ہے جو زادِ آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول ہو۔

(۲۱) مَیں ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں اب سے پہلے کبھی نہیں گیا تھا اور میں ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں جسے مَیں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو طعام کی مضرت کا تو یقین رکھتا ہے لیکن گناہ کی رسوائی کا یقین نہیں رکھتا۔

(۲) گناہ سے مسرت حاصل نہ کرو کیونکہ گناہ سے خوش ہونا گناہ سے بڑھ کر ہے۔

(۳) مجھے سب سے زیادہ تعجب اس شخص پر ہے جو آخرت میں زندہ ہونے سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ ایک بار زندہ ہو چکا ہے یعنی پیدا ہو چکا ہے۔

(۴) توبہ زبان سے نہیں ہوتی بلکہ عمل سے اور بری باتوں سے بچنے سے ہوتی ہے۔

(۵) مجھے بدکار منکر پر سخت تعجب ہے کل وہ نطفہ کی صورت میں تھا اور کل کو وہ مردہ بن جائے گا۔

(۶) دنیا میں تین قسم کے لوگ عبادت کرتے ہیں اول وہ جو خوف سے عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی سی عبادت ہے۔ دوم وہ جو کسی غرض سے عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت تاجروں کی سی عبادت ہے۔ سوم وہ جو شکر کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ ان کی عبادت درحقیقت مردانِ خدا کی عبادت ہے۔

(۷) کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں اس قید و بند سے تکلیف میں ہوں۔
ہرگز نہیں یہ تو صرف اس لیے ہے کہ میں اس عذاب کو دیکھ
کر عذاب آخرت کو ہر وقت یاد رکھوں اللہ کے مومن بندوں کو کون
قید کر سکتا ہے اگر چاہوں تو اس بند گراں کو ابھی دور کر دوں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی حاسد میں خوشی نہیں ہوتی غمگین میں بھائی چارہ نہیں ہوتا اور بد خلق کے لیے سرداری نہیں ہوتی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے رک جا تو عابد ہوگا اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جا تو مسلمان ہو گا۔

(۳) جیسی تم لوگوں سے دوستی چاہتے ہو تم بھی ان کے ساتھ ویسی دوستی رکھو تب تم مومن ہو گے بروں سے دوستی نہ رکھ ورنہ تو بھی برے عمل کرنے لگے گا۔

(۴) جو بغیر قبیلہ کے عزت اور بغیر حکومت کے ہیبت چاہے اسے چاہیے کہ خدا کی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں آجائے۔

(۵) اپنے کاموں میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو خوفِ خدا رکھتے ہوں۔

(۶) مجھے میرے والد محترم نے تین بہترین ادب کی باتیں سکھلائیں اور فرمایا اے بیٹے! جو بروں کی صحبت اختیار کرتا ہے سلامت نہیں رہتا جو بری جگہ جاتا ہے متہم ہوتا ہے اور جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا شرمندگی اٹھاتا ہے۔

(۷) نفس اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے اور نفس کی مخالفت اللہ تعالیٰ

کی دوستی ہے۔

(۸) خوشامدی لوگ تیرے لیے تکبر کا بیج ہیں۔

(۹) عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔

(۱۰) ابتلاء ایک شرف ہے اس لیے خاصانِ حق اس میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔

(۱۱) دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے اس کی رسائی لامکان تک ہے اور کائنات کا کوئی راز اس سے پنہاں نہیں۔

(۱۲) بے حد اعتقاد بربادی اور نکتہ چینی بدنصیبی ہے۔

(۱۳) جو زبان پر قابو نہیں رکھے گا وہ پشیمان ہوگا۔

(۱۴) بہت سے ایسے گناہ ہیں جس کی وجہ سے بندہ رب تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور بہت سی ایسی عبادات ہیں جن کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ مطیع مغرور گناہ گار ہوتا ہے۔ گناہ گار خادم مطیع ہوتا ہے۔

(۱۵) انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصہ کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے

(۱۶) اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچاؤ تاکہ عابد ہو اور جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر راضی ہو۔

(۱۷) ایک گناہ بہت ہے اور ہزار اطاعت قلیل۔

(۱۸) صبح کو عزت حاصل کرنے کے لیے بازار ضرور جایا کرو یعنی تجارت

کیا کرو)۔

(۱۹) جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

(۲۰) فاجر سے صحبت مت کرو کہ تجھ پر فجور غالب آجائے گا۔

(۲۱) گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو تو برابر بڑھتا رہے گا۔

(۲۲) توبہ کرنا آسان لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

(۲۳) انسان کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو مستقبل میں جھانک سکتی ہے یہ اس وقت بیدار ہوتی ہے جب حواس خمسہ سو رہے ہوں اور دماغ مشاہدات کی مداخلت سے آزاد ہو۔

(۲۴) مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے۔

(۲۵) دوسروں کے مال کی حرص نہ کرنا سخاوت ہے۔

(۲۶) حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل کے اندر ہے اگر تو اس کو کھلے طباق میں رکھ کر بازار کا گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح آشکارا کرنے سے تجھے شرم آئے

(۲۷) اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں جنت و جہنم کا نمونہ پیش کر دیا ہے کیونکہ راحت جنت اور تکلیف جہنم اور جنت کا صرف وہی حق دار ہے جو اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کو سونپ دے اور جہنم اس کا مقدر ہے جو اپنے کام سرکش نفس کے سپرد کر دے۔

(۲۸) جو شخص عبادت پر فخر کرے وہ گناہ گار ہے اور جو مصیبت پر

ندامت کا اظہار کرے وہ فرماں بردار ہے۔

(۲۹) انسان اعمال میں تو آزاد ہے مگر اس کی آزادی لامحدود نہیں اس لیے کہ اس کے اختیار میں کچھ شائبہ جبر بھی ہے۔

(۳۰) تغیر اساس کائنات ہے۔ پانی کہیں سحاب بن رہا ہے کہیں موتی اور کہیں آنسو۔ نور ظلمت میں بدل رہا ہے اور ظلمت نور میں۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا سچا ایمان ہے۔

(۲) اپنے دل کی نگرانی ہر قسم کے اندیشہ غیر سے رکھو۔

(۳) ہلاک ہو جائیں وہ دل جن میں خدا پر اعتماد نہیں ہے اور وہ شک میں پڑ گئے ہیں ایسے دلوں کو نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی ہے۔

(۴) اپنے قوایٰ اور حواس کو حق کے ساتھ اور ٹھیک طریقے پر استعمال کرو گے تو اونچے خاندانی ہونے سے زیادہ عزت حاصل کرو گے۔

(۵) جو مخلوق سے الفت رکھے اس کے دل میں محبتِ الٰہیہ کا گزر نہیں ہو سکتا گویا وہ محبت الٰہی کو سمجھتا ہی نہیں۔

(۶) اگر انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت فرشتوں کے برابر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کرے گا جب تک کہ انسان کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقرر کی ہے یعنی خواہش اس سے فارغ اور بے خوف ہو، تاکہ عبادت میں مخل نہ ہو۔

(۷) اگر جد وجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے اور یہی حقیقی استغنا ہے۔

(۸) جو شخص اچھے کپڑے پہنے اچھے کھانے کھائے اور دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنے کی خواہش رکھتا ہے اس سے جہنم رگِ گردن سے بھی قریب ہے۔

(۹) سلامتی تخلیہ اور تنہائی میں ہے۔

(۱۰) بلند مرتبہ تواضع سے پیش آنے میں متصور ہے لوگوں کی خیر خواہی کرو گے تو وہ تمہیں اپنا سردار مانیں گے اگر سچ بولو گے اور نیت و فعل میں بھی صدق رکھو گے تو پھر جواں مرد سمجھے جاؤ گے۔

(۱۱) جب تک کسی کے دل میں شیطان کی محبت ہو اور اس کے سینہ میں نفس غالب ہو اور دنیا و آخرت کی فکر اور لوگوں کا اندیشہ ہو اس وقت تک اس کو کیفیت وحدت حاصل نہیں ہوتی۔

(۱۲) خشوع ایسی بے خبری کو کہتے ہیں کہ اگر اس حالت میں نیزہ بھی مارا جائے تو اثر محسوس نہ ہو۔

(۱۳) اپنی ضرورتوں کو کم کرو گے تو راحت پاؤ گے

(۱۴) جو کچھ تمہارے پاس ہے اس پر مطمئن رہ کر کوشش کرو تو شریعت ہو ورنہ ذلیل۔

(۱۵) فخر اس میں ہے کہ اپنے تھوڑے بہت مال پر قانع رہ کر دوسرے کی ملکیت پر نظر نہ ڈالو۔

(۱۶) اگر تو خدا کی اتنی عبادت کرے جتنی زمین و آسمان کی تمام مخلوق تو بھی تیری عبادت وہ قبول نہیں کرے گا جب تک

تو اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیق سے مراد یہ کہ تو اس کے مربی، رازق اور کفیل ہونے پر مطمئن ہو جائے اور جسم کو اس کی بندگی کے لیے فارغ کر دے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اگر تو جہنم کی آگ پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ ورنہ گناہوں سے رک جا۔

(۲) یہ دنیا کوچ کی جگہ ہے ٹھہرنے کا مقام نہیں ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے جو اس کے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہیں ہوئے۔

(۴) جس نے دولت کو عزت دی اللہ نے اُسے ذلیل کیا۔

(۵) ایک لمحہ کا غور و فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۶) عقل مند ہمیشہ ذکر سے فکر کی جانب اور غور و فکر سے ذکر خدا کی جانب رجوع ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے دل بولتے ہیں اور علم و حکمت کی باتیں کرتے ہیں۔

(۷) ذکر دو ہیں ایک تو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جو بہت عمدہ اور اجر عظیم کا سبب ہے اور اس سے بھی بہتر ذکر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ کو یاد رکھے اور ایسے امور سے باز رہے۔

(۸) بخدا تم اگر ایسی قوم میں بیٹھتے جو تمہیں خوفِ خدا کی باتیں سُناتے اور تم کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے یہاں تک کہ تم امن پالو وہ تمہارے

لیے بہتر ہے اس چیز سے کہ تم ایسے لوگوں میں بیٹھو جو تم کو بے خود اور امید میں رکھیں یہاں تک کہ تم کو خوف آ گھیرے۔

(۹) مجھے زمین کی ہر بلندی کے برابر سونے کے مالک ہونے سے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نفاق سے بری ہوں۔

(۱۰) دو فکریں ہیں جو انسان کے دل میں گردش کرتی رہتی ہیں ایک حق کی فکر اور دوسری دشمنی کی فکر ہوتی ہے۔

(۱۱) مومن اپنے نفس کا حاکم ہوتا ہے اور اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے ان لوگوں کا قیامت میں حساب آسان اور ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہے ہیں اور قیامت میں ان لوگوں کا سخت محاسبہ ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ نہیں کرتے۔

(۱۲) یاد رکھو جو شریر لوگوں سے صحبت رکھے گا وہ اپنی شرارتِ نفس کے ماتحت ہوگا اور اگر اس میں بھلائی اور نیکی ہوگی تو وہ اخیار کے ساتھ ہی صحبت پسند کرے گا۔

(۱۳) بروں کی صحبت [illegible] سے بدگمان کر دیتی ہے۔

(۱۴) جو توقع تم دوسروں سے رکھتے ہو پہلے خود اس کی تکمیل کرو۔

(۱۵) نفس سے بڑھ کر دنیا میں منہ زور اور بے لگام کوئی جانور نہیں

(۱۶) آنکھوں اور زبان کی آزادی روح کے لیے قید ہے۔

(۱۷) جو بدبختوں میں رہے گا نیکوں کی جماعت سے اور ان کے

پیشواؤں سے بدگمان ہو جائے گا اور یہ بات متفق علیہ بلکہ یقینی ہے۔

۱۸ انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس ہے۔

(۱۹) جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے

(۲۰) اگر بنی آدم کے تمام اعمال نیک ہوتے تو اس بات کا تکبر انہیں ہلاک کر دیتا۔

(۲۱) جو شخص دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے بچتا رہے اس نے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچایا اور دوسروں کو بھی۔

(۲۲) دنیا کا عذاب یہ ہے کہ تمہارا دل مردہ ہو جائے۔

(۲۳) عقل مند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

(۲۴) غم سے روح میں توانائی آتی ہے۔

(۲۵) جھوٹا سب سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

(۲۶) جو کام حکمت سے خالی ہے وہ آفت ہے جو خاموشی سے خالی ہے وہ غفلت ہے جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔

(۲۷) پانچ چیزیں قساوت قلب کا نشان ہیں (۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا (۲) رزق کھانا اور شکر نہ کرنا (۳) مردوں کو دفن کرنا اور عبرت حاصل نہ کرنا (۴) عمل کرنا اور اخلاص نہ ہونا (۵) علم سیکھنا اور عمل نہ کرنا۔

(۲۸) فکر تیرے لیے ایک آئینہ ہے جو تجھ پر نیکی اور بدی ظاہر کرتا ہے۔

(۲۹) دنیا دار جب دنیا کی مسرت میں ڈوب جاتا ہے تو وہ اسے دکھ میں مبتلا کر دیتی ہے۔

(۳۰) اے انسان! اپنی جوانی پر فخر کرتا ہے؟ اپنی عادتوں سے محبت کرتا ہے؟ گویا کہ قبر نے تیرے وجود کو چھپا لیا ہے اور تو نے اپنے اعمال دیکھ لیے ہیں؟ تجھ پر حیف صد حیف! جا اور اپنے دل کا علاج کر کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے عمدہ دلوں کی ضرورت ہے

(۳۱) اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے جو اس کے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہیں ہوتے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عملوں میں سے محبوب ترین عمل مجھے وہ اخلاص ہے جو عمل میں ہو۔

(۲) زبردست جادوگر سے بچو جو علماء کے دلوں پر بھی جادو چلا لیتی ہے وہ جادوگر دنیا ہے۔

(۳) تم جس قدر دنیا کے لیے غمگین ہوتے ہو اسی قدر آخرت کا غم کم ہو جاتا ہے اور جس قدر آخرت کا غم کھاتے ہو اسی قدر دنیا کا غم مٹ جاتا ہے۔

(۴) ہم نے محبت دنیا میں ایک دوسرے سے صلح کر لی ہے ہم میں سے کوئی کسی کو نہ حکم دیتا ہے نہ منع کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس چیز کا حکم نہیں فرمایا، کیا خبر ہم کس قسم کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(۵) اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے نفس سے یہ کہا کہ تو نے ایسا ایسا کام انجام نہیں دیا پھر اس کی خدمت کی اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کتاب اللہ کی پیروی کو اس کے لیے لازمی قرار دے دیا ایسا شخص اپنے نفس کا قائد ہو گا اور حقیقت میں نفس کا محاسبہ ہے۔

(۶) اے لوگو! مجھے بیت الخلاء کی طرف زیادہ آنا جانا پڑتا ہے۔

یہاں تک کہ زیادہ کھانے سے مجھے اپنے رب سے شرم آئی۔
کاش اللہ تعالیٰ میری روزی کنکریوں میں کر دیتا کہ میں انہیں چوس لیا کرتا یہاں تک کہ مجھے موت آجاتی۔

(۷) جس دل میں غم نہ ہو وہ بگڑ جائے گا جیسا کہ گھر اگر اس میں رہائش نہ ہو تو بگڑ جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) میں نے کبھی اپنے بچوں کا حق نہیں روکا اور نہ کبھی انہیں دوسروں کا حق دیا ہے اگر یہ اطاعت گزار رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری کرے گا وہی نیکوں کا سرپرست ہے اور اگر یہ بدکار نکلے تو مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا سب سے افضل عبادت ہے۔

(۳) جب تجھے چپ رہنے کی خواہش ہو اس وقت بول اور جب تجھے گفتگو کرنے کی خواہش ہو اس وقت چپ رہ۔

(۴) اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں مارے مارے نہ پھرو کہ تم میں سے اگر کسی شخص کا رزق پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے یا زمین کی تہہ میں موجود ہے وہ اس کو یقیناً ملے گا۔

(۵) بادشاہ تو اس بازار کی طرح ہوتے ہیں کہ جس جنس کی نکاسی زیادہ ہوتی ہے وہی چیز بازار میں زیادہ آتی ہے اگر بادشاہ عابد و زاہد ہے تو اس کو ایسے ہی لوگ ملتے ہیں اور اگر فاسق و فاجر ہے تو ایسے ہی شخص ملیں گے۔

(۶) مجھے نزع کے وقت کم تکلیف کا ہونا پسند نہیں ہے کیونکہ یہ آخری

مصیبت ہے جس پر مومن کو اجر ملے گا۔

(۷) اپنی آرزوں کو دل ہی میں مار ڈالو اور دلوں کو ان میں نہ مرنے دو۔

(۸) اگر دنیا کی نعمت بلا آمیزش تکلیف ہوتی تو دنیا ہی جنت ہوتی۔

(۹) جو شخص لڑائی جھگڑے، طمع اور غصہ سے الگ رہا اس کو فلاح حاصل ہو گئی۔

(۱۰) اگر میں سوائے قیامت کے کسی اور چیز سے ڈرتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس طرح امن وامان سے نہ رکھتا۔

(۱۱) جس کو اللہ ہدایت یاب فرما دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔

(۱۲) میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ لوگو! اللہ سے ڈرو۔

(۱۳) یا اللہ! میں اپنی زبان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۴) قناعت اور مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچانا فقر اکبر ہے۔

(۱۵) میں جانتا ہوں کہ مجھ سے دنیا اور آخرت کا مالک خلافت کے بارے میں سوال کرے گا اور ناممکن ہے کہ میرا کوئی کام اس سے پوشیدہ رہا ہو پس اگر وہ مجھ سے راضی ہو گیا تو میں نے فلاح حاصل کر لی اور ذلت و رسوائی سے بچ گیا اور اگر مجھ پر اس کا عتاب ہوا تو پھر میں کہیں کا بھی نہیں رہا اور میں تباہ برباد ہو جاؤں گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی رحمتِ کاملہ کے باعث عذابِ دوزخ سے بچا لے اور مجھ سے خوش ہو کر اور

مجھ پر احسانِ عظیم فرما کر مجھے جنت عنایت کر دے۔

(۱۶) تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اپنے اوپر مقدم کر لو اور رعیت کی پرواہ کرو تم اچھی طرح جان لو کہ میرے بعد تم بہت کم روز دنیا میں رہو گے

(۱۷) مجھے زہر دیا گیا ہے اور جس وقت دیا گیا ہے اور جس نے دیا ہے وہ بھی مجھے معلوم ہے۔

(۱۸) مذاق کی بدولت آپس میں کینہ اور فساد پیدا ہوتا ہے۔

(۱۹) (قیامت کے روز) نیکیاں اور برائیاں ایسے ترازو میں تولی جائیں گی۔ جس کے دو پلڑے اور زبان ہو گی۔

(۲۰) جس شخص نے اذان سن کر اس کا جواب نہ دیا اس نے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی اسے بھلائی نصیب ہو گی۔

(۲۱) جو ہنستے ہوئے گناہ کرتا ہے وہ روتے ہوئے جہنم میں جائے گا۔

(۲۲) جو چاہو پہنو بشرطیکہ اندر گھمنڈ اور اسراف نہ ہو۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اے اللہ! میری رات کی نیند اڑا دے۔

(۲) میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ دنیا عقل مندوں کیلئے مال غنیمت اور جاہلوں کے لیے سامانِ غفلت ہے انہوں نے اس کی حقیقت نہ جانی یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر گئے جب وہاں پر اس کی حقیقت ان پر منکشف ہوئی تو انہوں نے واپسی کا سوال کیا جو نامنظور ہوا۔

(۳) جس شخص کا دل کسی دنیاوی چیز سے خوش ہو گیا وہ دانائی سے ہٹ گیا اور جس نے دنیاوی خواہشات کو اپنے پاؤں تلے روند دیا۔ شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کا علم خواہشات پر غالب آگیا حقیقت میں وہی غالب ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن کو پیدا فرما کر کہا، تو ہر متکبر پر حرام ہے

(۵) جس شخص کا غور و فکر بڑھ جاتا ہے اسے علم عطا ہوتا ہے اور جسے علم عطا ہوتا ہے وہ عمل کرتا ہے۔

(۶) علم آسمان سے نازل ہونے والی صاف شفاف میٹھی بارش کی طرح ہے جسے پودے اپنی جڑوں کے ذریعے پی کر اپنے ذائقے بدلا کرتے ہیں۔ چنانچہ کڑوے کی کڑواہٹ اور میٹھے

کی مٹھاس بڑھتی ہے اسی طرح لوگ علم کو اپنی ہمتوں اور خواہشات کے مطابق حاصل کرتے ہیں اور اس سے متکبر کا تکبر اور متواضع کا انکسار بڑھتا ہے۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ جو گزر گئی وہ گویا ایک خواب تھا اور جو باقی ہے وہ نفسانی خواہشات میں صرف ہو رہی ہے اور شیطان کی حقیقت یہ ہے کہ جب تک وہ خدا کا مطیع رہا تو اس سے خدا کا نفع نہ ہوا اور جب نافرمان ہوا تو اس کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔

(۲) جو کچھ تم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے صرف رزقِ حلال لے لو اور اسے صحیح مصرف میں خرچ کرو اس طرح تم کو دنیا کی محبت کوئی نقصان نہیں دے گی۔

(۳) طلب دنیا سے بچو، مَیں نے سنا ہے کہ جو شخص دنیا کی عزت کرتا ہے قیامت کے دن اسے بارگاہِ خداوندی میں کھڑا کر کے کہا جائے گا یہ اس چیز کی عزت کرتا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل پیدا کیا تھا۔

(۴) دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تجھے مسرور کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک ایسی صفت بھی رکھ دی ہے جو تجھے بُری معلوم ہو گی۔

(۵) دنیا کی معمولی سی محبت بھی آخرت سے کافی بے توجہی پیدا کر دیتی ہے۔

(۶) دنیا اور آخرت دونوں کے حصول میں دشواریاں ہیں، فرق یہ ہے کہ آخرت کے حصول میں آپ کسی کو مددگار نہیں پائیں گے۔ مگر دنیا کے حصول میں جب ابھی کسی چیز کی جانب ہاتھ بڑھاؤ گے تو دوسرے بدبخت کو اپنے سے پہلے موجود پاؤ گے۔

(۷) دوستوں سے ملاقات بکثرت نہ کر بہتر یہی ہے کہ سلسلۂ ملاقات مختصر ہو۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) تم پر عمل لازم ہے اس لیے کہ علم بلا عمل ایسے ہے جیسے کہ جسم بغیر روح کے۔

(۲) علم دنیاوی نفع حاصل کرنے کے لیے سکھایا جائے تو دل میں گھر نہیں کرتا۔

(۳) مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں گناہ گار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔

(۴) حصولِ علم کے لیے دل جمعی درکار ہے اور دل جمعی معلومات کے بڑھانے سے نہیں بلکہ گھٹانے سے حاصل ہوتی ہے۔

(۵) جب تک علم بہ ہمہ وجوہ عمل سے متفق نہ ہو گا کافی نہ ہو گا اور نہ مخلصانہ۔

(۶) جو علم کو دنیا کمانے کے لیے حاصل کرتا ہے علم اس کے دل میں جگہ نہیں پاتا۔

(۷) جس کو علم نے معاصی اور فواحش سے باز نہ رکھا اس سے زیادہ گناہ گار کون ہے۔

(۸) دنیا کے ساتھ تعلقات کو کم کرنا یہ ہے کہ انسان دنیا سے ضروری چیزیں لے لے اور غیر ضروری چھوڑ دے۔

(۹) کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ہمارے قول کا حوالہ دے جب تک کہ اُسے یہ نہ معلوم ہو کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے۔

(۱۰) جس شخص نے گناہ کیے ہیں اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ عذاب کے آنے کو خلافِ قاعدہ سمجھے میرا خیال ہے کہ جس مصیبت میں وہ مبتلا ہے وہ اسی کے گناہ کی سزا ہے۔

(۱۱) علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے جسم کے بغیر روح جب تک علم یہ ہمہ وجوہ عمل سے متفق نہ ہوگا کافی نہ ہوگا اور نہ مخلصانہ۔

(۱۲) اگر تم کو کسی مسئلہ میں شبہ ہو اور کوئی روشن دلیل موجود نہ ہو تو اس میں میری متابعت نہ کرو اور میری تقلید سے اپنی تحقیق سے باز مت رہو۔

(۱۳) میں بخیل کو عادل نہیں سمجھتا اور نہ اس کی گواہی قبول کرتا ہوں کیونکہ بخل بخیل کو اپنے حق سے زیادہ لینے پر مجبور کرتا ہے۔

(۱۴) آخرت کے گرم گرزوں سے دنیا میں کوڑے کھانا بہتر ہے۔

(۱۵) جو مشقت تم پر لوگ نہیں ڈالتے تم بھی نہ ڈالو جس اچھی بات پر وہ راضی ہوں تم بھی راضی رہو۔

(۱۶) یقین کرلو کہ اگر تم خود ہی لوگوں سے بدسلوکی کروگے تو لوگ خواہ وہ تمہارے والدین ہی کیوں نہ ہوں تمہارے مخالف بن جائیں گے اور جب تم حسن سلوک سے پیش آؤ گے تو خواہ وہ تمہارے اقرباء نہ بھی ہوں تمہیں ماں باپ کی سی شفقت دیں گے۔

(۱۷) شرفاء کی عزت اور علماء کی تعظیم کرو۔
(۱۸) بوڑھے افراد کے وقار کا خیال رکھو نوجوانوں سے مہربانی کا برتاؤ کرو عوام کو قریب سے دیکھو بروں کی خاطر مدارت کرو اور نیکیوں کی صحبت اختیار کرو۔ بادشاہ سے مسخری نہ کرو اور نہ ہی کسی کو حقیر جانو اچھے سے دوستی پیدا کرنے میں کوتاہی نہ کرو۔
(۱۹) اپنا راز کسی کو نہ بتاؤ آزمائے بغیر کسی سے مصاحبت نہ کرو۔
(۲۰) رزیل اور گھٹیا لوگوں سے دوستی نہ کرو جس کا ظاہر اچھا نہیں اس سے ملاپ نہ رکھو۔
(۲۱) بے وقوفوں سے بے تکلیف نہ بنو۔
(۲۲) ہر کسی کی دعوت قبول نہ کرو اور نہ ہی کسی سے تحائف لو۔
(۲۳) پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرو اور لنگر جاری رکھو کیونکہ بخیل کبھی سردار نہیں بنتا۔
(۲۴) کوئی تم سے حسن سلوک کرے یا نہ کرے تم اس سے اچھا برتاؤ کرتے رہو۔
(۲۵) عفو و درگزر سے کام لو اور ہمیشہ بھلائی کی تعلیم دو۔
(۲۶) کوئی تمہاری بدگوئی کرے تو اسے اچھے الفاظ سے یاد کرو۔
(۲۷) جہاں تک ممکن ہو لوگوں میں محبت و اخوت کا اظہار کرو سب سے سلام کہو اگرچہ وہ بڑے ہی کیوں نہ ہوں۔
(۲۸) ہر ایک سے حسن نیت سے پیش آؤ۔ صدق شعار بنو تکبر نہ کرو۔

تم اپنے آپ کو دھوکہ دہی سے دور رکھو، لوگ چاہیں تو کریں کوئی خیانت کرنے تو کرے لیکن تم امانتدار بنو، وفاشعاری سے کام لو پرہیزگاری اختیار کرو۔ اہلِ کتاب سے گزراوقات اس طرح کرو کہ جس طرح وہ تمہارے ساتھ کرتے ہیں۔

(۲۹) کوئی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اس کی مدد کرو کوئی حاجت مند کسی کام سے آجائے تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کا کام کرو مدد مانگنے والے کی امداد کرو۔

(۳۰) اپنے نفس اور اپنے احوال کا خیال کرو، بدامنی پیدا نہ کرو کوئی تمہیں ڈانٹے تو تم ایسا ہرگز نہ کرو۔

(۳۱) اگر کسی سے غلطی سرزد ہو جائے تو درگزر کرو۔

۳۲ کسی کو خوشی حاصل ہو تو اسے مبارک باد دو۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوست کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے احترام کرنے والے کا احترام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا احترام کرتا ہے۔

(۲) تم دنیا کی نعمتوں کو دیکھو وہ اپنی بُرائی کی وجہ سے ہمیشہ نالائقوں کے پاس ہی ہوتی ہیں۔

(۳) بدن کے لیے دنیاوی غذا حاصل کرو اور دل کے لیے اخروی غذا کی تلاش کرو۔

(۴) تمہارے لیے بہترین دولت وہ ہے جو تمہارے قبضہ میں نہیں ہے اور قبضہ میں آئی ہوئی دولت میں بہترین ہے جو تمہارے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔

(۵) میں نے نفس سے بڑھ کر کسی چیز کا مشکل علاج نہیں کیا۔ جس میں کبھی مجھے فائدہ اور کبھی نقصان ہوا۔

(۶) علم عمل سے بولتا ہے اگر انسان عمل کرے تو صحیح ورنہ علم کوچ کر جاتا ہے۔

(۷) جس نے کسی ایسے شخص کو دعوت میں بلایا جو اسے ناپسند کرتا ہے تو اس پر گناہ ہے اور اگر مدعو نے اس کی دعوت

قبول کر لی تو اس پر دوہرا گناہ ہے کیونکہ اس دعوت کرنے والے نے مدعو کو ناپسندیدگی کے باوجود لا گھسیٹا ہے اگر اسے اس بات کی خبر ہوتی تو وہ کبھی بھی اسے کھانا نہ کھلاتا۔ متقی کو کھانا کھلانا اس کی اطاعت میں اعانت اور بدکار کو کھلانا اس کی بدکاری کو تقویت دینا ہے

(۸) لوگوں سے میل جول اور تعارف کم رکھ میرا غالب گمان یہی ہے کہ تجھے جو تکلیف اور ایذا پہنچی ہو گی وہ کسی واقف کار ہی سے پہنچی ہو گی۔

(۹) جہاں تک ہو سکے لوگوں سے تعارف و واقفیت کم رکھ کیونکہ مخلوق کے اختلاط سے خلاصی پانا سخت مشکل ہے۔

(۱۰) یہ خاموشی اختیار کرنے کا زمانہ ہے اس وقت گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے میں ہی امن ہے اور معمولی معاش پر گزر بسر کرنا ہی بہتر ہے یہاں تک کہ موت آ جائے۔

(۱۱) زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسے سن کر لوگ تمہارے دانت توڑ دیں۔

(۱۲) عبادت ایک فن ہے جس کے سیکھنے کی جگہ تنہائی اور خلوت ہے اور اس کا ہتھیار بھوک ہے۔

(۱۳) عبادت گزار لوگوں سے خطرے میں رہو اور ان کی طرح مجھ سے بھی خطرے میں رہو کیونکہ بسا اوقات میں ایک انار کے متعلق

کہوں گا یہ میٹھا ہے دوسرا کہے گا نہیں یہ ترش ہے اسی معمولی بات سے ہمارا تکرار بڑھ جائے گا اور کوئی بعید نہیں کہ ایک دوسرے کے قتل تک نوبت پہنچ جائے۔

(۱۴) مشقت و تنگدستی برداشت کرنا اسے کوئی مضر و نقصان دہ نہیں جس کا مسکن اور جائے قرار جنت الفردوس ہے۔

(۱۵) اے نفس! تجھے آتشِ دوزخ کے شعلے برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے اور اعمالِ بد کی وجہ سے قریب ہے کہ بعد از صد ذلت و خواری تجھے وہ عذاب برداشت کرنا پڑے۔

(۱۶) دنیا کو جسم کی خاطر اختیار کرو اور آخرت کو دل کے لیے۔

(۱۷) عام لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی ڈرنا کافی ہے کہ وہ مشتبہات سے بچتے رہیں۔

(۱۸) حاسد بدفہم ہوتا ہے میں نے کئی مرتبہ نئے کپڑے اس خوف سے پہننے چھوڑ دیئے کہ میرے ہمسائے کو حسد نہ ہو۔

(۱۹) حکومت اور عورت کی محبت کا چھوڑنا صبر سے زیادہ کڑوا ہے

(۲۰) یقین کامل یہ ہے کہ جب آدمی پہ کوئی مصیبت آئے تو اللہ تعالیٰ پر الزام نہ لگائے بلکہ اسے راحت تصور کر کے اس کا شکریہ ادا کرے۔

(۲۱) وہ شخص موت کے لیے تیار نہیں ہوا جسے یہ خیال ہو کہ وہ کل زندہ رہے گا۔

(۲۲) تیرا اللہ تعالیٰ سے ستر گناہ لے کر ملنا جو اللہ تعالیٰ ہی کے ہوں۔ بہت آسان ہے اس گناہ سے جو کسی خاص شخص سے تعلق رکھتا ہے۔

(۲۳) دعا اصل میں گناہ کو ترک کر دینے کا نام ہے کہ اس سے بغیر سوال ہی کے مقصود حاصل ہوتا ہے۔

(۲۴) جو ظالم کو خندہ پیشانی سے ملے یا مجلس میں جگہ دے یا اس کی دی ہوئی چیز لے تو اس نے اسلام کی زنجیر توڑی اور ظالموں کے مددگار میں شمار ہوا۔

(۲۵) میرا جو عمل نیک ظاہر ہو جائے میں اس عمل کو شمار نہیں کرتا کیونکہ جب لوگ دیکھ لیں تو ہمارے حبیبوں سے اخلاص نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) ایمان کی حقیقت رسولوں کی لائی ہوئی کتابوں کی تصدیق کو کہا جاتا ہے جو قرآن پاک کی تصدیق کرتا ہے اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے اُسے جہنم سے نجات مل گئی۔

(۲) جو حرام کردہ چیزوں سے کنارہ کش ہوا وہ توبہ پر مائل ہوا جس نے رزق حلال کھایا وہ متقی بن گیا۔ جس نے فرائض کو انجام دیا۔ اس کا اسلام مکمل ہو گیا جس نے زبان کو راست گو بنایا وہ ہلاکت سے بچ گیا جس نے ظلم کو ناپسند کیا وہ قصاص سے بچ گیا جس نے سنن کو ادا کیا اس کے اعمال پاکیزہ ہو گئے اور جس نے خلوص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے اعمال مقبول ہو گئے۔

(۳) جب دنیا کی محبت اور گناہوں نے دل کو اپنا شکار بنا لیا ہے تو پھر اب اس میں بھلائی کیسے پہنچ سکتی ہے۔

(۴) آدمی جب تک علم کی تلاش میں رہتا ہے وہ عالم ہوتا ہے اور جونہی وہ خود کو عالم سمجھنے لگتا ہے۔ جہالت کی تاریکیوں میں چلا جاتا ہے۔

(۵) اگر میں کسی کی غیبت کرنا درست جانتا تو اپنی ماں کی غیبت کرتا کیونکہ سب سے زیادہ میری نیکیوں کی مستحق وہ ہے۔

(۶) پوری احتیاط سے زبان کی حفاظت کر کیونکہ یہ معمولی سا عضو بعض دفعہ بہت جلد انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(۷) اے نفس! تو باتیں تو درویشوں اور زاہدوں کی کرتا ہے مگر تیرے اعمال منافقوں جیسے ہیں۔

(۸) اگر آدمی سو باتوں میں تقویٰ اور خوفِ خدا اختیار کرتا ہے اور ایک بات میں نہیں تو وہ متقی نہیں اور اگر کوئی شخص سو چیزوں میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور ایک چیز میں ترک کر دیتا ہے تو اس کو متورع اور پرہیزگار نہیں کہا جا سکتا۔

(۹) شریف وہ ہے جسے طاعتِ الٰہی کی توفیق ہوئی اور رذیل وہ ہے جس نے بے مقصد زندگی گزاری۔

(۱۰) میں کسی چیز کے تلاش کرنے میں نہیں تھکا بجز ایسے دوست کے ڈھونڈنے میں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے۔

(۱۱) اغنیاء کے مقابلے میں خود دار رہنا تواضع ہے۔

(۱۲) میں ایک مشتبہ درہم کو استعمال نہ کرنے کو سو درہم صدقہ کرنے کے مقابلہ میں زیادہ پسند کرتا ہوں۔

(۱۳) اہلِ دنیا، دنیا کی سب سے مرغوب اور لذیذ چیز معرفتِ الٰہی سے لطف اندوز ہوئے بغیر یہاں سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) گمنامی کو پسند کرو اور شہرت سے دور رہو مگر یہ ظاہر نہ کرو کہ تم گمنامی کو پسند کرتے ہو اس لیے کہ اس سے بھی نفس میں غرور

پیدا ہوتا ہے۔

(۱۵) کسی آدمی کے محاسن و مصائب کا اندازہ اس کی کیفیت سے کرنا چاہیئے یعنی اگر کسی کے اندر محاسن زیادہ ہیں تو اس کے مصائب کو سامنے نہ لانا چاہیے اور اگر کسی میں مصائب زیادہ ہیں تو محاسن کا کوئی شمار نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۶) کوئی شخص عالم نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل میں خوف خدا اور دنیا سے بے رغبتی نہ ہو۔

(۱۷) اپنے نفس کو حق پر جمائے رکھنا یہاں تک کہ وہ خود اس پر جم جائے سب سے بڑا جہاد ہے۔

(۱۸) لوگوں کو حقیر سمجھنا اور عیب نکالنا غرور ہے اور خود پسندی یہ ہے کہ آدمی یہ سمجھے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ دوسرے کے پاس نہیں۔

(۱۹) امت محمدیہ کے پانچ طبقے ہیں جب ان میں فساد اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو سارا ماحول بگڑ جاتا ہے۔ (۱) علماء۔ یہ انبیاء کے وارث ہیں مگر جب یہ دنیا کی حرص و طمع میں پڑ جائیں تو پھر کس کو مقتدی بنایا جائے (۲) تجار۔ یہ اللہ کے امین ہیں جب یہ خیانت پر اُتر آئیں تو پھر کس کو امین سمجھا جائے۔ (۳) مجاہدین۔ یہ اللہ کے مہمان ہیں۔ جب یہ مال غنیمت کی چوری شروع کر دیں تو پھر دشمن پر فتح کس کے ذریعہ حاصل کی جائے۔

(۴) زہاد ۔ یہ زمین کے اصل بادشاہ ہیں جب یہ لوگ بڑے ہو جائیں تو پھر کس کی پیروی کی جائے ۔ (۵) حکام ۔ یہ مخلوق کے نگران ہیں جب یہ گلہ بان ہی بھیڑیا صفت ہو جائیں تو گلہ کو کس کے ذریعہ سے بچایا جائے ۔

(۲۰) ۔ بہت سے چھوٹے اعمال ہیں جو حسن نیت کی وجہ سے بڑے ہو جاتے ہیں اور بہت سے بڑے اعمال ہیں جو سوء نیت کے سبب چھوٹے ہو جاتے ہیں ۔

(۲۱) ۔ جو قرض پر زندگی بسر کرتے ہیں اور ہاتھ پیر نہیں ہلاتے وہ سب سے گرے ہوئے لوگ ہیں ۔

(۲۲) خواص کے بگاڑ سے عام بگاڑ پیدا ہوتا ہے ۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جب تجھ سے پوچھا جائے تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو چپ ہو جا کیونکہ اگر تو نفی میں جواب دے گا تو یہ کفر ہو گا اور اگر ہاں کہے گا تو تیرے اندر عاشقوں جیسی کوئی صفت ہی موجود نہیں ہے (اس طرح تو جھوٹا سمجھا جائے گا) پس خاموشی اختیار کر کے ناراضگی سے بچ جا۔

(۲) آدمی اس وقت نیک ہوتا ہے جب اس کی نیت میں نصیحت دل میں خوف، زبان پر سچائی اور اس کے اعضاء سے اعمالِ صالحہ کا صدور ہوتا ہے۔

(۳) اگر مجھے ساری دنیا کسبِ حلال کی صورت میں مل جائے مگر آخرت کی بھلائی اس میں نہ ہو تو میں اس سے اس طرح دامن بچا کے نکل جاؤں گا جیسے تم مردار سے دامن بچا کے نکل جاتے ہو۔

(۴) غور و فکر ایک آئینہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھاتا ہے

(۵) قرآن کریم کا علم رکھنے والا اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ لہو و لعب میں مشغول لوگوں کے ساتھ مل کر لہو و لعب میں مشغول ہو جائے بھولنے والے کے ساتھ بھولے نہیں اور بیہودہ لوگوں کے ساتھ مل کر

بے ہودگی نہ کرے کیونکہ یہ قرآن پاک کی تعلیم کے خلاف ہے۔

(۶) جو صبح ہوتے ہی سورۂ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کرتا ہے اگر وہ اسی دن مر جائے تو شہداء میں لکھا جاتا ہے اور اس پر شہیدوں کی مہر لگائی جاتی ہے اور جو شخص ان کو رات کی ابتداء میں تلاوت کرتا ہے اور اگر وہ اسی رات میں مر جائے تو اس پر شہیدوں کی مہر لگائی جاتی ہے۔

(۷) اس نازک دور میں اپنی زبان کی حفاظت کر اپنے مکان کو مستور رکھ اپنے قلب کی اصلاح کر نیک کام اختیار کر اور برائی سے اجتناب کر۔

(۸) مجھے اس قوم میں رہنے سے کیا فائدہ جو میری لغزش دیکھ کر اس کا چرچا کریں اور مجھے آرام و آسائش میں دیکھ کر حسد کریں۔

(۹) جو شخص طریق آخرت طے کرنے کا عزم کرے وہ اپنے اندر پہلے موت کے چار رنگ پیدا کرے سفید۔ سرخ۔ سیاہ اور سبز۔ موت کا سبز رنگ حوادث ایام پر صبر کرنا ہے اور صبر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے اور نجات و کامیابی سے انسان ہمکنار ہوتا ہے۔ موت کا سفید رنگ بھوک ہے اور سیاہ رنگ لوگوں کی مذمت اور سرخ رنگ مخالفت شیطان ہے۔

(۱۰) میں کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور بندۂ صالح پر رشک

نہیں کرتا کہ قیامت کے روز ان پر عتاب نہیں کیا جائے گا میں تو صرف ان پر رشک کرتا ہوں جو پیدا نہیں ہوئے۔

(۱۱) جو اچھے کو اچھا نہ جانے وہ بُرے کو بھی بُرا نہیں سمجھتا۔

(۱۲) دنیا میں آنا آسان ہے اور اس سے نکلنا سخت مشکل ہے۔

(۱۳) جو اللہ تعالیٰ کا عرفان کامل حاصل کرلے وہ ضرور اپنی تمام ہمت وقوت اس کی پرستش میں صرف کرے گا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) آنکھ کو نظرِ حرام سے روکنا شہوات سے بچنے کا بہترین طریقہ ہے

(۲) جاہل صوفی صوفیانہ لباس صرف اس غرض سے پہنتے ہیں تاکہ عوام انہیں امین اور نیک خیال کریں مگر درحقیقت ان کی اس صوفیائی کا مقصد نیکی اور شرافت نہیں ہوتا۔

(۳) جاہل صوفی کو خوشنودیٔ خدا مقصود نہیں ہوتی بلکہ وہ اس طرح عوام کو دھوکہ دہی اور ان کے ساتھ خیانت کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

(۴) تمام مخلوق مردہ ہے سوائے علماء کے اور علماء سوئے ہوئے ہیں۔ ماسوائے عمل کرنے والوں کے اور عمل کرنے والے سب دھوکے میں ہیں مگر مخلص لوگ اور تمام مخلص بہت بڑے خطرے پر ہیں۔

۵ بے صبر ہو کا کفر کے بہت قریب ہوتا ہے۔

(۶) یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے موت کے ساتھ ہی پاؤں برابر ہو جائیں گے۔

(۷) اے موت کو نہ چاہنے والے متکبر تجھ پر سلامتی ہو ہم ہٹے سے ہیں۔

(۸) بعض لوگ صوفیوں کا سا لباس پہنتے ہیں اور از راہ جہالت دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ایسے لوگ تو فضول ہی صوف کا لباس پہنتے ہیں۔

(۹) اس شخص سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار کرے کہہ دو کہ کسی غیر کے سامنے ذلیل ہونے سے بچتے رہنا۔

(۱۰) ہر روز عارف کامل خاشع و ترساں رہتا ہے اس لیے کہ اس کی ہر ساعت تقرب مرتبہ قرب میں قریب تر ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) وہ بندہ خوش نصیب ہوتا ہے جس نے اللہ کی طرف توجہ کی اور دنیا کو بہتر آخرت کی امید میں صرف کر دیا۔

(۲) نفس انسانی تو ایک روٹی پر بھی قناعت کر لیتا ہے۔

(۳) غور و فکر عقل کا مغز ہے۔

(۴) میں نے ایک راہب سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس کی خبر نہیں ہے رب جلیل سے پوچھ کہ وہ مجھے کہاں سے کھلاتا ہے۔

(۵) اے اللہ! تو جانتا ہے کہ جنت تیرے ان انعامات کے مقابلہ میں جو مجھے ودیعت ہوئے ہیں میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں رکھتی تو۔نے مجھے اپنی محبت سے سرفراز کیا ہے اپنے ذکر کی اُلفت بخشی ہے اور اپنی عظمت میں غور و فکر کرنے کے لیے فراغت مرحمت فرمائی ہے۔

(۶) میں کوہِ لبنان میں بہت سے اہل اللہ کی صحبت میں رہا ہوں ان میں سے ہر ایک مجھے یہی وصیت کیا کرتا تھا کہ اے ابراہیم! جب تو اہل دنیا کے پاس جائے تو ان کو چار باتوں کی نصیحت کرنا۔

(۱) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اسے عبادت میں لذت نصیب نہیں ہوگی۔

(۲) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں برکت نہیں ہوگی۔

(۳) جو لوگوں کی خوشنودی چاہے وہ اللہ کی خوشنودی سے ناامید ہو جائے۔

(۴) جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا وہ دین اسلام پر نہیں مرے گا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) میں نے اپنے دل، زبان اور نفس کی اصلاح پر دس دس برس صرف کیے ان میں دل کی اصلاح مجھے سب سے زیادہ دشوار معلوم ہوئی۔

(۲) میں نے تیس سال تک عبادت میں محنت کی پھر میں نے ایک کہنے والے کو دیکھا جو مجھ سے کہنے لگا اے بایزید! اس کے خزانے عبادت سے بھرے ہوئے ہیں اگر تو اس کی بارگاہ تک پہنچنا چاہتا ہے تو تجھے ذلت اور مسکینی اختیار کرنی چاہیے۔

(۳) جنت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔

(۴) جب انسان نیک ہو جاتا ہے تو اس کا ہر کام نیک ہو جاتا ہے۔

(۵) جیسا تم اللہ تعالیٰ کو کل کے لیے چاہتے ہو آج اس کے لیے ویسے بن جاؤ۔

(۶) نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور ڈرے اور بدبخت وہ ہے کہ بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔

(۷) وہ زمانہ غربت اسلام کا ہے جس میں علماء مفتونِ دنیا ہوں۔

(۸) اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کی یہی نشانی ہے کہ خلق سے بھاگو، ادنیٰ بات جو عارف کو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ملک و مال سے

پرہیز کرے

(۹) تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے تکبر۔

(۱۰) توکل یہ ہے کہ تو زندگی کو ایک دن کے لیے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔

(۱۱) اگر آپ تیس برس میں طاقت ور اور چالیس برس میں عقل مند نہیں بنتے تو آپ کبھی طاقتور اور عقل مند بننے کی امید نہ رکھیں۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ کو راضی کر دو، تجھے راضی کرے گا۔

(۱۳) انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں۔ علم، حلم، کرم، خوش کلامی۔

(۱۴) حق کو اندھا بہرا اور لنگڑا بن کر پہچانو۔

(۱۵) ہر بچے کی پیدائش اس وقت کا پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی انسان سے مایوس نہیں ہوا۔

(۱۶) نفس ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ باطل کی طرف رخ کرتی ہے

(۱۷) ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے

(۱۸) ملک ایک کھیتی ہے اور عدل اس کا پاسبان، پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ جس کو مقبول کرتا ہے اس پر ظالم مسلط کر دیتا ہے۔ جو اس کو رنج دیتا ہے

(۲۰) اگر فرعون بھوکا ہوتا تو ہرگز نہ کہتا "میں خدا ہوں"۔

(۲۱) تجھ کو لوگ تکبر کرنے سے بڑا نہیں سمجھ سکتے بلکہ تو تواضع سے بڑا ہو گا۔

(۲۲) عشاق اور اہل محبت کے دلوں میں جنت کا کبھی خطرہ بھی نہیں گزرتا اس لیے کہ اہل محبت اپنے محبوب کے پردۂ محبت میں محجوب ہیں انہیں اپنے محبوب کے انداز و ناز کے مقابلہ میں کسی دوسری طرف دیکھنے کی مہلت ہی نہیں۔

(۲۳) میں تیس سال تک مجاہدہ کرتا رہا میں نے شدید ترین علم و عمل سے کسی چیز کو نہ پایا اور اختلافِ علماء نہ ہوتا تو میں زہد و ورع سے رہ جاتا ہے اور حق اطاعتِ دین ادا نہ کر سکتا اور سچ بات یہ ہے کہ اختلاف علماء رحمت ہے مگر جبکہ توحید میں مجرد ہو جائے تو پھر یہ اختلاف نہیں رہتا۔

حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

① اگر کوئی انسان ایسے باغ میں جائے جس میں ہر قسم کے درخت ہوں اور ان درختوں پر ہر قسم کے پرندے ہوں جو اسے دیکھ کر یک زبان ہو کر کہیں اے اللہ کے ولی! تجھ پر سلام ہو اور اس کا دل یہ بات سن کر مطمئن ہو جائے تو گویا وہ ان پرندوں کا اسیر ہے۔

② جس نے اللہ سے محبت کی وہ زندہ جاوید ہوا جس نے دنیا سے محبت کی وہ بے آبرو ہوا۔ احمق صبح و شام ذلت و رسوائی سے بسر کرتا ہے اور عقل مند اپنے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) تمام نیکیاں انہی چار باتوں میں بند ہیں۔
(۱) شکم کو خالی رکھنا (۲) خاموشی (۳) مخلوق سے کنارہ کشی
(۴) شب بیداری

(۲) حب خدا کی نشانی حب قرآن ہے۔ حب خدا اور حب قرآن کی نشانی حبِ نبی ہے اور حب نبی کی نشانی نبی کی سنت سے محبت ہے اور حب سنت کی نشانی آخرت کی محبت دنیا سے بغض کا نام ہے اور دنیا سے بغض کی نشانی معمولی مال دنیا پر راضی ہونا اور آخرت کے لیے دنیا کو خرچ کرنا ہے۔

(۳) آفتاب طلوع اور غروب نہیں ہوتا کسی روئے زمین کے رہنے والے پر مگر وہ ذات عزاسمہٗ کے ساتھ جاہل ہوتا ہے مگر وہی جسے اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ فرمالیا ہو اس کی جان وتن اور دنیا و آخرت سے۔

(۴) ہر وہ وجد جو کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو باطل ہے۔

حضرت ابو سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جب کسی طالب دنیا کو دنیا ملتی ہے تو وہ زیادہ کی تمنا کرتا ہے اور جب کسی طالبِ آخرت کو آخرت کا اجر ملتا ہے تو وہ زیادہ کی تمنا کرتا ہے، نہ اس کی تمنا ختم ہوتی ہے اور نہ اس کی تمنا ختم ہوتی ہے۔

(۲) جب دل میں آخرت کا تصور بسا ہوا ہو تو دنیا اس سے مزاحمت کرتی ہے اور جب دل میں دنیا کا تصور جاگزیں ہو تو آخرت کوئی مزاحمت نہیں کرتی اس لیے کہ آخرت کے تصورات کریمانہ ہیں اور دنیاوی وساوس انتہائی جاہلانہ ہیں اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

(۳) دنیا کی خواہشات سے وہی رکتا ہے جس کے دل میں آخرت کی فکر ہوتی ہے۔

(۴) آنکھوں کو رونے کا اور دلوں کو غور و فکر کرنے کا عادی بناؤ۔ دنیا کے بارے میں غور و فکر آخرت کے لیے ایک پردہ ہے اور نیکوں کے لیے عذاب ہے لیکن آخرت کے بارے میں غور و فکر علم کا وارث بناتا ہے اور دلوں کو زندہ کرتا ہے

(۵) ہر وہ دل جس میں خوف خدا نہیں ہے ویرانہ ہے۔

(۶) میں نے ایک امیر سے ایسی بات سنی جو مجھے ناگوار گزری اور

میں نے اسے ٹوکنے کا ارادہ کیا مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھے قتل کرنے کا حکم نہ دے دے، میں موت سے نہیں بلکہ اس بات سے ڈرا کہ قتل کے وقت لوگوں کے سامنے میرے دل میں یہ بات نہ آجائے کہ میں نے کیسا عمدہ کام کیا ہے لہذا میں اسے ٹوکنے سے رُک گیا۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جب تو روزہ رکھے تو اس بات کا خیال رکھ کہ کس چیز سے اسے افطار کرتا ہے اور کس کے پاس افطار کرتا ہے اور کس کے کھانے سے افطار کرتا ہے کیونکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک خراب لقمے سے دل کی کیفیت خراب ہو جاتی ہے اور پھر ساری عمر وہ اپنی اصلی حالت پر نہیں آ سکتا اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک خراب لقمہ پیٹ میں جانے سے ایک سال تک نماز تہجد ادا کرنے سے انسان محروم ہو جاتا ہے اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک دفعہ بدنظر دیکھنے سے بندہ ایک عرصہ تک تلاوتِ قرآن پاک سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۲) جوانمرد کے لیے تین علامتیں ہیں۔ وفاداری میں پورا اترنا کہ کبھی بے وفائی نہ کرے اور مدح بلا امید جود و بخشش اور عطا بلا سوال۔

(۳) میں نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا مستغنی عن الدنیا نہیں دیکھا ان کی نظر میں تمام دنیا اور اہل دنیا کی کچھ حیثیت ہی نہیں۔

(۴) اگر تم لوگوں سے دولت میں نہیں بڑھ سکتے تو حسن خلق ہی میں بڑھ جاؤ۔

(۵) کسی بزرگ سے کسی قسم کا گناہ سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کر دیتا۔

(۶) ایسی بات میں گفتگو کرنا جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو ضلالت و گمراہی کی علامت ہے۔

(۷) امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں ان سے بچو، ان سے بچو۔

(۸) آنکھ سب کی طرف سے بند کر لے خاص طور پر بری نگاہ سے کبھی بھی نہ دیکھو۔

(۹) شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان ہے اور سب سے زیادہ ناپسند گناہ گار سخی ہے۔

(۱۰) پوچھا گیا کہ مصائب دنیا کی دوا کیا ہے؟ فرمایا خلق سے دور اور خلق سے نزدیک رہنا۔

(۱۱) علم نر ہے اور عمل مادہ۔ دین دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔

(۱۲) محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے سے اور کسی کے بتانے سے نہیں آتی۔

(۱۳) بغیر عمل کیے جنت کی آرزو کرنا گناہ ہے۔

(۱۴) دولت کے بھوکے کو کبھی سچی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۱۵) اگر صاحبِ بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو پھر بھی اس کو ہرگز قبول نہ کرو۔

(۱۶) شرک ظاہر بتوں کی پرستش ہے اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔

(۱۷) اعتقاد سالم نہ ہو تو عبادت بھی بیکار ہے۔

(۱۸) عورت طالبِ حق کا مرشد اس کا شوہر ہے اگرچہ اس کا شوہر خود طالب حق نہ ہی ہو۔

(۱۹) جس طرح تو بُرائی سننے کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بچا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) میں شطرنج کھیلنے کو مکروہ سمجھتا ہوں اور میں ہر کھیل کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ کھیل وغیرہ دین دار اور صاحب تقوای لوگوں کا شیوہ نہیں ہے۔

(۲) (ساز کو) بے دینوں نے ایجاد کیا ہے تاکہ اس کی وجہ سے لوگوں کی توجہ قرآن پاک سے ہٹ جائے۔

(۳) باندی کا مالک جب لوگوں کو اس سے کچھ سننے کے لیے جمع کرے تو وہ بے وقوف ہے اس کی گواہی مردود ہے۔

(۴) غناء ایک نامناسب اور مکروہ چیز ہے جو ایک لچر چیز کی طرح ہے جو بکثرت اس میں مشغول ہو وہ بے سمجھ ہے اور اس کی گواہی روک دی جائے۔

(۵) غیر محرم عورت سے کچھ سننا خواہ وہ پردہ میں ہو یا سامنے وہ آزاد ہو یا باندی ہر صورت میں ناجائز ہے۔

(۶) تین ہستیاں ایسی ہیں کہ اگر تو ان کی عزت کرے گا تو وہ تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تو ان کی اہانت کرے گا تو وہ تیری عزت کریں گے۔ عورت، خادم اور گھوڑا۔

(۷) جس نے قرآن پاک کا علم سیکھا اس کی قیمت بڑھ گئی جس

نے علم فقہ سیکھا اس کی قدر بڑھ گئی جس نے حدیث سیکھی اس کی دلیل قوی ہوئی جس نے حساب سیکھا اس کی عقل پختہ ہوئی۔ جس نے نادر باتیں سیکھیں اس کی طبیعت نرم ہوئی اور جس شخص نے اپنی عزت نہیں کی اسے علم نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

(۸) گفتگو پر خاموشی سے اور حصول علم کے لیے غور و فکر کرنے سے امداد طلب کرو۔

(۹) کاموں کے بارے میں اچھی طرح سوچ سمجھ لینا دھوکہ سے بچاتا ہے اور عمدہ رائے شرمندگی اور حد سے زیادہ بڑھ جانے سے بچا لیتی ہے۔

(۱۰) کاموں میں تفکر اور غور و خوض ہوشیاری پیدا کرتا ہے۔

(۱۱) داناؤں کے مشورے اور ذہانت نفس کی پائیداری اور بصیرت کی قوت ہیں لہذا ارادہ کرنے سے پہلے سوچ، کام کرنے سے پہلے غور و فکر کر اور قبل از وقت مشورہ حاصل کر۔

(۱۲) فضائل چار ہیں پہلی حکمت جس کا دار و مدار غور و فکر پر ہو۔ پاکبازی جس کا دار و مدار شہوت سے اجتناب ہے۔ قوت جس کا دار و مدار غصہ پر ہے۔ عدل جس کا دار و مدار قوائے نفسانی کے اعتدال پر ہے۔

(۱۳) جب تو عالم کو دیکھے کہ رخصت اور تاویلات میں مشغول ہے تو سمجھ لے کہ اب اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۱۴) اگر اہل علم کو علم نہ سکھایا جائے تو ظلم ہے اور اگر نااہل کو تعلیم دی جائے تو علم کا حق ضائع کرنا ہے۔

(۱۵) دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو بلند منصب پر ہو کر مست خواہشات کے پیچھے چل کر درماندہ اور بدکاروں سے مل کر نادم نہ ہوا ہو۔

(۱۶) سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

(۱۷) جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے زیادہ اہم ہو۔

(۱۸) جب صحیح حدیث مل جائے تو میرے قول کو دیوار پر مارو۔

(۱۹) دل زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی تخم ریزی کرو اگر سارے دانے نہ اُگ سکیں تو کچھ تو ضرور اُگ جائیں گے۔

(۲۰) زندگی ہمیں اس لیے عطا کی گئی ہے کہ ہم اسے ان اشغال میں صرف کر دیں جو ہمیں موت کے وقت اس دنیا ہی میں چھوڑنے پڑیں گے۔

(۲۱) عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔

(۲۲) مجھے دوستوں میں ہم رائے دوست محبوب ہے جو میری کوتاہیوں سے چشم پوشی کرتا ہے۔

(۲۳) اہل مروت کے لیے دنیا میں آرام طلب کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ

ایسے لوگ تمام زمانہ مصیبت میں رہتے ہیں۔

(۲۴) اے شخص! اگر اللہ نے تجھے تیری منشا کے مطابق پیدا کیا ہے تو واقعی مظلوم ہے اور اگر اس نے تجھے اپنے ارادہ قدرت کے تحت پیدا کیا ہے تو پھر اس کی مرضی ہے جو کرے۔

(۲۵) اے بھائی! یہ دنیا لغزش کی جگہ اور رسوا کرنے والا گھر ہے اس کی آبادی ویرانی کی طرف اور اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جارہے ہیں اس کی قلیل چیز بھی جدا ہونے والی ہے اس کا تمول مفلسی کی طرف رواں دواں ہے اس کی کثرت قلت ہے اور اس کی مفلسی میں مالداری ہے اللہ کی طرف توجہ کر اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی ہو جا جنت کو دنیا میں گروی نہ رکھو کیونکہ تیری زندگی ڈھلتا ہوا سایہ ہے اور گرتی ہوئی دیوار لہذا عمل زیادہ کر اور امیدیں کم کر دے۔

امام محمد احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اخلاص کہتے ہیں اعمال کے آفات کے نجات پاتے کو یعنی جو عمل کرے اس میں اس کی آفت جو ریا ہے وہ قطعاً نہ ہو اور دکھاوے کا کوئی حصہ تیرے عمل میں نہ آئے۔

(۲) اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کر لینا اور اس کی رزاقی پر یقین واثق کر لینا توکل ہے۔

(۳) اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا رضا ہے۔

(۴) خوفِ خدا نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا ہے اب مجھے کھانے پینے کی خواہشات نہیں ہوتیں۔

(۵) تم اپنے مذہبی معاملات کسی دوسرے کی تقلید نہ کرو۔

(۶) اگر ایک شخص کسی محتاج کو کھانا دینے سے انکار کر دے اور وہ بھوک سے مر جائے تو اس شخص پر اس کی دیت واجب ہے کیونکہ وہ محتاج کی موت کا ذریعہ اس طرح بنا کہ اس نے اسے کھانا دینے سے انکار کر دیا تھا۔

(۷) گداز قلب صرف اکلِ حلال سے پیدا ہو سکتا ہے۔

(۸) ایمان نام ہے قول و عمل کا وہ گھٹ بھی سکتا ہے اور بڑھ بھی سکتا ہے۔

(۹) نیکوکاری تمام تر ایمان ہی ہے اور معاصی سے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۱۰) آدمی اسلام سے صرف اس وقت خارج ہوتا ہے جب وہ خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ کسی اور کو شریک کرے یا خدا تعالیٰ کے فرض کیے ہوئے فرائض میں سے کسی فریضہ کی بجا آوری کو از روئے سرکشی بروئے عمل نہ لائے۔

(۱۱) مسلمان کے کسی عمل کو پیش نظر رکھ کر ہم اس کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے ہم یہی کہ سکتے ہیں کہ مرد صالح کے لیے بھلائی کی امید رکھیں اور گنہگار کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خائف رہیں اور اس کے لیے بھی رحمت الٰہی کی امید رکھیں رکھیں۔

(۱۲) جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے کہ اس سے گناہ سرزد ہوا ہو لیکن وہ اس پر مصر نہ ہوا اور توبہ کر چکا ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(۱۳) اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ترک پر کفر عائد ہوتا ہو سوائے ترک نماز کے۔

(۱۴) جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور اس کا قتل جائز ہے۔

(۱۵) جب کسی شخص کے دوست مر جائیں تو وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔

(۱۶) جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی حدیث رد کرتا ہے وہ ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے۔

(۱۷) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں لکھی جس پر خود بھی عمل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

(۱۸) وہ شخص کتنا اچھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شہرت نہیں دی۔

(۱۹) میں چاہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ جا کر وہاں کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں چھپ کر بیٹھ رہوں تاکہ میرا کسی کو پتہ نہ چلے۔

(۲۰) خبردار! کسی ایسے مسئلے میں سخن طرازی نہ کرنے لگنا جس میں تمہارا کوئی امام اور رہبر نہ ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جب کسی نے لونڈی خریدی اور اسے پتہ چلا کہ وہ مغنیہ ہے تو اسے لونڈی واپس کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۲) میں انسان ہوں غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح بات بھی کہتا ہوں لہذا میرے فیصلے پر اچھی طرح غور کرو اگر وہ کتاب وسنت کے مطابق ہو تو اسے اختیار کرو اگر وہ اس کے موافق نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۳) اگرچہ مجھ میں کوڑے کھانے کی طاقت نہیں ہے تاہم میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ہر اس مسئلہ پر جو میں نے اپنی رائے سے بیان کیا ہو ایک کوڑا مارا جائے۔

(۴) زہد کے مراتب تین ہیں ترکِ حرام یہ عوام کا زہد ہے، حلال چیزوں میں سے غیر ضروری کو ترک کرنا یہ خواص کا زہد ہے اور خدا سے غافل کرنے والی چیزوں کا ترک کرنا یہ عارفین کا زہد ہے۔

(۵) علم بکثرت حکایت کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ علم وہ ہے جو عالم کو مفید ہو اور وہ اس پر عامل ہو۔

(۶) جس بات کا علم ہو صرف وہی بیان کرو اور جس بات کا علم نہ ہو اس پر خاموش رہو۔

(۷) انسان کا سب سے بڑا بوجھ غصہ ہے۔

(۸) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حال میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ دین کامل ہو چکا تھا لہذا آثارِ نبوی کی پیروی کرو نہ کہ رائے کی۔ رائے پر چلو گے تو ممکن ہے کہ تم سے زیادہ قوی رائے والا آجائے اور تمہیں اس کی پیروی کرنا پڑے اسی طرح جب جب ایسے آدمی ملتے جائیں گے تو تمہاری روش بھی بدلتی رہے گی یہ صورت کسی ناممکن العمل ہے۔

(۹) جس بات کا علم حاصل ہو اسی کو بیان کرو اور جس بات کا علم نہیں اس پر خاموش رہو۔ خبردار لوگوں کی واہ واہ کے لیے اپنے گلے میں قلاوہ نہ ڈالو۔

(۱۰) علم حسن جمیل ہے ایک ایسا رفیق جو ہمہ وقت تمہارے ساتھ ہے تم بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اپنے نفس کا اطاعت و بندگی کر کے مقابلہ کرو۔

(۲) ریاضت، شب بیداری قلیل گفتگو، لوگوں کی تکالیف برداشت کرنا اور کم کھانے کا نام ہے۔ کم کھانے سے شہواتِ نفسانی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ بہت کھانا دل کی سیاہی اور اسے گرفتار ظلمت کرنا ہے جبکہ بھوک حکمت کا نور ہے اور سیر ہونا اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔ کم سونے سے خیالات پاکیزہ ہوتے ہیں۔ کم بولنے سے انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے اور تکالیف برداشت کرنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۳) دنیا شیطان کی دکان ہے اس میں سے کچھ نہ لو اگر تم نے کچھ لے لیا تو شیطان تلاش کرتا ہوا تم تک پہنچ جائے گا۔

(۴) دانا تین ہیں (۱) جس نے دنیا کو چھوڑنے سے پہلے دنیا کو ترک کر دیا۔ (۲) قبر میں جانے سے پہلے اسے بنا لیا (۳) بارگاہ رب العزت میں حاضری سے پہلے اسے راضی کر لیا۔

(۵) دنیا کی تمنا ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روک دیتی ہے چہ جائیکہ انسان سراپا دنیا ہی کا ہو جائے۔

(۶) فقراء سے تمہاری محبت رسولوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے ان کی مجالس میں آنا نیکوں کی اور ان کی دوستی سے

دور بھاگنا منافقوں کی علامت ہے۔

⑦ روپیہ پیسہ بچھو ہیں اگر تمہیں اس کے کاٹے کا منتر نہ آتا ہو تو اسے ہاتھ نہ لگاؤ اگر اس نے تجھے ڈنک مار دیا تو اس کا زہر تجھے ہلاک کر دے گا اس کا منتر حلال سے کمانا اور صحیح کام میں خرچ کر دینا ہے۔

⑧ دو مصیبتیں ایسی ہیں کہ ان جیسی مصیبتیں اگلے پچھلے لوگوں نے نہیں سنی ہیں وہ ہے موت کے وقت بندے کا مال پر افسوس کرنا (یعنی مرتے وقت) اس سے تمام دولت چھن جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ اسے تمام دولت کا حساب اللہ تعالیٰ کو دینا پڑتا ہے۔

⑨ بندے کا بغیر طلب کیے رزق پا لینا اس بات کی دلیل ہے کہ رزق کو بندے کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے۔

⑩ ہم نے تین چیزوں کو گم کیا ہے پھر ہم نے انہیں نہیں دیکھا اور جوں جوں دن گزرتے جاتے ہیں ان کا فقدان فزوں ہوتا جاتا ہے حسین چہرہ جو پاکباز ہو۔ سچی بات جس میں دیانت کی جھلک نمایاں ہو اور بہترین بھائی چارہ جس میں وفا ہی وفا ہو۔

⑪ شیطان فارغ ہے اور تو مشغول ہے وہ تجھے دیکھتا ہے مگر تو اسے نہیں دیکھتا تو نے اسے بھلایا ہوا ہے مگر اس نے

تجھے نہیں بھلایا اور تیرے اندر بھی شیطان کے کئی یار و مددگار ہیں اس لیے اس سے محاربہ اور اس کو مغلوب کرنا بہت ضروری ہے ورنہ تو اس کی شرارتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

(۱۲) دنیا کی امیدیں انسان کو ہر نیک کام سے کاٹ دیتی ہیں اور طمع و لالچ ہر حق سے انسان کو روک دیتا ہے اور صبر ہر بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نفسِ امارہ ہر شر اور برائی کی طرف بلاتا ہے۔

(۱۳) ترکِ عبودت ضلالت ہے اور خوف ورجاء ایمان کے ستون ہیں۔

(۱۴) عاقل کی دنیا طلبی جاہل کے ترک دنیا سے بہتر ہے۔

(۱۵) جو سوچے بغیر بات کرے پشیمان ہوتا ہے جو سوچنے کے بعد بات کرے سلامت رہتا ہے۔

(۱۶) دنیا خواب ہے اور آخرت بیداری۔ اگر انسان خواب میں روئے تو بیداری میں ہنستا ہے پس تم دنیا میں خوفِ الٰہی سے رونا اختیار کرو تاکہ آخرت میں ہنسو۔

(۱۷) پناہ مانگتا ہوں اس زاہد سے جو اپنے معدے کو دولت مندوں کے کھانوں سے خراب کرے۔

(۱۸) دنیا جائے اشغال و اعمال ہے اور آخرت مقامِ خوف وہول

اور بندہ ہمیشہ اعمال اور خوف میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ٹھہرنے کا مقام یا جنت ہوتی ہے یا جہنم بن جاتا ہے کہ اس میں پڑا روتا رہے۔

(۱۹) توبہ کے بعد ایک گناہ بدتر ہے بہ نسبت ستر گناہوں کے جو توبہ سے پہلے ہوں۔

(۲۰) معصیت خوش خلقی کے مقابلے میں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(۲۱) جتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے اتنا ہی لوگ تم سے ڈریں گے جتنا تم اللہ تعالیٰ سے دوست بنو گے اتنا ہی لوگ تمہیں دوست بنائیں گے۔ جتنا تم اللہ تعالیٰ کے کام میں مشغول رہو گے لوگ تمہارے کاروبار میں مشغول رہیں گے۔

(۲۲) ولی یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست منافقت نہیں کرتا جس کا ظاہر کچھ اور ہو باطن کچھ اور ہو اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔

حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) مصائب عارفین کا چراغ، مریدین کی بیداری، مومن کی اصلاح اور غافلوں کے لیے ہلاکت ہیں مومن مصائب پر صبر کیے بغیر ایمان کی حلاوت کو نہیں پا سکتا۔

(۲) تصوف اپنی پسند کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

(۳) کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ تک اس کی توفیق کے بغیر نہیں پہنچا اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء واتباع ہے۔

(۴) بہترین اور عمدہ مجلس، مجلسِ غور وفکر ہے جو توحید کے میدان میں انجام دی جائے اور محبت کے سمندر سے محبت کے جام پینا بہترین شراب اور معرفت کی معطر ہواؤں سے لطف اندوز ہونا سب ہواؤں سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سے اجرِ حسن کی امید رکھنا عمدگی میں بے مثال ہے وہ دل کیسا بہترین ہے جو ان مجالس کا آشنا ہے اور اسے خوشخبری ہو جو محبت کے ان لذیذ ترین جاموں سے کام و دہن کی تواضع کرتا ہے۔

(۵) محبت خدا کی امانت ہے جو محبت کسی عوض پر ہو زائل ہو جاتی ہے جب عوض اٹھ جائے۔

(۶) توبہ کے تین معنی ہیں پہلے ندامت پھر عزم ترک اور آخر ظلم و خصوصیت سے باز رہنا۔

(۷) مجھے نیک خو شخص کے ساتھ صحبت پسند ہے اگرچہ وہ بدکار ہو نہ بدخو کے ساتھ جو ہر چند فصیح و بلیغ ہو۔

(۸) مرد سیرت سے ہے نہ کہ صورت سے۔

(۹) جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو ادب کی شرط گر جاتی ہے۔

(۱۰) خُلق چار چیزیں ہیں سخاوت۔ نصیحت۔ شفقت اور الفت

(۱۱) آزادی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ عبودیت پوری نہ ہو۔

(۱۲) اس شخص کے ساتھ صحبت کرو جو نیکی کر کے بھول جائے اور جو حق اس پر ہو وہ ادا کرے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو پہچانیں۔

(۱۴) سب راستے بند ہیں سوائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے کے جو اس پر چلے منزل کو واصل ہو جاتا ہے۔

(۱۵) علماء کا تمام علم دو حرفوں میں محدود ہے عقیدے کی درستگی اور خدمت میں صرف حق کا لحاظ۔

(۱۶) صادق وہ ہے کہ جب اس کو دیکھو تو ویسا ہی پاؤ جیسا کہ سنا تھا۔

(۱۷) صدیق وہ ہے جس کا صدق افعال، اقوال اور احوال میں ہمیشہ قائم رہے۔

(۱۸) رب تعالیٰ اپنے بندوں سے دو علم چاہتا ہے ایک یہ کہ وہ

اپنی عبودیت کو جانیں دوسرا رب تعالیٰ کی ربوبیت کو پہچانیں۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ نے دنیا سے تعلق رکھنے والوں پر محبت کو حرام کر دیا ہے۔

(۲۰) ہمارے زمانے کا صدیق حاتم اصم ہے۔

(۲۱) بایزید بسطامی ہم میں ایسے معظم ہیں جیسے جماعتِ ملائکہ میں جبرئیل امین۔

(۲۲) تمام علوم کی کنجیاں حضرت ابراہیم بن ادہم رح ہیں۔

حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اپنے نفس کی نگہداشت رکھو اگر تم اسے حق میں نہ لگاؤ گے تو وہ تم کو حق تعالیٰ سے ہٹا دے گا۔

(۲) حق تعالیٰ کے ساتھ رہو جیسا اس نے واجب کیا ہے اس کے فرائض کو ادا کرتے رہو اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت تم کو حاصل ہو گی۔

(۳) اولین و آخرین کے علوم کا خلاصہ چار باتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی صحبت (۲) متاع قلیل یعنی دنیا سے نفرت (۳) کتابِ منزل کا اتباع۔ (۴) تغیر حال کا خوف۔

(۴) خوشحالی اور مبارک ہے ایسے نفس کے لیے جو اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو اور حقیقت کے آفتاب اس کے قلوب میں چمک رہے ہوں۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے حال پر نہ تو راحت اثر کرتی ہے اور نہ رنج اس لیے کہ ولی تو فانی صفت ہوتے ہیں یہ رنج و راحت اُن پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

(۶) خلقِ عظیم یہ ہے کہ جب تم خدا تعالیٰ کو پہچان چکے ہو تو لوگوں کی سختیاں تم پر اثر نہ کریں۔

(۷) خدا کی پناہ کہ میں خدائی یا نبوت کا دعویٰ کروں میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہوں اس کی عبادت کرتا، نماز، روزہ اور نیک کام کی کثرت کرتا ہوں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔

(۸) اپنے نفس کو کسی ایسے کام میں مصروف رکھ جو کرنے کے لائق ہو ورنہ وہ تجھے ایسے کام میں مشغول کر دے گا جو نا کردنی ہوگا۔

(۹) خیالِ حق ایسی چیز ہے جس کی کوئی چیز برابری نہیں کر سکتی۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) محبت نام ہے ارادوں کو ختم کر دینے تمام صفتوں اور حاجتوں کو مردہ کر دینے اور اپنے وجود کو اشارات کے سمندر میں غرق کر دینے کا۔

(۲) علم سارا دو کلموں میں ہے ایک یہ کہ جس چیز کا اندیشہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے اٹھالیا اس میں تکلیف نہ کر دوسرے یہ کہ جو تجھے کرنا ہے اور جو کچھ تجھ پر فرض و لازم ہے اسے ضائع نہ کرے تاکہ دنیا و آخرت میں خوش رہے۔

(۳) فقیر صابر ان شرائط پر کار بند جو صبر کے لیے ہیں، غنی شاکر سے جو شرائطِ شکر پر کار بند ہے، افضل ہے۔

(۴) خضر علیہ السلام نے میری مصاحبت کی خواہش کی لیکن میں نے قبول نہ کیا کیونکہ میں ڈر گیا کہ کہیں اس سے میرے توکل میں خلل پیدا نہ ہو اور میں نے پسند نہ کیا کہ سوائے حق تعالیٰ کے کسی اور کا خطرہ میرے دل میں گزرے۔

(۵) اگرچہ میں نے عبادت بہت کی تھی اور طریق توکل اختیار نہیں کیا تھا لیکن جب میں دنیا سے گیا تو جو کچھ میں نے عبادت کی تھی اس کا ثواب مجھ کو مل گیا لیکن طہارت کی وجہ سے مجھ

کو وہ بلند مقام دیا گیا جو تمام جنت کے مقاموں سے افضل تھا۔

(۶) سب اشیاء کو مجھ سے حاجت ہے لیکن مجھے کسی شے سے حاجت نہیں۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اہل محبت نے الفت پیالہ پیا تو ان پر یہ وسیع زمین تنگ ہو گئی اور شہر تنگ ہو گئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایسے پہچانا جیسے پہچاننے کا حق ہے وہ اس کی عظمت میں سرگرداں اور اس کی قدرت میں حیران ہیں انہوں نے محبت کا جام پیا اور اس کی الفت کے سمندر میں ڈوب گئے اور اس کی بارگاہ میں مناجات سے شیرینی حاصل کی۔

(۲) اے مولا! تیری محبت کی یاد نے مجھے مدہوش کر دیا، کیا تو نے کسی ایسے محب کو دیکھا ہے جو مدہوش نہ ہو۔

(۳) ابتدائے ریاضت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی اپنی آنکھوں میں پھیر لیتا۔

(۴) میں تمہارے نزدیک دیوانہ ہوں اور تم میرے نزدیک ہوشیار ہو۔ میرا جنون شدت محبت محبوب سے ہے اور تمہاری صحت قوت غفلت سے، تو اللہ تعالیٰ میری دیوانگی زیادہ کرے تاکہ میرا تقرب قرب سے اقرب ہو اور تمہاری ہوشیاری زیادہ کرے تاکہ تمہارا بعد موجودہ بعد سے ابعد ہو جائے۔

۵ اس دنیا کے اندر بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنے والا ایسا ہے۔ جیسے اونٹ بٹھانے والا لخ لخ کرتا ہے تو جو شخص دنیا میں غموں سے بچا اور نہ فکروں سے دور رہے وہ عذابِ آخرت سے بہت قریب ہے اور ذلیل ہونے والا۔

۶ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو پا لیا مالدار ہو گیا۔

۷ فقیر وہ نہیں جو مال و متاع سے خالی ہو بلکہ فقیر وہ ہے کہ جس کا دل خواہشات باطل اور طمع سے خالی ہو۔

۸ ہر وہ شخص جس کے کلیجہ میں درد ہے وہ اسی چیز کا طالب ہے جو اس کے درد کو مفید ہو۔

۹ حصولِ صفا افعال و اعمال سے نہیں ہو سکتا۔

۱۰ فقیر وہ ہے کہ جو کسی چیز کے ساتھ سوا ذاتِ باری تعالیٰ کے آرام نہ پکڑے۔

۱۱ عزت اس بندہ کو ملتی ہے جو سچائی کے ساتھ اپنے محبوب کے حضور حاضر ہوا اور ذلت اسے ملتی ہے جو کہ مشاہدہ حق سے اپنے آپ کو غائب کرے۔

۱۲ فقر ایسی صفت ہے کہ خاص مخلوق کے لیے زیبا ہے۔

۱۳ وہ لوگ جو جانتے خاک نہیں اور اپنے جہل پر مصر ہیں وہ مشرک طریقت ہیں۔

۱۴ غنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور فقر اس کی ذات کے لیے

ممنوع ہے۔

(۱۵) تصوف شرک طریقت ہے اس لیے کہ متصوف اپنے دل کو محفوظ کرتا ہے غیر کے دیکھنے سے اور صوفی کی نظر میں وجود غیر معدوم ہے۔

(۱۶) فقر دریائے بلا کا نام ہے اور فقیر کے لیے بلا ہائے فقر ہی عزت ہیں۔

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) لوگ تین باتیں محض زبانی کرتے ہیں مگر اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ (۱) وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں کرتے بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی پر چلتے ہیں۔ (۲) یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور متاع دنیا جمع کیے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے (۳) یہ کہتے ہیں کہ ہمیں آخر تو مرجانا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

(۲) تمہاری گزشتہ واقعات پر حسرت اور آیندہ کی تدبیر کے خیالات نے اس موجودہ ساعت کی برکت کو تباہ کردیا ہے۔

(۳) کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔

(۴) دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ دنیا سے بند کرلے کیونکہ یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔

(۵) عقلمند وہ ہے کہ دنیا سے دستبردار ہو جائے اس سے پہلے کہ دنیا اس سے دستبردار ہو جائے۔

(۶) اپنے تئیں غیبت سے بچو۔ ایسا کام نہ کرو کہ لوگ تمہاری غیبت کریں۔

(۷) اگر تم کسی مرد خدا کو پہچاننا چاہتے ہو تو دیکھو کہ وہ حق تعالیٰ کے وعدے پر زیادہ بے خوف ہے یا مخلوق کے وعدوں پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔

(۸) کوئی گناہ کسی کی رضامندی سے حلال نہیں ہو جاتا۔

(۹) نفس کو مباح چیزوں کی خواہش سے روک ورنہ دنیا اس کی جنت بن جائے گی اور موت اس پر دشوار ہو گی۔

(۱۰) بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرتا ہے اور زندگانی کی امید پر توبہ۔

(۱۱) جب تک آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے وہ نماز میں ہے اگرچہ بازار میں ہو اگر ہونٹ بھی ہلتے ہیں تو اور بھی اچھا ہے

(۱۲) عبادت جو مخلوق کے لیے کی جاتی ہے زمین میں دھنسا دی جاتی ہے اور جو خالق کے لیے کی جاتی ہے وہ آسمان پر چڑھائی جاتی ہے۔

(۱۳) ظالموں اور فاسقوں کے ظلم و فسق کی وجہ سے ان کو دشمن نہ رکھنا منصفِ ایمان کی نشانی ہے۔

(۱۴) جو شخص احسان کرتا ہے اسے چپ رہنا چاہیئے لیکن جس پر احسان کیا گیا ہو اسے بولنا چاہیئے۔

(۱۵) جب غیر محرم پر نظر پڑے آنکھیں بند کر لے تاکہ ثواب حاصل ہو۔

(۱۶) اگر بندہ اپنی ہر ایک غلطی پر ایک کنکر گھر میں ڈال دیا کرے تو اس کا گھر تھوڑے ہی دنوں میں بھر جائے گا۔

(۱۷) جس عالم کو علم سے اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہو اس سے سب ڈرتے ہیں اور جس کا مقصود دنیا ہوتی ہے وہ خود سب سے ڈرتا ہے۔

(۱۸) جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے۔ جس کا ظاہر و باطن برابر ہے وہ عالم ہے اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔

(۱۹) موت سے پہلے توبہ کے لیے آجانا دیر نہیں ہے۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اللہ تعالیٰ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں ہوتی جس کو خلق پر شفقت نہیں ہے۔

(۲) صدق یہ ہے کہ دل باتیں کرے یعنی وہ بات کہے جو دل میں ہو۔

(۳) بہت روو اور مت ہنسو، بہت خوش رہو اور بات نہ کرو۔ بہت دو اور کم کھاؤ، بہت جاگو اور کم سوؤ۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے تمام نام بزرگ ہیں لیکن بندے کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔

(۵) ایک لمحہ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا ہو رہنا خلائق زمین و آسمان کے اعمال سے بہتر ہے۔

(۶) راستے دو ہیں ایک راہ ضلالت ہے اور دوسرا راہ ہدایت وہ جو راہ ہدایت ہے وہ خدا تعالیٰ کا راستہ ہے بندہ کی طرف اور راہ ضلالت ہے وہ بندہ کا راستہ ہے خدا تعالیٰ کی طرف تو جو بندہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچا وہ ہرگز نہیں پہنچا اور جو کہے مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیا گیا وہ یقیناً پہنچ گیا۔

(۷) صدق یہ ہے کہ جو دل میں ہو وہی زبان پر آئے۔

(۸) نماز روزہ اچھی چیز ہے لیکن غرور و حسد دل سے دور کرنا ان کو زیادہ اچھا بنا دیتا ہے۔

(۹) اندر وہ درد پیدا کرو کہ تیری آنکھ سے پانی نکلے کہ اللہ تعالیٰ رونے والی آنکھ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۰) فقر کا قرار بے قراری میں ہے اور نہ راحت جراحت میں ہے۔

(۱۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث وہ شخص ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی اقتداء کرے نہ کہ وہ جو کاغذ سیاہ کرے۔

(۱۲) ایک بات کے لیے ایک ہی بولنے والا کافی ہوتا ہے۔

(۱۳) اعلانیہ گناہ پوشیدہ کی نسبت زیادہ سخت اور اظہار گناہ دوسرا گناہ ہے۔

(۱۴) برائی سے مردوں کو یاد نہ کرو اس لیے کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں۔

(۱۵) مخلوق کی اذیت پر صبر کرنا منجملہ علاماتِ ولایت ہے۔

(۱۶) بشریت انکار کرتی ہے رجوع الا اللہ ہونے سے مگر مصیبت کے وقت۔

(۱۷) سب سے زیادہ وہ دل روشن ہے کہ جس میں دنیا نہ ہو اور سب سے زیادہ سیاہ دل وہ ہے جس میں خلق نہ ہو اور سب سے حلال لقمہ وہ ہے کہ جو اپنی کوشش سے ہو۔

(۱۸) فقیر کا تنفس کسی خواہش کے لیے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے غنی کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۱۹) ایسے آدمی کے پاس مت بیٹھو کہ تم اللہ تعالیٰ کہو اور وہ کچھ اور کہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) وہ شخص جو علم کو دنیا کی عزت و خوشحالی کی غرض سے حاصل کرے وہ عالم نہیں ہے اور دنیاوی عزت وجاہ کی آرزو کرنا جہالت ہی کا حصہ ہے کیونکہ علم سے بڑھ کر بلند مرتبہ والی شے کوئی اور ہے ہی نہیں۔

(۲) غافل علماء وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنا رکھا ہے شریعت میں آسانی کے متلاشی ہیں بادشاہوں کو پوجتے ہیں ظالموں کا دامن پکڑتے ہیں ان کے دروازوں کا طواف کرتے ہیں۔ لوگوں میں عزت وجاہ کو اپنا حق قرار دیتے ہیں اپنے غرور اور تکبر اور عقل مندی پر عاشق ہوتے ہیں۔

(۳) فقیر کی عزت اس میں ہے کہ وہ اپنے جسم کو ذلیل حرکتوں سے بچائے اور حال کو انتشار سے محفوظ رکھے نہ لوگوں کا اس سے واسطہ ہو اور نہ لوگوں سے اسے نسبت ہو یہاں تک کہ وہ لوگوں سے بے نیاز ہو اور اس جہاں کی ملکیت سے اپنے دل کو بوجھل نہ بنائے اور یہ جان لے کہ دونوں جہان فقیر کے ترازو کے پلڑے ہیں مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے۔

(۴) نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا اصل اور سب مجاہدوں کا

کمال ہے۔

(۵) پیغمبر کی بزرگی اور رتبہ کی بلندی صرف معجزہ ہی سے نہیں بلکہ عصمت کی صفائی سے ہے۔

(۶) عارف عالم بھی ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔

(۷) بندہ کے لیے سب چیزوں سے زیادہ مشکل خدا کی پہچان ہے۔

(۸) بوڑھوں کو چاہیے کہ وہ جوانوں کا پاس خاطر کریں کیونکہ ان کے گناہ بہت کم ہیں اور جوانوں کو چاہیئے کہ بوڑھوں کا احترام کریں۔ کیونکہ وہ ان سے زیادہ عابد اور تجربہ کار ہیں۔

(۹) فقر کی معرفت کے لیے دنیا کی سیر سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

(۱۰) دنیا کے ساتھی (ہاتھ پاؤں آنکھیں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں دراصل تیرے دشمن ہیں۔

(۱۱) دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں (۱) توبہ گناہوں کو۔ (۲) جھوٹ رزق کو (۳) غیبت نیک اعمال کو (۴) غم عمر کو۔ (۵) صدقہ بلاؤں کو (۶) غصہ عقل کو (۷) پشیمانی سخاوت کو (۸) تکبر علم کو (۹) نیکی بدی کو (۱۰) عدل ظلم کو۔

(۱۲) سماع بلا ضرورت نہ سننا چاہیے اور نہ اس کا عادی بننا چاہیے۔

(۱۳) ظاہر بغیر امتزاجِ باطن کے منافقت ہے اور باطن بغیر شمول ظاہر کے زندقہ ہے۔

(۱۴) نفس ایک باغی کتا ہے کتے کا چمڑہ جب تک دباغت اور نگ

نہ کیا جائے پاک نہیں ہوتا۔

(۱۵) فقیر وہ ہے جو اپنے آپ کو ذلیل حرکتوں سے بچائے۔

(۱۶) جو آدمی علم حاصل نہیں کرتا اور اپنی جہالت پہ اڑا رہتا ہے مشرک رہتا ہے۔

(۱۷) صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ باقی ہو جائے۔

(۱۸) ہمیشہ یاد رکھو کہ درویش کا درجہ اللہ کی راہ میں بہت بڑا مرتبہ ہے اور درویش کے لیے اس راستے میں بڑے خطرات ہیں۔

(۱۹) صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن پاک اور دوسرے میں سنت رسولؐ ہے۔

(۲۰) مسلسل عبادت و ریاضت سے کشف و مشاہدہ کا مقام ملتا ہے

(۲۱) ساری مملکت کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر ہے۔ عالم جب بے عمل ہوں، حکمران جب بے علم ہوں اور فقراء جب بے توکل ہوں۔

(۲۲) غافل امراء، جاہل درویشوں اور کاہل فقراء کی صحبت سے پرہیز کرنا بھی عبادت ہے۔

(۲۳) غنی کا اسم صرف ذاتِ باری تعالیٰ کے شایان شان ہی ہے اور مخلوق اس نام کی مستحق نہیں ہو سکتی۔

(۲۴) صوفی کو چاہیے کہ وہ اپنے کو اپنے محبوب سے وابستہ

رکھے اور اس غدار اور بے وفا دنیا کے دھندوں سے آزاد رہے کہ یہ دنیا سرائے فسق و فجور ہے۔

(۲۵) علم بے شمار ہیں اور انسانی عمر تھوڑی ہے اس لیے سب علوم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں مگر اس حد تک لازمی ہے جس سے عمل درست ہو جائے۔

(۲۶) جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اُٹھ جاتی ہے

(۲۷) یاد رکھو جو کوئی خرقہ (لباس اولیاء) کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائے گا وہ اپنے لیے آفت خریدے گا۔

(۲۸) رضا کی دو قسمیں ہیں اول اللہ کا بندے سے راضی ہونا دوم بندے کا اللہ سے راضی ہونا۔

(۲۹) مسکین مجرد کو کہتے ہیں اور فقیر صاحبِ توشہ کو۔

(۳۰) دین دار لوگوں کو خواہ وہ کیسے ہی غریب و نادار ہوں حقارت کی نظروں سے نہ دیکھو کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی تحقیر لازم آتی ہے۔

(۳۱) جو شخص قربانی اور ایثار کے جذبے کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔

(۳۲) ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔

(۳۳) علماء کا کام غور و فکر کرنا ہے، جاہلوں کا کام صرف سنی سنائی باتوں کا بیان کرنا ہے۔

(۳۴) جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت ذاتی اغراض کے لیے کرتا ہے وہ اپنی پوجا کرتا ہے اللہ کی نہیں۔

(۳۵) درویش کو لازم ہے کہ وہ بادشاہ کی ملاقات کو سانپ اور اژدھے کی ملاقات کے برابر سمجھے۔

(۳۶) جب تو نے یہ سمجھ لیا کہ مرید کے لیے سب سے اچھی چیز صحبت ہے تو ضروری ہے کہ تو آدابِ صحبت کا لحاظ لازم رکھے اس لیے کہ صحبت کے بغیر مرید کا اکیلا رہنا اسے ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔

(۳۷) نفس امارہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے مابین ایک بدترین پردہ ہے اور نفسِ امارہ ہی تمام قسم کی برائیوں اور شر کا منبع ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) کسی مقصد کے حصول یا سفارش کے لیے جو ہدیہ پیش کیے جاتے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔

(۲) سلف صالحین یعنی صحابہؓ و تابعین کے اقوال و اعمال کو اپنے اوپر لازم کر لو اگرچہ لوگ اس میں تمہارا ساتھ نہ دیں اس کے مقابلے میں اور کسی شخص کی رائے کو خواہ وہ کتنے ہی اچھے اور دلفریب پیرائے میں کیوں نہ پیش کی گئی ہو اہمیت نہ دو اور اس کے قبول کرنے سے پرہیز کرو اس سے دین بھی واضح اور روشن رہے گا اور تم بھی راہ راست پر آجاؤ گے۔

(۳) دنیا میں انسان عمر کی جتنی گھڑیاں گزار رہا ہے وہ سب اس کے سامنے ترتیب سے پیش کی جائیں گی تو زندگی کی جو ساعت اللہ تعالیٰ سے غفلت میں گزار رہی ہے اس کو سخت افسوس ہوگا۔

(۴) سلف صالحین کا یہ حال تھا کہ صبح صادق کے وقت یا اس سے کچھ پہلے ہی سے وہ ذکر و عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ جب طلوع آفتاب کا وقت ہوتا تھا تو سب لوگ جمع ہو کر پہلے قیامت اور اس کی ہولناکی کے بارے میں بات چیت کرتے

تھے پھر تعلیم دین کا چرچا ہوتا تھا۔

⑤ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں سب سے زیادہ کمی مونس و غم خوار بھائی، حلال پیسے اور اتباع سنت کی ہو گی۔

⑥ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ مردہ قبر سے اُٹھنے کے وقت تک موت کی تلخی محسوس کرتا رہے گا۔

یحییٰ برمکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اپنی نیکیوں کے لیے پوشیدہ جگہ بناؤ جیسے برائیوں کیلئے بناتے ہو۔

(۲) نفسانی خواہشات کو ترقی دینے والا ہرگز کسی دوسری ترقی کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔

(۳) راستی سے نیکی کی، مطالعہ سے علم کی، نیک روی سے حسن کی۔ نیک طریق سے خاندان کی، ماپ تول سے غلہ کی، پھیرنے سے گھوڑے کی، غور و پرداخت سے جانوروں کی اور سادہ لباس سے عورت کی عصمت کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۴) عمر کے کسی بھی حصے میں عورت کو اس کی اپنی مرضی پر نہ چھوڑنا چاہیے۔

(۵) بخیل دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔

(۶) عقل مند عالم وہی ہے جو حوادث روزگار سے ایسا ہی بے پرواہ ہو جیسے دریا اپنے میں کنکر پھینکے جانے سے ہوتا ہے

(۷) جس چیز کا دینا طے کر لیا گیا ہے پھر اس کے دینے میں توقف کرنا حد درجہ کی بخیلی ہے۔

(۸) بہترین انسان وہ ہے جو اپنی کامیابی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہو اور مصیبت کے وقت صبر اختیار کرے۔

(۹) دو شخصوں کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں غرق کر دینا چاہیے۔ ایک تو ایسے دولت مند کو جو اپنی دولت میں مستحق لوگوں شامل نہ کرے دوسرے ایسے مفلس کو جو باوجود اس افلاس کے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

(۱۰) میں نے بے شمار چوروں اور جواریوں کو توبہ کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن کسی جھوٹے کو سچ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۱) جو لوگ مال اور دنیا کے طلب گار ہیں اگر وہ زمانے کی سختیاں برداشت نہ کر سکیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامی کا شکوہ نہ کریں۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ کے قوانین سے روگردانی کرنے والے اپنے آپ کو قدرت کے انتقام سے محفوظ نہ سمجھیں۔

(۱۳) جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ ہمارے لیے قابلِ اقتدار ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے ہم ان کے لیے عبرت کا سامان ہیں۔

(۱۴) جو اچھی بات سنو اسے لکھ لو اور جو لکھو اسے اچھی طرح حفظ کر لو اور جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔

(۱۵) جس طرح شہد کی مکھی پھول کو قائم رکھ کر اس میں سے صرف

شہد لے لیا کرتی ہے بالکل اسی طرح حکمران کو لازم ہے کہ وہ رعایا کی حیثیت کو برقرار رکھ کر ان سے محاصل وصول کرے۔

(۱۶) تین دن کے بعد تعزیت کرنا مصیبت کا اعادہ کرنا ہے اور تین دن کے بعد تہنیت کرنا محبت کی نشانی ہے۔

(۱۷) غلاموں کی بے ادبی ان کے مالک کے حلم کی دلیل ہے۔

(۱۸) سچا دوست وہ ہوتا ہے جو براہ راست یا کسی کی سفارش پر دوست کو نفع پہنچائے۔

(۱۹) جس شخص میں سخاوت اور علم غرور و تکبیر کے ساتھ ہو اس سے کہیں بہتر وہ شخص ہے جس میں بخل اور جہل حلم کے ساتھ ہو۔

حکیم لقمان

(۱) غصے میں ہاتھ کی اور دستر خوان پر پیٹ کی حفاظت کر۔

(۲) جو کام کرو اللہ تعالیٰ کے لیے کرو اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔

(۳) کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ۔

(۴) دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ۔ رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر نظر مت ڈال تاکہ نفس کے رنج سے سلامت رہے۔

(۵) اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور نہ ہو جا اس لیے کہ جاہلوں کے کہنے سے مٹی سونا نہیں بن سکتی۔

(۶) اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرے تو دانا کے سپرد کر اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر ورنہ ترک کر۔

(۷) جسمانی صحت سے بہتر کوئی تونگری اور استغنا سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہوتی۔

(۸) اگر کسی سے بات کرے تو آہستہ سے بول کیونکہ آوازوں میں بری سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

(۹) اگر کسی کے ساتھ دوستی کا رشتہ استوار کرنا چاہے تو پہلے یہ کام کر کہ وہ مصیبت کے وقت تیرے کام آئے تو اس کو غصہ میں لا کر آزما اگر غصے کی حالت میں اس کو منصف پائے تو اس کی دوستی پر مائل ہو ورنہ اس سے پرے رہ۔

(۱۰) دنیا چوروں کی کمین گاہ تصور کر کے ہوشیاری اور آگاہی کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے۔

(۱۱) لوہے کا کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا تک نہیں اتار سکتا جب تک خود اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

(۱۲) وہ بات جو تو دشمن سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پوشیدہ رکھ ممکن ہے کہ یہ بھی کسی دن دشمن بن جائے۔

(۱۳) علماء کی صحبت کو غنیمت خیال کر کیونکہ علم دل کو اسی طرح زندہ کرتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو۔

(۱۴) جس مجلس میں اللہ کا ذکر سنے بیٹھ جا شاید اس رحمت میں تجھ کو بھی حصہ مل جائے جس مجلس میں غفلت دیکھے تو اس سے دور بھاگ ایسا نہ ہو کہ تو بھی عقوبت میں گرفتار ہو جائے۔

(۱۵) خدا اور موت کو کبھی مت بھول اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی کو بھول جا۔

(۱۶) جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں سے دور رہ تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے۔

(۱۷) امید زندگی کا لنگر ہے اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔

(۱۸) ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے مگر خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

(۱۹) جو بات لوگوں کو بری معلوم ہو وہ نہ کرو۔

(۲۰) طلوع آفتاب کے وقت نہ سو کیونکہ یہ عبادت کا وقت ہے اس وقت سونا بدبختی ہے۔

(۲۱) اپنے دل پر بھروسہ کر کسی سے محبت یا نفرت کرنے کے معاملے میں محتاط رہ۔

(۲۲) حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

(۲۳) اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا اپنی عزت بچانا ہے۔

(۲۴) کوئی چیز تیرے نزدیک آخرت کی نعمت سے محبوب تر نہ ہو۔

(۲۵) عقل جیسی کوئی دولت نہیں اور جہالت جیسی کوئی غربت نہیں۔

(۲۶) عقل مند کی دوستی اختیار کر کیونکہ اس میں بہت فائدے ہیں

(۲۷) جب خلقت کے پاس آؤ تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۲۸) مصائب سے نہ گھبرا کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

(۲۹) جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔

(۳۰) خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ زبان کے شر سے محفوظ رہے۔

(۳۱) غصہ نہ کر کیونکہ اس کی ابتداء جنون ہے اور انتہا پشیمانی۔

(۳۲) راستے میں بزرگوں کے آگے نہ چل کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔

(۳۳) مردِ کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے اور اگر کسی وجہ سے یہ تیری دسترس سے باہر ہے تو بحالت مخاصمت فرطِ غضب سے درگزر کر کہ تیرا غضب تیرے لیے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

(۳۴) علم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کرے۔

(۳۵) دنیا کی مصیبتوں کو آسان خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔

(۳۶) نیکی کی تکمیل یہ ہے کہ اس کو کر لیا جائے۔

(۳۷) کسی ذکر میں بجز ذکرِ خدا اور کسی خاموشی میں بجز فکر روزِ جزا کوئی خیر و بخوبی نہیں ہے۔

(۳۸) وقت کی اگر قیمت ہے تو وہ اس کا درست استعمال ہے۔

(۳۹) کثیر الفہم اور کم سخن بنا رہ اور خاموشی کی حالت میں بے فکر مت رہ۔

(۴۰) علم و حکمت کے حصول کے لیے ضروری ہے، سچ بولنا، عہد کو پورا کرنا، نظر نیچی رکھنا، مہمان کی عزت کرنا، ہمسائے کی حمایت کرنا اور جس بات سے کوئی فائدہ نہ ہو اس کو چھوڑ دینا۔

(۴۱) محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کر دیتی ہے۔

(۴۲) جو اپنے آپ کو پہچانے اس کو تو بھی پہچان۔

(۴۳) بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔

(۴۴) کھانا اور سونا کم کرو کیونکہ جو شخص زیادہ کھاتا اور زیادہ سوتا ہے وہ قیامت کے دن اعمال صالحہ سے خالی ہاتھ ہوگا۔

(۴۵) موت ایسی چیز ہے جس کا حال معلوم نہیں کہ کب آکر مسلط ہو جائے اس کے لیے پہلے پہلے تیاری کرے کہ وہ دفعتہً آجائے۔

(۴۶) یہ دنیا بہت گہرا سمندر ہے اس میں بہت لوگ غرق ہو گئے ہیں اس سے گزرنے کے لیے خوفِ خدا کی کشتی بنا جس میں بھرا ؤ ایمان خداوندی کا ہو اور اسے توکل کے راستوں پر چلا تاکہ نجات پا جائے ورنہ نجات کی کوئی صورت نہیں ہے۔

(۴۷) اے بیٹے! دنیا کو آخرت کے لیے بیچ دے دونوں طرف سے نفع اٹھائے گا اور آخرت کو دنیا کے لیے نہ بیچ کہ دونوں طرف سے نقصان میں رہے گا۔

(۴۸) اے بیٹے! اگر تو نے دنیا سے بے توجہی برتی اور آخرت کی طرف متوجہ رہا تو ایسے گھر کے قریب پہنچ گیا جو اس

گھر سے باہر رہنا بہتر ہے۔

(۴۹) بوسیدہ کپڑوں کی وجہ سے کسی کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ اس کا اور تمہارا رب ایک ہے۔

(۵۰) طویل تنہائی دائمی غور و فکر عطا کرتی ہے اور طویل تفکر جنت کا راستہ ہے۔

(۵۱) اے بیٹے! میں سب سے پہلے تجھے تیرے نفس سے ڈراتا ہوں کیونکہ ہر نفس کی خواہشات اور آرزوئیں ہیں اگر تو ان کو پورا کر دے گا تو وہ اپنی خواہشات کو طویل کر دے گا اور تجھ سے تمام خواہشات کو پورا کرنے کی طلب کرے گا بلاشبہ شہوت دل میں اس طرح پوشیدہ ہوتی ہے جیسے پتھر میں آگ اگر تو پتھر پر چقماق مارے گا تو آگ نکلے گی ورنہ نہیں۔

(۵۲) عقل مند کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں سے بچے کی طرح ہو اور جب قوم میں ہو تو جوانوں کی طرح سے ہو۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک کہ خاموشی نہیں ہو جاتی۔

(۲) میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بعد اس شخص سے ڈرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

(۳) اگر روزی عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکے مر جاتے۔

(۴) بوجھ اٹھانے والے بیل اور گدھے، لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

(۵) اگر کوئی مانگنے والا عاجزی سے تجھ سے مانگے تو اس کو دے دو ورنہ کوئی ظالم تجھ سے زور سے لے گا۔

(۶) جو شخص بروں کی صحبت میں بیٹھے اگرچہ ان کی عادات اختیار نہ کرے برا ہی کہلائے گا جس طرح کہ اگر کوئی شخص شراب کی بھٹی پر جا کر نماز پڑھے تو وہ شراب خور ہی کہلائے گا۔

(۷) کمزور پر زور کرنا شرافت نہیں ہے کیونکہ جو پرندہ چیونٹی سے دانہ چھینے وہ کمینہ ہوتا ہے۔

(۸) کسی عزیز دوست کے سامنے بد نصیبی کی وجہ سے منہ بگاڑ

کر نہ جا ورنہ تو اس کا جینا بھی تلخ کر دے گا ضرورت میں
بھی اگر تو جائے تو شگفتہ رو ہنستا ہوا جا اس لیے کہ ہنس
مکھ آدمی کا کام نہیں رکتا۔

⑨ زمانے کی گردش سے دل شکستہ ہو کر نہ بیٹھ اس لیے کہ
صبر اگرچہ کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہے۔

⑩ بے نماز کو قرض نہ دو خواہ فاقہ سے اس کا منہ کھلا ہوا ہو اس
لیے کہ جو خدا کا قرض ادا نہیں کرتا اسے تیرے قرض کی فکر
بھی نہ ہو گی۔

⑪ جو شخص اپنے سے بڑے عالم سے اس لیے بحث کرے
کہ لوگ اس کو عالم سمجھیں تو وہ سمجھ لیں گے کہ وہ جاہل ہے۔

⑫ جو شخص اپنی تعریف پر خوش ہوتا ہے اور خوشامد پسند کرتا
ہے پرلے درجے کا بے وقوف ہے۔

⑬ کسی بادشاہ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا، کیا میں تمہیں کبھی یاد
آتا ہوں تو اس نے جواب دیا، ہاں! جب میں اللہ تعالیٰ
کو بھول جاتا ہوں۔

⑭ اگر تو کسی ایک شخص کی بھی تکلیف دور کر دے تو یہ زیادہ
بہتر کام ہے بہ نسبت اس کے کہ تو حج کو جائے اور راستے
کے ہر پڑاؤ پر ایک ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا جائے۔

⑮ اگر کسی فقیر کے پاس ایک روٹی ہوتی ہے تو وہ آدھی روٹی

خود کھاتا ہے اور آدھی کسی غریب کو دے دیتا ہے لیکن اگر بادشاہ کے پاس ایک ملک ہوتا ہے تو وہ ایک اور ملک چاہتا ہے۔

(۱۶) اگر اللہ تعالیٰ کنجوس آدمی کی خواہشات پوری کرنے لگے، اگر قسمت اس کی غلام ہو جائے، اگر اس کے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ جائے اور ساری دنیا اس کے قبضے میں آ جائے تو بھی کنجوس آدمی اس قابل نہیں ہے کہ تو اس کا نام لے۔

(۱۷) اپنا راز دوست سے بھی نہ کہو خواہ دوست مخلص ہو کیا خبر کہ ایک دن وہ دشمن بن جائے اسی طرح ہر وہ تکلیف جو تم دشمن کو پہنچا سکتے ہو نہ پہنچاؤ اس لیے کہ ہو سکتا ہے یہی دشمن ایک دن تمہارا دوست بن جائے۔

(۱۸) برائی کا بدلہ برائی سے آسان ہے اگر تو جواں مرد ہے تو برائی کا بدلہ احسان سے دے۔

(۱۹) دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں لیکن دو کتے ایک مردار پر گزارہ نہیں کر سکتے اسی طرح لالچی ایک دنیا حاصل کر کے بھی بھوکا ہے اور قناعت کرنے والا ایک روٹی سے بھی سیر ہو جاتا ہے۔

(۲۰) مال کی زکوٰۃ نکالتے رہو اس لیے کہ جب باغبان انگور کی بے کار شاخیں تراش دیتا ہے تو اس پر زیادہ انگور آتا ہے۔

(۲۱) اگر بدقسمتی سے تیرا مال چوری ہو جائے تو حوصلہ سے کام لے اس لیے کہ خواہ تو عاجزی کرے خواہ فریاد، چور تیرا مال واپس نہیں کرے گا۔

(۲۲) کائنات میں انسان بظاہر اشرف المخلوقات ہے اور کتا ذلیل ترین موجودات لیکن عقل مندوں کے نزدیک یہ مسلم ہے کہ حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

(۲۳) گناہ جس سے بھی صادر ہو بڑا ہے اور علماء سے اس کا صادر ہونا تو بہت ہی بُرا ہے اس لیے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے اور ہتھیار بند کو جب اسیر کر لیتے ہیں تو وہ زیادہ شرمندہ ہوتا ہے۔

(۲۴) جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔

(۲۵) ملک کی رونق داناؤں سے ہے اور دین کا کمال پرہیز گاروں سے۔ بادشاہ داناؤں کی نصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں۔ جس قدر دانا بادشاہوں کے تقرب کے۔

(۲۶) جب پیٹ خالی ہوتا ہے تو جسم روح بن جاتی ہے اور جب وہ بھرا ہوا ہوتا ہے تو روح جسم بن جاتی ہے۔

(۲۷) وہ شخص سچ مچ کا عقل مند ہے جو غصہ کی حالت میں بھی بری بات منہ سے نہیں نکالتا۔

(۲۸) جس کا لباس پاک اور عادت ناپاک ہے اس کے لیے جہنم کے دروازے کے لیے چابی کی ضرورت نہیں۔

(۲۹) اگر کسی چوپائے پر کتابیں لدی ہوں تو وہ نہ تو محقق ہو جاتا ہے اور نہ دانش مند۔

(۳۰) جو راز تو چھپانا چاہتا ہے کسی سے نہ کہہ خواہ دوست ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس دوست کے بھی دوست ہوں گے اور اس طرح سلسلہ چل نکلے گا اور بات پھیل جائے گی۔

(۳۱) جس کے سر میں غرور ہوا اس کے بارے میں ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ سچی بات سن لے گا۔

(۳۲) جو ذاتِ باری تعالیٰ تجھے مالدار نہیں بنا رہی وہ تیری مصلحت تجھ سے بہتر جانتی ہے۔

(۳۳) عاجزوں کا حال وہی شخص جانتا ہے جو خود اپنے حالات میں عاجز آگیا ہو، جو راحت اور عیش میں جیا اسے کیا معلوم کہ بھوکے پر کیا بیتی ہے۔

(۳۴) شاہی خلعت اگر قیمتی ہے لیکن اپنا پرانا لباس اس سے زیادہ باعزت ہے اور بڑوں کا دسترخوان اگرچہ لذیز ہے مگر اپنی جھولی کے ٹکڑے اس سے زیادہ مزیدار ہیں۔

(۳۵) یہ ضروری نہیں کہ جو آدمی بظاہر نیک ہو اس کی سیرت بھی اچھی ہو معاملہ کا تعلق باطن سے ہے نہ کہ چھلکے سے۔

(٣٦) مشک وہ ہے جو اپنی خوشبو سے اپنا پتہ خود دے نہ کہ عطار بتائے کہ یہ مشک ہے۔

(٣٧) دو دشمنوں کے درمیان تمہارا وطیرہ ایسا ہونا چاہیئے کہ کل کو اگر وہ دوست بن جائیں تو تمہیں شرمسار نہ ہونا پڑے۔

(٣٨) عقل مند بولنے سے پہلے سوچتا ہے، احمق بولنے کے بعد سوچتا ہے کہ کیا کہہ گیا ہوں۔

(٣٩) جتنے دن زندہ رہو اسے غنیمت سمجھو اور اس سے پہلے کہ لوگ تمہیں مردہ کہیں نیکی کر جاؤ۔

(٤٠) جو آدمی اچھے وقتوں میں بھلائی نہیں کرتا وہ بُرے وقتوں میں دکھ اٹھاتا ہے۔

(٤١) اگر تیری کوشش سے کوئی بہتر بات سامنے آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سمجھ نہ کہ اپنی کوشش سے۔

(٤٢) موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور گرد آسمان پر چڑھ جائے تو بھی بے قیمت ہے۔

(٤٣) جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا داناؤں کے نزدیک وہ اور کسی کا بھی دوست نہیں ہوتا۔

(٤٤) اگر بڑائی چاہتے ہو تو بخشش کرو کیونکہ جب تک دانہ نہ بکھیرو گے وہ نہ اُگے گا۔

(٤٥) بدعقیدہ شاگرد مفلس عاشق کی مانند ہے، رستہ کی پہچان نہ

رکھنے والا مسافر بے پر کا پرندہ ہے۔ بے عمل عالم بے پھل کا درخت ہے اور جاہل عبادت گزار بغیر دروازے کا گھر ہے

۴۶ لوگوں کے چھپے عیب ظاہر نہ کرو کیونکہ تو ان کو ذلیل کرے گا اور خود کو بھروسے کے ناقابل۔

۴۷ لوگوں کو ستانے والے سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہے اس لیے کہ مصیبت کے وقت اس کا کوئی دوست نہیں ہے

۴۸ اگر انسان رنج و مسرت کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں تلے آجائے۔

۴۹ آرام و آسائش، راحت و سکون، جنت الفردوس میں ہے لیکن لوگ اس فانی دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔

۵۰ نہ اتنی سختی کرو کہ لوگ تم سے بیزار ہو جائیں اور نہ ہی اتنی نرمی کہ تم پر دلیر ہو جائیں۔

۵۱ نادان کے لیے خاموشی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اگر وہ یہ بات جان لیتا تو نادان نہ رہتا۔

۵۲ وہ گناہ گار جو دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے اس عبادت گزار سے اچھا ہے جو مغرور ہے۔

۵۳ سچائی اللہ تعالیٰ کے راضی ہوتے کا سبب ہے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ سیدھے راستے پر چلتے ہوئے بھٹک گیا ہو۔

(۵۴) دو شخص مر گئے اور حسرت ساتھ لے گئے ایک تو وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وہ جس نے جانا اور عمل نہ کیا۔

(۵۵) جسم کی طاقت خوراک سے نہ سمجھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تیری پرورش کرتی ہے۔

(۵۶) لالچی کے لیے اپنا دروازہ نہیں کھولنا چاہیئے اگر کھل گیا تو پھر سختی سے بند نہ ہو گا۔

(۵۷) جس کو بچپن میں ادب نہ سکھاؤ گے بڑے ہو کر اس میں بھلائی نہ ہو گی۔

(۵۸) بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے باہر آتی ہے جب وہ خود زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

(۵۹) دو انسان ملک اور دین کے دشمن ہیں ایک وہ بادشاہ جس میں حلم بردباری نہ ہو اور دوسرا وہ عابد جس میں علم نہ ہو۔

(۶۰) جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔

(۶۱) بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جس کو نہ سر کا خوف ہو نہ دولت کی تمنا۔

۶۲ اگرچہ کوئی بے موت نہ مرے گا لیکن تو اژدہوں کے منہ میں نہ جا۔

(۶۳) اگر دولت مند بننا چاہتے ہو تو سوائے قناعت کے کچھ طلب

۶۳ نہ کرو کہ یہی سب سے عمدہ دولت ہے۔

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) موت کو یاد رکھنا نفس کے تمام امراض کی دوا ہے۔

(۲) ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑ دیتا ہے اور اپنی عاقبت

(۳) اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے

(۴) بدگمانی تمام فوائد کو بند کر دیتی ہے۔

(۵) جسے کوئی مصیبت نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔

(۶) نعمت تجھے اپنا پابند نہ بنائے کہ منعم سے غافل کر دے۔

(۷) گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے

(۸) خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش کرو۔

(۹) غربت پر راضی رہنا بے انتہا ثواب کا موجب ہے۔

(۱۰) جس عمل میں تجھ کو حلاوت نہ آئے سمجھ لے کہ وہ عمل کیا ہی نہیں۔

(۱۱) ابتداء کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا اللہ تعالیٰ کا۔

(۱۲) مستحق سائل اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

(۱۳) خلوت میں خاموشی مردانگی نہیں، جلوت میں چپ رہ۔

(۱۴) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ہم نشین ہیں۔

(۱۵) غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ پھر جائیکہ تو خود کوئی فضول بات کرے۔

(۱۶) بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہے۔

(۱۷) تو کوشش کر کہ گفتگو کا آغاز تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔

(۱۸) تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔

(۱۹) تو اس وقت تک طالب صادق نہیں جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسائے کو اپنے نفس پر ترجیح نہ دینے لگے۔

(۲۰) تیری غفلت کی نشانی اہلِ غفلت کے پاس بیٹھنا ہی ہے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت فقر و فاقہ سے ملی جلی ہوتی ہے۔

(۲۲) جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔

(۲۳) عاقل پہلے دل سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

(۲۴) تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں۔

(۲۵) شکستہ قبروں میں غور کرو کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

(۲۶) اللہ تعالیٰ کا مقرب وہی ہے جو مخلوقِ خدا پر شفقت کرتا ہے

(۲۷) کفرانِ نعمت اور خود ستائی قربِ حق کی ضد ہے۔

(۲۸) بجز اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کے گھر سے باہر مت نکلو۔

(۲۹) ہماری غیبت کرنے والے ہماری فلاح ہیں کہ ہمیں خراج دیتے ہیں یعنی اپنے تمام اعمالِ صالحہ ہمارے نام منتقل کرا دیتے ہیں۔

(۳۰) دنیا کی محبت سے خاصانِ خدا کو پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔

(۳۱) اسے دیکھو جو دیکھتا ہے، اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اس کی سنو جو تمہاری سنتا ہے اپنا ہاتھ اسے دو جو تھامنے کے لیے تیار ہے۔

(۳۲) جو شخص اپنے نفس کا علم نہیں ہو سکتا دوسرے کا کس طرح ہو گا۔

(۳۳) جو شخص آسودہ حال ہمسائے سے حسد کرتا ہے وہ قسامِ رزق کی حکمت کا منکر ہے۔

(۳۴) اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے۔

(۳۵) بہت سے دولت مند اسیرِ حرص ہونے کی وجہ سے مفلسِ عریاں ہیں۔ حقیقی بہادر وہ ہے جو لالچ کے دیو کو پچھاڑنے کے بعد متاعِ دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔

(۳۶) دوسروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

(۳۷) اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے وہ سب کو تمہارے حوالے کر دے گا۔

(۳۸) تعجب ہے اس شخص پر جو آخرت پر ایمان رکھے اور پھر گناہ بھی کرے۔

(۳۹) جس نے دکھاوے کے لیے عمل کیے اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

(۴۰) غربت گناہوں سے بچاتی ہے اور تونگری گناہوں کا جال ہے غربت کو اپنا محافظ سمجھو۔

(۴۱) تو مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے۔ پیس گے دوسرے اور حساب دے گا تو۔

(۴۲) امیروں کے ساتھ عزت و غلبہ سے مل اور فقیروں سے عاجزی اور فروتنی کے ساتھ۔

(۴۳) نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھنا اور پھر یوں کہنا کہ مجھے ان کی طرف مطلق توجہ نہیں ہوتی جھوٹ ہے اس بات میں نہ تو شرافت ہی تیری موافقت کرتی ہے اور نہ ہی عقل سلیم اس سے مطابقت رکھتی ہے۔

(۴۴) اے ابنِ آدم! اللہ سے اتنا تو شرما جس قدر تو اپنے دیندار ہمسائے سے شرماتا ہے۔

امام محمدؒ غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

① جو شخص چار چیزوں کے بغیر چار چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

(۱) جو جنت کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر نیکی نہیں کرتا۔

(۲) جو شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر علماء اور صلحاء کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳) جو آگ سے ڈرنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر گناہ نہیں چھوڑتا۔

(۴) جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر تکالیف کی شکایت کرتا ہے۔

② خالص سونا کھوٹے سکوں کے ساتھ اکٹھا ہونے سے کھوٹا نہیں ہو جاتا جس طرح کہ کھوٹا سکہ اگر سونے کے پاس پڑا رہے تو سونا نہیں بن جاتا اور یہی حال حق اور باطل کا ہے

③ دلائل کے ذریعہ جو یقین حاصل ہو اُسے علم کہا جاتا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خبر رہنا زہر قاتل ہے اور خواہشات کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دل کا بہت بڑا مرض ہے۔

⑤ صحت بدن کے لیے باعث سعادت ہے اور مرض بدن کے لیے باعث ہلاکت۔

(۶) عبادت سے روکنے والی اصل میں چار چیزیں ہیں۔

(۱) دنیا۔

(۲) لوگوں سے میل جول۔

(۳) شیطان

(۴) نفس

(۷) عبادت کی دیوار علم پر ہی قائم ہوتی ہے۔

(۸) جس شخص پر اللہ کا خاص احسان ہوتا ہے اُسے ہی دین کا معلم بننے کا شرف عطا ہوتا ہے۔

(۹) جو شخص علم نہ سیکھے وہ عبادات اور ان کے ارکان ٹھیک طریقہ سے ادا نہیں کر سکتا۔

(۱۰) اے عبادت کے طالب! تجھ پر عبادت میں مشغول ہونے سے قبل اپنے گناہوں سے توبہ کرنا لازم ہے۔

(۱۱) صرف ندامت کو توبہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ گناہوں پر پشیمانی بندہ کے اختیار و قدرت میں نہیں۔

(۱۲) توبہ میں تاخیر کرنا سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔

(۱۳) اگر تم اپنے اندر بزرگوں کی سیرت پیدا کرنے کے لیے آرزو مند ہو تو زمانے کے مصائب و حوادث برداشت کر کے اپنے اندر نرمی اور تواضع کو مضبوط کرو۔

(۱۴) ہر تکلیف کے وقت نفس میں سنجیدگی اور قوت برداشت

پیدا کرو۔ دل کو صابر بناؤ اگرچہ وہ اس سے مانع ہے۔

(۱۵) دن کو بغیر احسان جتائے نیک کاموں میں لوگوں کے ہاتھ بٹاتے رہو اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارو۔

(۱۶) عالم دین پر لازم ہے کہ ظاہر میں تو لوگوں سے ملا رہے مگر دل سے ان سے بالکل الگ رہے۔

(۱۷) دعوت قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق مت کرو۔ راہ دور ہونے کی وجہ سے دعوت رد نہ کرو۔

(۱۸) فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا بلکہ اس کے قبول کرنے کا خود احسان مند ہو۔

(۱۹) عورت کی بد خلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کے برابر ثواب پائے گا۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ عقل و عدل پر مبنی ہوتا ہے اس لیے کبھی بھی حرفِ شکایت ہونٹوں پر نہ لاؤ۔

(۲۱) غصہ شمع انسانیت کو بجھا دیتا ہے۔

(۲۲) عورت میں ایک کمزوری ہے جس کا علاج تحمل ہے اسے رنج نہ دینا چاہیے بلکہ اس کا رنج سہنا چاہیے۔

(۲۳) بھوک سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔

(۲۴) خاموشی بجائے خود ایک عبادت ہے۔

(۲۵) بد خلقی سے دشمنی پیدا ہوتی ہے اور دشمنی سے بدکاری۔

(۲۶) زندگی ایک مسافر ہے جس کا آغاز مہد اور اختتام لحد ہے۔ اس سفر میں سال منازل مہینے فرسنگ ایام سنگ ہائے میل اور ہر سانس ایک قدم ہے۔

(۲۷) انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔

(۲۸) اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا حماقت ہے۔

(۲۹) تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

(۳۰) محتاجوں سے مہنگا خریدنا احسان ہیں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔

(۳۱) تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں حرص۔ حسد اور غرور۔

(۳۲) کلام میں نرمی اختیار کر کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

(۳۳) تم آئینہ دیکھو۔ اگر خوش شکل ہو تو منہ پر گناہ کی سیاہی نہ ملو اور اگر رو سیاہ ہو تو دو سیاہیاں جمع نہ کرو۔

(۳۴) دو آدمیوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا طالب علم اور طالب مال۔

(۳۵) جس کا لباس باریک اور ہلکا ہو گا اس کا ذہن بھی ضعیف ہو گا۔

(۳۶) قرض ادا کرنے کی طاقت ہوتے ہوئے ایک ساعت کی دیر کرنا بھی ظلم ہے مگر قرض خواہ کی اجازت سے۔

(۳۷) غریب مہمان آجائے تو قرض لے کر بھی تکلف کرو۔

(۳۸) السلام وعلیکم کے کہنے سے ترکِ کلام کے گناہ سے تو نکل جاتا ہے

(۳۹) حاسد دشمن پر پتھر پھینکتا ہے مگر وہ واپس اسی کو لگتا ہے اور وہ دشمن ہنستا ہے۔

(۴۰) بچوں کی اصلاح مکتب میں ہوتی ہے اور عورت کی گھر میں۔

(۴۱) کھانے میں عیب نہ نکالو۔ ناپسند ہو تو مت کھاؤ۔

(۴۲) سخت کلامی سے ابرِ ریشم جیسے نرم دل بھی سخت ہو جاتے ہیں۔

(۴۳) غیبت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کا ذکر اس کی پیٹھ پیچھے اس طریق پر کیا جائے کہ اگر وہ اس کو سنے تو اُسے رنج ہو۔

(۴۴) نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہوتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔

(۴۵) بعض احمق اس غم میں گھلتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کو دولت کیوں دی۔

(۴۶) نیک عورت امورِ دنیا سے نہیں اسبابِ آخرت سے ہے

(۴۷) نکاح نہ کرنے والا گو شرم گاہ کو بچا لے مگر نظر اور دل کا بچانا اس کو محال ہے۔

(۴۸) اپنے معاملات سے ہوشیار اور چوکنا رہنا اور سوچ سمجھ کر کام کرنا سعادت کی کنجی ہے۔

(۴۹) عورت اگر محافظ عصمت ہے تو اس کی معمولی فرو گذاشتوں سے

درگزر کرو۔

(۵۰) تمسخر اکثر قطع دوستی۔ دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

(۵۱) مہمان کے آگے تھوڑا رکھنا بے مروتی اور حد سے زیادہ رکھنا تکبر ہے۔

(۵۲) خواہش پر غالب آنا فرشتوں کی صفت ہے اور خواہش سے مغلوب ہونا چوپایوں کی۔

(۵۳) جو مہمان خود آجائے اس کے لیے تکلف نہ کر اور جس کو تو خود بلائے اس کے لیے تکلف میں کچھ کسر نہ اٹھا رکھ۔

(۵۴) دعوت بہ نیت سنت اور فقیروں کی راحت کے خیال چاہیے نہ کہ بڑائی اور شہرت کے خیال سے۔

(۵۵) نماز حضورِ قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معنی پر خیال رکھے۔

(۵۶) ماں باپ کا بیٹے کے مال میں زبردستی تصرف کرنا ظلم نہیں۔

(۵۷) جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء گناہ میں پڑ جاتے ہیں

(۵۸) وہ دعوت سب سے بدتر ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین محروم رکھے جائیں۔

(۵۹) مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اہل و عیال کا حصہ نکال لے۔

(۶۰) صبر کی تلخی، علم کی شیرینی اور عمل کی سختی وہ دوا ہے جس سے دل کی ہر بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) شیخ وہ ہے جس میں دین انبیاء کا سا ہو تدبیر اور تجویز طبیب کی سی ہو سیاست دار و گیر محاسبہ معاقبہ بادشاہوں کا سا ہو۔

(۲) ترکِ کرامت ولی اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے اے قاری! میری اس بات پر کان لگا کیونکہ یہ بہت ہی درست بات ہے۔

(۳) جس علم کا تو عاشق ہو کر حاصل کرنے والا بنا ہے صرف اسی کی خواہش کر اللہ کا بدل چاہنے والا نہ بن۔

(۴) کرامت کا وجود کبھی صرف اس لیے ہوتا ہے کہ صاحب کرامت کا اس سے اکرام ہو۔

(۵) کرامت کا چھپانا اہلِ حق اور مردانِ خدا کے نزدیک لازم و مستحب ہے۔

(۶) سماع ترقی درجات کے لیے مفید نہیں ہے گو یہ مباح ہے اور شوق پیدا کرتا ہے۔

(۷) عورت ایک آسمانی ہستی ہے۔

(۸) اگر مرید اپنے شیخ کے قول کے سچا ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتا تو پھر وہ کہاں فلاح پا سکتا ہے۔

(۹) عقل مند کے لائق یہی ہے کہ صراطِ مستقیم کے سوا کسی راستہ کو اختیار نہ کرے کیونکہ اس راستے کا تعلق ابدی سعادت و راحت کے ساتھ ہے۔

(۱۰) شیخ کو چاہیے کہ مرید سے عہد لے کہ وہ شیخ سے کوئی خطرہ قلبی یا حال باطنی پوشیدہ نہ رکھے گا۔

(۱۱) ایسا شیخ جو کہ صاحب ذوق نہ ہو اور طریق کو محض کتاب تصوف دیکھ کر یا لوگوں سے سن کر حاصل کیا اور وجاہت و ریاست کے لیے مریدوں کی اصلاح و تربیت کرنے بیٹھ گیا تو وہ مرید کے لیے مہلک ہے۔

(۱۲) شیخ پر واجب ہے کہ کسی مرید کو بغیر امتحان و آزمائش کے قبول نہ کرے۔

(۱۳) یہ سمجھ لیجئے کہ اللہ کے راستہ پر چلنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک صادق اور دوسرا صدیق یعنی ایک تابع و خادم دوسرا مخدوم و متبوع، تابع کو مرید یا سالک یا شاگرد کہتے ہیں اور مخدوم و متبوع کو شیخ اور استاد اور معلم کہا جاتا ہے۔

(۱۴) طریقت کے راستے پر وہی چل سکتا ہے جو بہادر قوی ہمت اور پیش قدمی کرنے والا ہو اس وقت اس کے ساتھ کوئی ماہر تجربہ کار رہبر بھی ہو تاکہ اسے اس راستے پر چلنے کا فائدہ ظاہر ہو۔

(۱۵) شیخ کے ذمہ واجب ہے کہ وہ اپنے مرتبہ کا حق پورا کرے اور مرید کے ذمہ واجب ہے کہ طریق کا حق ادا کرے۔

(۱۶) ہر چیز کا بعد اس کی مفارقت کے بدل مل سکتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ سے مفارقت ہو گئی تو اس کا کوئی بدلہ نہیں۔

(۱۷) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنے سینہ پر موتیوں کا ہار دیکھے اس پر ضروری ہے کہ وہ دریا کی ظلمت کو برداشت کرے اور رُوح حیات یعنی سانس کو چلنے سے روک دے کیونکہ دریا میں غوطہ لگانے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے سانس کو روکے۔

(۱۸) شیخ کے لیے یہ شرط ہے کہ مرید کو آزادانہ چھوڑے کہ جہاں چاہے جائے بلکہ جب گھر سے نکلے تو اجازت لے کر نکلے اور جس کام کے لیے جائے شیخ کی اجازت سے جائے۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اے خواجہ! غرور اور سرداری کے زعم سے باز آؤ کوئی سردار تلاش کرو سرداری کی خواہش نہ کرو مرشد تلاش کرو، خود باکمال ہونے کے مدعی نہ بنو۔

(۲) اگر کوئی جاہل جو نا قابلیت میں گویا نا بنا ہے آپ کے قول سے متنفر ہو تو آپ پرواہ نہ کریں اور اپنے قول کی کیمیا کو اس سے ہرگز بند نہ کریں بلکہ یہ قول برابر فرماتے رہیں شاید کہ وہ راہ راست پر آجائے

(۳) دنیا میں عام بے آرامی اس لیے ہے کہ روح کو آخرت کے متوقع آرام کا احساس ہوتا ہے۔

(۴) اہل بصیرت کے سامنے خاموشی تمہارے لیے مفید ہے اسی لیے حکم آیا کہ خاموش رہو۔

(۵) اے عزیز! بوڑھا وہ ہے جو عقل کا بوڑھا یعنی بزرگ ہو نہ کہ داڑھی اور سر کے بالوں کی سفیدی۔

(۶) کوشش کرو کہ تم داڑھی اور سر کے نہیں بلکہ عقل اور دین کے بزرگ بنو تاکہ تم عقلِ کل کی طرح باطن کو دیکھنے والے بن جاؤ۔

(۷) اگر عقل مجسم ہو کر اپنا چہرہ ظاہر کر دے تو اس کے نور کے

آگے دن کی روشنی ماند پڑ جائے کیونکہ قلوبِ اولیا کے انوار سورج کے انوار سے بمدارج افضل ہیں۔

۸) اگر بے وقوفی مجسم ہو کر ظاہر ہو جائے تو وہ اس قدر تاریک ہو گی کہ رات کی تاریکی بھی اس کے آگے چمک رہی ہو گی۔

۹) اے بے خبر! آہستہ آہستہ اہل اللہ کے دن کے نور سے مانوس ہو تاکہ تو ان کے کمالات سے فیض حاصل کرے ورنہ تو چمگاڈر کی طرح نور سے محروم رہے گا۔

۱۰) اے بہادر! عقل شہوت کے خلاف ہے جو عقل شہوت پر مائل ہو اس کو عقل نہ کہو بلکہ اس کو وہم کہو جو شہوت کا فقیر ہے۔ وہم کھوٹا ہے اور عقل کا سونا کھرا ہے۔

۱۱) اگر تم کسی جھگڑے سے تنگ دل ہو تو تمام دنیا کی فضا کو تنگ دیکھو گے۔

۱۲) جو شخص اشارہ کو بخوبی سمجھ جائے اس کو صاف کہنے کی ضرورت نہیں۔

۱۳) خبردار! اگر تجھے دل کی سلامتی چاہیے تو اپنے اقوال و افعال کا نگران رہ کیونکہ ہر نیک و بد فعل سے کوئی نہ کوئی نیک و بد نتیجہ ضرور پیدا ہوتا ہے جو دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۱۴) جس جگہ خدا چاہے عقل بادل کی طرح برستی ہے اور جہاں

اس کا غصہ پانی سے بھاگ جاتی ہے۔

(۱۵) جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے اس کی ایک حکمت باطنی ہے اے منکر! ظاہر کے علاوہ باطن پر بھی نگاہ رکھ۔

(۱۶) وہ لوگ جن کی نگاہیں جامد نہیں ہیں وہ باطنی ترقی کرتے ہیں اور حجابات کو چاک کرتے ہیں۔

(۱۷) خدا جب کسی بد بخت کو دکھ دینا چاہے تو وہ بدقسمت ناشکری کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۸) گمراہی بھی علم سے پیدا ہوتی ہے اور ہدایت بھی جیسے تری سے کڑوا پن اور میٹھا پن بھی۔

(۱۹) دوستی ہی کے ذریعہ سے محبت و عداوت پیدا ہوتی ہے اور غذا ہی کے ذریعہ صحت و مرض لاحق ہوتا ہے۔

(۲۰) جو شخص تعلیم کو قبول نہیں کر سکتا وہ شخص یقیناً قابل گویائی نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲۱) جو شخص نیک اور ہوس سے آزاد ہو وہی اصل بادشاہ ہے نہ کہ وہ شخص جو حرص شہوت اور تن پروری کا بندہ ہو۔

(۲۲) تدبیر وہی کارگر ہوتی ہے جو تقدیر کے حسب حلال ہو۔

(۲۳) اے غافل! اگر تو ایک لمحہ کے لیے بھی حسنِ خداوندی کا نظارہ کرے تو اپنے جسم اور روح کو آگ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہ کرے۔

(۲۴) عقل حقیقی وہی ہے جو اپنے خالق سے فیض یاب ہو جو عقل عطاء کے اثر سے پیدا ہو وہ عقل ہی نہیں ہے۔

(۲۵) اس دنیاوی عقل کی پیش بینی تو زیادہ سے زیادہ قبر تک ہوتی ہے اور اہل اللہ جن کی عقلیں اللہ تعالیٰ سے مستفیض ہیں ان کی دور بینی قیامت تک ہوتی ہے۔

(۲۶) اگر ہر بے ہودہ محض اپنی عقل کے ذریعہ سے حقیقت کو پالیتا تو اللہ تعالیٰ اتنے انبیاء علیہ السلام کو کاہے کو بھیجتا۔

(۲۷) نفس کے لیے عجز وانکساری عمدہ خواب گاہ ہے کیونکہ یہ ان لوگوں کی آرام گاہ ہے جو باطنی صفائی کی استعداد رکھتے ہیں۔

(۲۸) جو شخص اپنے قصور کا اعتراف کر کے توبہ کرے وہ عارضی برائی ہوتی ہے۔

(۲۹) قبریں ہماری نظروں میں یکساں دکھائی دیتی ہیں لیکن انبیاء کی نگاہوں میں کوئی جنت کا باغیچہ ہوتی ہیں اور کوئی آگ کا گڑھا۔

(۳۰) بُروں کے لیے اچھی باتیں بھی بُری لگتی ہیں اور بُری باتیں داناؤں کے لیے اچھی لگتی ہیں یعنی عقل مند اس سے بھی عبرت ونصیحت پکڑتے ہیں۔

(۳۱) اگر تجھے عقل کی ضرورت ہے تو خواہشاتِ نفس کو چھوڑ کیونکہ

خواہشاتِ نفس آنکھ و کان وغیرہ پر قبضہ کر لیتی ہیں اور ان کو ادراکِ حقیقت سے روک دیتی ہیں۔

(۳۲) دیکھو! شیطان نے شراب نہیں پی ہوئی تھی پھر وہ کاہے سے مست تھا صرف غرور اور تکبر اور انکار سے مست تھا۔

(۳۳) اے انسان! اگر دنیا میں تجھ سے انتقام لیا گیا ہے تب بھی تو آخرت کے انتقام سے نہیں چھوٹ سکتا کیونکہ یہ دنیا کا بدلہ آخرت کے انتقام کے مقابلہ میں ایک حقیر چیز ہے بلکہ یہ تو ایک بقا انتقام کی ایک تدبیر ہے حقیقی انتقام تو قیامت میں لیا جائے گا۔

(۳۴) اے انسان! یاد رکھ تو جو خونِ ناحق کرتا پھرتا ہے یہ خون انتقام کبھی بھی ضائع نہیں ہوگا یہ نہ سمجھنا کہ میں مر کر بری ہو جاؤں گا بلکہ قیامت میں تجھ سے ہر صورت بدلہ لیا جائے گا۔

(۳۵) گناہ گار آدمی عقل سے غافل ہو جاتا ہے اور گناہ پر آمادہ ہوتا ہے اس کے بعد اس کی عقل اسے ملامت کرتی ہے۔

(۳۶) جو کسوٹی اپنی کھرا کھوٹا ظاہر کر دینے کی صفت کو مخفی رکھے اور بروئے کار نہ لائے وہ کسوٹی نہیں نہ شناخت کا نور ہے بلکہ ایک بے کار پتھر ہے۔

(۳۷) جو شیخ اپنے مرید کے ظاہر و باطنی مصائب کو محض اس لیے

ظاہر نہ کرے کہ وہ دل شکستہ ہو کر منحرف ہو جائے گا اور ہمارے سلسلہ پیری کو نقصان پہنچے گا تو وہ مرشد نہیں ایسے مرشد کی مریدی سے اللہ بچائے۔

(۳۸) فتنہ انگیز سچائی سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے۔

(۳۹) شہوت کے سانپ کو ابتداء ہی میں مار ڈالو ورنہ تیرا یہ سانپ کسی دن اژدھا بن جائے گا۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ کے لیے خدمت کر، خلقت کے رد یا قبول کرنے سے تجھ کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۴۱) صرف اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مدد کرتا ہے۔

(۴۲) شمع بننے کے دعوائے سے پروانہ بن جانا زیادہ باعث افتخار ہے۔

(۴۳) جب تو کوئی غم دیکھے تو استغفار کر، غم اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتا ہے تو اپنے کام میں لگا رہ۔

(۴۴) جس میں ادب نہیں اس میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔

(۴۵) جس کے کام شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں نیک لوگوں سے متعلق اس کو بدگمانی ہوتی ہے۔

(۴۶) زندگی کو غنیمت جانو یہ بہت جلد تم سے لے لی جائے گی۔

(۴۷) وسوسے کی روئی کان سے نکال دو تاکہ تیرے کانوں میں آسمانی آوازیں آنے لگیں۔

(۴۸) اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے تو اپنی ہستی کو اپنے دوست کے سامنے جلا ڈال۔

(۴۹) حقیقی کامیابی لگاتار محنت کا کام ہے۔

(۵۰) بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور مدلل ہو۔

(۵۱) جو چیز بھی عدم سے وجود میں آتی ہے وہ ایک شخص کے لیے زہر ہوتی ہے اور دوسرے کے لیے شہد۔

(۵۲) جانور کھانے پینے سے موٹا ہوتا ہے اور آدمی کانوں کے ذریعے یعنی اپنی خوشامد سن کر موٹا ہوتا ہے۔

(۵۳) جب تو مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ تیری بیماری نے تجھے غفلت سے جگا کر باہوش کر دیا ہے۔

(۵۴) عاقلوں نے تکلیفیں برداشت کر کے سونا اور چاندی زمین کے نیچے سے نکالا تاکہ لوگ فائدہ حاصل کریں مگر بخیل انہیں پھر مٹی اور پتھر میں دفن کر دیتے ہیں تاکہ لوگ فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

(۵۵) محبت، بیماری سے صحت بخشتی ہے اور قہر رحمت میں بدل جاتا ہے۔

(۵۶) احتیاج اکثر اوقات بہادر اور دلیر انسانوں کو بزدل بنا دیتی ہے۔

(۵۷) انسان کو محنت کے ذریعے سے رزق کمانا چاہیے۔

(۵۸) لوگوں کی جفائیں برداشت کرو، احمقوں اور جاہلوں کی صحبت سے گریز کرو۔

(۵۹) دل کی بیماری سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں۔

(۶۰) انسان کو بلندی پر لے جانا بہت مشکل ہے لیکن اس کو گرا دینا ذرا بھی دشوار نہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) عارف ایک قدم اٹھا کر عرش پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرا اٹھا کر واپس آجاتا ہے۔

(۲) دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

(۳) کائنات میں صرف ایک چیز موجود ہے یعنی نور خدا اور تمام غیر موجود۔

(۴) دانا دنیا کا دشمن اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

(۵) والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔

(۶) پیر مرید کے سنوارنے والا ہے، مرید کو چاہیئے کہ پیر جو فرمائے اس پر عمل کرے اس لیے کہ پیر جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کے لیے ہی فرمائے گا۔

(۷) جس نے بھی کچھ حاصل کیا خدمت سے ہی حاصل کیا۔

(۸) اللہ تعالیٰ خیر مجسم ہے اور اس کی تقدیرات ہم خیر۔

(۹) اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔

(۱۰) عارف اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام جہان کو جانتا ہو اور عقل سے لاکھوں معنی پیدا کر سکتا اور بیان کر سکتا ہو اور محبت کے تمام حقائق کا جواب دے سکتا ہو اور ہر وقت بحر معانی میں تیرتا رہے تاکہ اسرارِ الٰہی اور انوارِ الٰہی کے انمول موتی نکالتا رہے اور دیدہ ور جوہریوں کو پیش کرتا رہے اور جب وہ ان موتیوں کو دیکھیں اور پسند کریں تو بے شک آدمی عارف ہے۔

(۱۱) اگر عشق خرد کا رہبر نہ ہو تو وہ کبھی منزل کو نہیں پا سکتی۔

(۱۲) کائنات کی کثرت سے فریب کھاؤ۔

(۱۳) دانا وہ ہے جو سوائے ذکر حق کے کسی کو دوست نہ رکھتا ہو۔

(۱۴) گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل اور بے عزت کرنا۔

(۱۵) قبرستان میں کھانا پینا اور ہنسنا نہیں چاہیئے۔

(۱۶) اصل متوکل وہ شخص ہے جو لوگوں سے مدد نہ مانگتا پھرے اور تکلیف کی حالت میں شکایت نہ کرے

(۱۷) اللہ تعالیٰ کی دوستی اسی طرح حاصل ہوتی ہے کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دشمن جانتا ہے ان چیزوں کو بندہ بھی دشمن سمجھے۔

(۱۸) جس نے جھوٹی قسم کھائی اس کے گھر سے برکت اٹھالی

جاتی ہے اور وہ اپنے گھر کو ویران و برباد کرتا ہے۔

(۱۹) حسد بہت بُری چیز ہے اسے دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔

(۲۰) اہل محبت اور اہل سلوک اس اعتبار سے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں کہ دونوں مطیع ہوتے ہیں اس خوف کے باعث کہ کہیں دور نہ کر دیئے جائیں۔

(۲۱) مصیبت اور سختی کا آنا صحت اور ایمان کی نشانی ہے۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا اہل عرفان کی زبان پر اور کوئی لفظ نہیں آتا وہ دوست کی محبت میں دنیا کی ہر بات سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور یہ ان کے لیے معمولی بات ہے ایسے لوگوں کی مخصوص صفت یہ ہے کہ وہ ہر وقت خاموش رہتے ہیں۔

(۲۳) بندہ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہیے کہ جو کچھ وہ چاہے وہ قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہیے۔

(۲۴) (اہل حق کے نزدیک) ہنسی اور قہقہہ کبیرہ گناہ ہے اور قبرستان میں ہرگز نہیں ہنسنا چاہیے اس لیے کہ قبرستان تو عبرت کی جگہ ہے ہنسی کا مقام نہیں۔

(۲۵) اگر تم اپنی قوتوں کو فضول کاموں میں ضائع کرو گے تو بعد میں ہمیشہ افسوس کرو گے۔

(۲۶) عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو بھی اس میں داخل ہوا اُسے جلا کر خاک کر دیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے زیادہ تیز آگ کوئی نہیں ہے۔

(۲۷) نماز اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جو اس نے بندوں کے سپرد کی ہوئی ہے۔

(۲۸) مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے موت فاقہ اور درویشی۔

(۲۹) بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔

(۳۰) سچا دوست وہ ہے جو دوست کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت کو راضی خوشی قبول کرے اور چوں چرا نہ کرے۔

(۳۱) عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ موت کو عزیز رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اسے چین نہیں آتا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) مرید دو قسم کے ہیں ایک رسمی اور دوسرے حقیقی۔ مرید رسمی وہ ہیں کہ جنہیں پیر تلقین کرے کہ دیکھی ہوئی چیزوں کو ان دیکھی اور سنی ہوئی باتوں کو ان سنی کرو اور اہل سنت والجماعت کے طریقے پر کاربند رہو۔ مرید حقیقی وہ ہے کہ کہ جس کو پیر تلقین کرے اور کہے کہ تم ہماری صحبت میں رہو یا ہم تمہاری صحبت میں رہتے ہیں۔

(۲) خدائے واحد کی طرف خلقت کو بلانا اسلام کا سب سے اعلیٰ کام اور ایمان کا سب سے مضبوط کام ہے۔

(۳) تم اچھی طرح سمجھ لو کہ دنیا اور اہل دنیا کو پیدا ہی نہیں کیا گیا

(۴) مرید کو محبت الٰہی اسی قدر حاصل ہوتی ہے جس قدر وہ اپنے پیر سے محبت کرتا ہے۔

(۵) جو شخص گناہ کرتا ہے اس کا چہرہ گناہ کی جانب ہوتا ہے اور پیٹھ گناہوں کی طرف ہونی چاہیئے اور چہرہ حق تعالیٰ کی طرف۔

(۶) جوانی میں ہی توبہ کا لطف ہے بڑھاپے میں اگر توبہ نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔

(۷) متقی وہ ہے کہ جو گناہ سے کبھی ملوث نہ ہوا ہو اور تائب وہ ہے کہ جس نے ذوقِ گناہ چکھا ہو اور پھر توبہ کی ہو۔

(۸) تمہارا پیٹ تمہاری دنیا ہے اگر تم کم کھاؤ تو تارک الدنیا ہو اگر پیٹ بھر کر کھاؤ گے تارک الدنیا نہیں ہو۔

(۹) سونا چاندی گھوڑے اور سامان، دنیا نہیں ہیں بلکہ ان سے تعلق اور محبت رکھنا دنیا ہے اگر ان سے محبت و تعلق نہ رکھے تو یہ دنیا نہیں ہے۔

(۱۰) تمام گناہ ایک حجرے میں ہیں اس کی کنجی محبتِ دنیا ہے اسی طرح تمام طاعتیں ایک حجرے میں ہیں جس کی کنجی فقرا کی محبت ہے۔

(۱۱) جس کے دل میں دنیا کی محبت ہے وہ دنیا پرست ہے۔

(۱۲) فقرِ دنیا میں آخرت کے غنا کے دروازے کی کنجی ہے۔

(۱۳) درویش کو بیت المال سے لینے کا کوئی حق ہے۔

(۱۴) صبر وہ ہے کہ جب کوئی تکلیف انسان کو پہنچے تو اس پر صبر کرے اور آہ وزاری نہ کرے۔

(۱۵) رضا یہ ہے کہ اس مصیبت سے جو انسان کو پہنچے کوئی شکن اپنے ماتھے پر نہ آنے دے بلکہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی مصیبت اس کو پہنچی ہی نہ تھی۔

(۱۶) صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور کسی مخلوق

سے امید نہیں رکھنی چاہیے۔

(۱۷) اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک تمام مخلوق تجھے نزدیک سے اونٹ کی ایک مینگنی کی طرح نہ دکھائی دے۔

(۱۸) معاف کر دینا غصہ پی جانے سے بہتر ہے کیونکہ اگر معاف نہ کرے اور غصہ پی جائے تو اندیشہ ہے کہ وہ دل میں حسد اور کینہ نہ بن جائے۔

(۱۹) ظلم کو برداشت کر لینا بہ نسبت بدلہ لینے کے بدرجہا بہتر ہے

(۲۰) اگر کوئی تیری راہ میں کانٹے رکھے اور تو بھی اس کے بدلے میں کانٹے رکھے تو دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے۔

(۲۱) درویش وہ ہے جو نیک و بد دونوں کے ساتھ نیک ہو۔

(۲۲) اخوت تین طرح کی ہے ایک اخوت دوست دوسرے اخوتِ نسبت تیسرے اخوتِ دین، ان میں سب سے زیادہ قوی اخوتِ دین ہے۔

(۲۳) حسنِ اخلاق یہ ہے کہ تیرا قلب فعلِ حق کے دیکھنے کی وجہ سے لوگوں کی جفا سے متاثر نہ ہو۔

(۲۴) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو کہ صحبت میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

(۲۵) مرد جب علم سیکھتا ہے تو اسے شرف حاصل ہوتا ہے اور

جب اطاعت کرتا ہے تو اس کے کام کی بہتری ہوتی ہے اس موقع پر پیر کو چاہیے کہ دونوں کو توڑ دے یعنی علم اور عمل دونوں کو اس کی نظر سے گرا دے تاکہ وہ خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

(۲۶) درویش کو چاہیے کہ نہ خوشی سے خوش ہو نہ غمی سے غم ناک

(۲۷) جب ایک مرتبہ پیٹ بھر جائے تو پھر اور نہیں کھانا چاہیے البتہ دو شخصوں کو کھانا جائز ہے ایک وہ جس کے ہاں مہمان آئے ہوں اور وہ ان کی خاطر ان کے ساتھ مل کر اور کچھ کھا لے اور دوسرے وہ جو روزہ رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ سحری کے وقت شاید کچھ نہ مل سکے۔

(۲۸) اصل دانائی یہ ہے کہ دنیا کو ترک کیا جائے۔

(۲۹) اولیاء کا عشق ان کی عقل پر غالب ہوتا ہے۔

(۳۰) تین وقتوں میں نزول رحمت ہوتا ہے ایک سماع کی حالت میں، دوسرے وہ کھانا کھاتے وقت جو اطاعت کی قوت کی نیت سے کھایا جائے اور تیسرا درویشوں کے حالات بیان کرتے وقت۔

(۳۱) جس کی طبع لطیف ہو وہ جلد ہی برہم ہو جاتا ہے۔

(۳۲) معاملے کے وقت اس قسم کی گفتگو کرنی چاہیے جس سے گردن کی رگیں نمودار نہ ہوں یعنی تعصب اور غضب کی

علامت نہ پائی جائے۔

(۳۳) جس میں علم و عقل و عشق ہو وہ خلافتِ مشائخ کے شایان ہوتا ہے

(۳۴) والدین کی شفقت و رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور والدین کا قہر اللہ تعالیٰ کا قہر ہے جس فرزند سے والدین راضی نہیں اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہر وقت اس کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور جس لمحے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں وہ ان کی موت ہوتی ہے۔

(۳۶) معرفت کا نشان یہ ہے کہ اس میں خاموشی بہت ہو اگر کسی وقت بات کرے تو ضرورت کے مطابق کرے۔

(۳۷) ہمسائے کا حق اس قدر ہے جس قدر کہ والدین کا حق ہے۔

(۳۸) درویش کو چاہیے کہ وہ سال بھر میں تہائی سال کے روزے رکھے یعنی چار ماہ کے۔

(۳۹) انسان جو مالی، بدنی یا خلقی اطاعت کرتا ہے اگر اس میں سے کچھ حصہ بھی قبول ہو جاتا ہے تو اس بندے کے کام سنور جاتے ہیں

(۴۰) میزبان کے لیے سنت ہے کہ اپنے مہمان کے خود ہاتھ دھلوائے۔

(۴۱) انسانوں کا کمال چار چیزیں ہیں، کم کھانا، کم بولنا، کم سونا اور لوگوں سے میل جول کم رکھنا۔

(۴۲) عشق محبت کا آخری درجہ ہے اور محبت عشق کا پہلا مرحلہ ہے

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) توکل کے آستانہ پر پہنچنا تو ممکن ہے لیکن آخرت کی سرداری کے آسمان پر عروج حاصل کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔

(۲) ہم غرور و تکبر کے جام سے مدہوش ہیں اور اس کا نام ہم نے ہوشیاری رکھ لیا ہے۔

(۳) خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا انجام آخر کار خوفناک ہوتا ہے۔

(۴) کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ عقلمند اپنے عیب خود محسوس کر لیتا ہے دنیا محسوس نہیں کرتی جبکہ بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا دنیا محسوس کرتی ہے۔

(۵) زمانہ کتابوں سے بہتر معلم ہے۔

(۶) رفتگانِ طریقت کو دیکھ کر آدھے جو سے بھی قبائے اطلس و دیبا کو نہیں خریدتے ان کو اس سے ہزار بیزاری ہے۔

(۷) جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ کمینہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

(۸) جو بات کسی کو کچھ دینے میں ہے کسی سے کچھ لینے میں نہیں۔

(۹) زندگی تو سبھی گزارتے ہیں مرد وہ ہے جو زندگی کو خدا تعالیٰ

کے راستے پر چلتے ہوئے گزارے۔

(۱۰) خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہرگز نہ کرو۔ کیونکہ نافرمان ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اہل وعیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت مت کر کہ ضروری کاموں میں فتور آئے۔

(۲) حق تعالیٰ کی رضا شیخ کی رضامندی سے وابستہ ہے۔

(۳) سنت وبدعت دونوں پورے طور پر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(۴) واسطے اور وسیلے جس قدر زیادہ ہوں اسی قدر راستہ نزدیک اور روشن ہوتا ہے۔

(۵) محبت ذاتی فنا کی علامت ہے۔

(۶) دنیا میں آرام کا خواہاں احمق اور عقل سے دور ہے۔

(۷) تمام مخلوقات میں زیادہ محتاج انسان ہے۔

(۸) علم ایک حقیقت ہے اور جہالت عدم علم۔

(۹) کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔

(۱۰) اس دشمن کا قابو میں لانا انتہائی مشکل ہے جو اطاعت کی راہ سے آئے۔

(۱۱) ظاہر اصل میں باطن کا نمونہ ہوتا ہے۔

(۱۲) کوئی جاہل ولی نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔
(۱۳) تنہا پسندی یا گوشہ نشینی بے کار اشغال سے منہ موڑنے کا نام ہے۔
(۱۴) دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم کی طرح تکلیف دہ ہیں لیکن اصل میں وہ ترقیوں کا باعث ہیں۔
(۱۵) آخرت کا کام آج کر۔ دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(۱۶) بچوں پر پیار آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔
(۱۷) خدا کے دشمنوں سے محبت کرنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔
(۱۸) جس کے پاس بیوی۔ گھر۔ نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔
(۱۹) عمل کی سستی پر مغفرت کی امید ہے لیکن بد اعتقادی پر نہیں
(۲۰) اہل اللہ سے کرامت تلاش نہ کر ان کے وجود کو ہی کرامت جان۔
(۲۱) زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔
(۲۲) عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بھی بدکاری میں داخل ہے اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگی ہونے کے حکم میں ہے
(۲۳) متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔
(۲۴) احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے
(۲۵) نیک بات دوستوں کو پہنچا دے اور مخالفین سے بحث نہ کر۔

(۲۶) دوست کے ناراض ہونے کے خیال سے سچی بات نہ کہنا حق دوستی کو پورا نہیں کرنا۔

(۲۷) اہل خانہ تمہاری رعیت ہیں اور تم ان کی نسبت پوچھے جاؤ گے

(۲۸) اپنی حاجت پر دوسروں کی حاجت کو مقدم رکھنا ہی حقیقی کرم ہے

(۲۹) ذکر سے مراد غفلت کو دور کرنا ہے۔

(۳۰) جس رب تعالیٰ نے زبان کو بولنے کی قوت عطا کی وہی قلب کو قوتِ ذکر عطا فرماتا ہے۔

(۳۱) گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

(۳۲) دل آنکھ کے تابع ہے آنکھ کے بگڑ جانے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کے بگڑ جانے کے بعد شرم گاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔

(۳۳) اسلام غریبوں ہی میں ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں ہی میں رہ جائے گا۔

(۳۴) دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہے ہمارا طریق صحبت ہے کیونکہ خلوت میں شہرت ہے شہرت میں آفت ہے۔

(۳۵) کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے اور ہم پلہ پر بدخلقی اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔

(۳۶) خدا کو خدا جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے اور رسول ؐ کو رسول ؐ

سمجھنا یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔

(۳۷) نرم خو اور متواضع کے لیے جہنم حرام ہے جس کو نرمی عطا ہوئی اس کو دنیا و آخرت عطا ہوئی۔

(۳۸) حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ ہی سے پا سکتے ہیں نہ کہ تفکر و تخیل سے

(۳۹) ضروری حاجتیں دنیا طلبی میں داخل نہیں ہیں۔

(۴۰) ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قریب اور ساتھ ہے لیکن یہ قرب اور معیت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

(۴۱) شیخ کامل کی صحبت سرخ گندھک یعنی کیمیا ہے اس کی نظر دوا اور اس کی بات شفا ہے۔

(۴۲) علماء کے لیے دنیا کی محبت اور رغبت ان کے جمالی چہرہ پر بدنما داغ ہے۔

(۴۳) دنیا ظاہر میں میٹھی ہے اور صورت میں تازگی رکھتی ہے لیکن حقیقت میں زہر قاتل اور جھوٹا اسباب اور بے ہودہ گرفتاری ہے۔

(۴۴) کام کا وقت جوانی کا زمانہ ہے، جوانمرد وہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے اور فرصت کو غنیمت جانے ممکن ہے کہ وہ بڑھاپے تک نہ پہنچے اور اگر پہنچے تو اسے طاقت حاصل نہ ہو۔

(۴۵) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے پاس خالی ہو کر جانا چاہیئے

تاکہ بھرے ہوئے واپس آئیں اور اپنی مفلسی کو ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ ان کو شفقت آئے اور استفادہ کی راہ کھل جائے۔

(۴۶) سعادت مند وہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی گرمی سے گرم ہو گیا ہو۔

(۴۷) اہل و عیال کی رضامندی کے لیے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا اور آخرت کا عذاب اختیار کرنا عقل سے دوری ہے۔

(۴۸) اے فرزند! فرصت، صحت اور فراغت کو غنیمت جاننا چاہیے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے۔

(۴۹) فرصت کو غنیمت جانیں اور خیال رکھیں کہ عمر بے ہودہ امور میں صرف نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں بسر ہو۔

(۵۰) نماز تہجد کو لازم پکڑیں کیونکہ طریقت کی ضروریات میں سے ہے۔

(۵۱) لقمہ کھانے میں احتیاط رکھیں یہ ٹھیک نہیں کہ جو کچھ آیا اور جس جگہ سے آیا جلدی سے کھا لیا اور حلال و حرام کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔

(۵۲) اگر اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ عمل کے عوض دنیا و آخرت بھی دے دیں تو بھی سمجھو کہ کچھ نہیں دیا۔

(۵۳) بھائی کا حق اس جگہ معاف کرا لے ورنہ وہاں نیکیاں دینی پڑیں گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) زمانے کا رنگ بدل گیا ہے اور مذہب کا چشمہ نہایت مکدر ہو گیا ہے اور ہر پوشش جو مسلمانوں کو ظاہراً رونق دے رہی ہے حقیقت میں اسلامی نہیں ہے تم پانچ طرح کے لوگوں سے اپنے تئیں بچاؤ جو حقیقت میں الناکس کے منزلہ میں ہیں۔

(۱) ایک بے حیا صوفی جو دفع تکلیف کے لیے حیلہ کرتا ہے اور اپنے مجازی امور میں توقف نہیں کرتا۔

(۲) جھگڑالو جو شکوک و اوہام کے فتنے پھیلاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار نہیں ہوتا۔

(۳) تیسرا وہ شیخی خورہ جو مردہ اقوال پر خوش ہوتا ہے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن باتوں کی توضیح کی ہے ان کی پیروی نہیں کرتا۔

(۴) چوتھا وہ خشک زاہد جو دین میں اس درجہ سختی اور تشدد کرتا ہے کہ گویا اسے کسی بارے میں اجازت ہی حاصل نہیں۔

(۵) سرکش مالدار جو تکلیف اور بناوٹ کے ساتھ عجمیوں کی سی ہیئت اختیار کرتا ہے اور انکے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہونے کو دوست رکھتا ہے۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

(۲) غیر عالم کا وعظ کرنا حرام ہے۔

(۳) میں نے نعت گوئی قرآن پاک سے سیکھی۔

(۴) زیادہ تر لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں بیعت کے معنی بالکل نہیں جانتے۔

(۵) تمام علوم خواہ وہ علوم قدیمہ ہوں یا علوم جدیدہ ان کا مقصد دین کا فہم حاصل کرنا چاہیے۔

(۶) اگر کسی عالم کے پاس جاؤ تو یہ سمجھ کر جاؤ کہ میں علم سے خالی ہوں تب ہی جا کر اس کے علم سے فیض پاؤ گے۔

(۷) استاد کے احسان کو فراموش کر دینا ایک مصیبت ہے ایک قاتل بیماری جو علم کی برکات کو زائل اور باطل کر دیتی ہے۔

(۸) کتاب تعلیم کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

(۹) مسلمان کو دنیا کے لیے صرف زبان سیکھنے یا حساب، اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں بشرطیکہ ہمہ تن اس

میں مصروف ہو کر اپنے دین و علم سے غافل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین و علم بقدر سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے۔

(۱۰) شریعت اصل ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا دریا، طریقت کی جدائی شریعت سے محال و دشوار ہے، شریعت ہی پر طریقت کا دارومدار ہے۔

(۱۱) شریعت ہی وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا جو راہ بھی آدمی چلے گا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور پڑے گا طریقت اس راہ کا روشن ٹکڑا ہے۔

(۱۲) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے وہ شریعتِ مطہرہ ہی کے اتباع کا صدقہ ہے۔

(۱۳) جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی اور زندقہ ہے۔

(۱۴) ناجائز بات کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے، بندر نچانا حرام ہے اس کا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے۔

(۱۵) بیٹر بازی، مرغ بازی اور اسی طرح ہر جانور کا لڑانا جیسے لوگ مینڈھے لڑاتے ہیں یہاں تک کہ حرام جانوروں مثلاً ہاتھیوں ریچھوں کا لڑانا بھی سب مطلقاً حرام ہے کہ بلا وجہ بے زبانوں کی ایذا ہے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے حکم میں حیلے نہ نکالو کہ وہ دلوں کی بات جاننے

والا ہے۔

(۱۷) قبر کا اونچا بنانا خلافِ سنت ہے۔

(۱۸) بغیر علم کے صوفی کو شیطان کچے دھاگے کی لگام ڈالتا ہے۔

(۱۹) دولہا کے لیے خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔

(۲۰) اچھا خواب وہ ہے جو موافق شرع ہو۔

(۲۱) تلاوتِ قرآن پاک پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔

(۲۲) سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ وہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔

امام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) جو کام آخرت کے لیے نفع بخش نہیں ہے اس کا ترک کرنا زہد ہے اور جس کام میں آخرت کے ضرر کا خطرہ ہے اس کا ترک کرنا ورع ہے۔

(۲) عمل کے بعد اگر تو اپنے قلب میں حلاوت اور انشراح محسوس نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ اس میں کوئی کوتاہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ شکور ہے یعنی یا اخلاص عمل پر اس کے دربار سے قلب میں حلاوت و انشراح اور آنکھوں کی ٹھنڈک ضرور عطا ہوتی ہے۔

(۳) فقر میری ہستی کا وصفِ لازم ہے میں خاک کے ذروں سے زیادہ بے مقدار ہوں۔

(۴) جو شخص خالقِ حقیقی کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے وہ ظالم، مشرک و سرکش ہے۔

(۵) ادائے طاعات پر صبر اس صبر سے افضل ہے جو محرمات سے بچنے پر کیا جائے۔

(۶) علم اور نیک ارادہ ہی ہدایت اور عبادت کی راہ میں اصل ہیں۔

(۷) ایمان کی محبت ہی سے ایمان کا ذوق پیدا ہوتا ہے اور ایمان کی مٹھاس اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور خلافِ

ایمان چیزوں سے نفرت کرنے ہی پر موقوف ہے۔

(۸) ذوق اور وجد اعمال ظاہرہ کی اصل اور اعمالِ باطنہ کا ثمرہ اور پھل ہیں۔ ان دونوں کی مدد سے اللہ اور اس کے رسول کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ باتوں کے درمیان تمیز کرنی چاہیئے

(۹) جب مباح چیزیں مستحب یا واجب قرار نہیں دی جاسکتیں تو ظاہر ہے کہ مکروہ اور حرام چیزیں کس طرح مستحب یا واجب قرار دی جاسکتی ہیں اس لیے اگر کوئی شخص مباح یا مکروہ یا حرام کام کرنے کی نذر کرے تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے بلکہ قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا اسی طرح ان میثاقوں کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جو کسی خاص شیخ کے طریقے کی پابندی میں کیے جاتے ہیں تاوقتیکہ وہ کتاب وسنت کے موافق نہ ہوں اگر کوئی شخص اس قسم کا عہد کرے تو اس پر کفارہ واجب ہوگا عہد کا پورا کرنا واجب نہ ہوگا۔

(۱۰) غیر شرعی امور سے خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کو خدا تک پہنچنے کا وسیلہ بنایا جاسکتا ہے اور نہ ان کا کرنے والا خدا کا دوست یا محبوب ہوسکتا ہے۔

(۱۱) کسی مخصوص لباس کو اختیار کرلینا اور اس کو شرعی سمجھنا بدعت اور گمراہی ہے۔

(۱۲) تم اپنے قلب میں اعتراضات و شبہات کو اسفنج کی جگہ نہ دو مبادا تمہارا دل انہیں پی کر اچھی طرح جذب کر لے اور وہ شبہات تمہارے دل میں ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائیں بلکہ تمہیں چاہیے کہ تم اپنے دل کو خاموش شیشے کی طرح صاف رکھو تاکہ شبہات صرف اس کے بیرونی حصے پر سے گزریں اور اس کے اندر باقی نہ رہیں یعنی دل انہیں اپنی صفائی کی وجہ سے دیکھ تو سکے مگر اپنی سختی کی وجہ سے انہیں دور کرتا جائے ورنہ اگر تمہارا قلب ہر شبہ کو جو اس پر سے گزرے پیتا چلا جائے گا تو وہ ان شبہات کا مرکز بن جائے گا۔

علامہ ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ہم یہ نہیں کہتے کہ انصاف پسند سیاست کامل شریعت کے خلاف ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی سیاست شریعت کا اہم حصہ ہے اور اس کا ضروری باب ہے۔

(۲) اگر لوگوں کو رہنے کے لیے کوئی مکان نہ ملے یا سردی سے بچنے کے لیے انہیں گرم کپڑوں کی ضرورت ہو آٹا پیسنے کے لیے چکی کی ضرورت ہو یا پانی نکالنے کے لیے ڈول کی ضرورت ہو یا دیگر معاشی ضروریات کے وہ محتاج ہوں تو اس شخص کے لیے جس کے پاس یہ چیزیں موجود ہوں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو انہیں استعمال کرنے کی اجازت دے اور اپنے مکان میں رہنے کے لیے انہیں جگہ دینا بھی اس کے لیے لازمی ہے۔

(۳) اگر تم عالم بالا اور عالم سفلی کے تمام حصوں پر غور کرو تو تمہیں اس بات کا ثبوت ملے گا کہ کوئی ذات اس کائنات کی صانع خالق اور مالک ہے اس لیے اس کے صانع کا انکار کرنا عقل و فطرت کے خلاف ہے۔

(۴) اگر تم ان باتوں پر غور کرو جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

ہیں دعوت فکر دی ہے تو ان کے ذریعے تمہیں نہ صرف اللہ تعالیٰ کے وجود کا علم ہو جائے گا بلکہ یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ خدا ایک ہے۔

(۵) جو کوئی معمولی عقل بھی رکھتا ہو اس پر بھی یہ بات ثابت ہے کہ تمام کائنات کسی زبردست بادشاہ کے تابع ہے کسی حاکم کے حکم کے ماتحت ہے اور کسی زبردست مدبر کی تدبیر کامل کا نتیجہ ہے اس کی حکمت نے عقلوں کو حیران کر دیا ہے اور اس کا علم ہر چھوٹی بڑی چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

(۶) قدرت کی یہ نشانیاں چاند اور سورج زبانِ حال سے دہریت کی تکذیب کر رہی ہیں اور ان فلسفیوں اور ملحدوں کے الحاد اور بے دینی کی تردید کر رہی ہیں جو کہ منکر ہیں۔

(۷) معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچائے۔

(۸) طالبِ صادق کے لیے مسکنت، فاقہ، تذلیل اور ہیچ سمجھنے سے بڑھ کر کوئی چیز نافع نہیں ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو سرور، فرحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک بندہ کو میسر آتی ہے اس دنیا کی کوئی نعمت اس کے مشابہ نہیں ہے۔ اور نہ اس کو کسی چیز پر قیاس کر سکتے ہیں۔

(۱۰) استاد ہی وہ اولین ہستی ہے جس کو شاگرد پسند کرتا ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے۔

(۱۱) جو ملحد دین کا ڈاکو صوفیوں کا لباس پہن کر یہ بکتا ہے کہ قرب کا درجہ حاصل ہونے کے بعد آدمی اعمالِ ظاہری سے اعمال باطنی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اسی کے لیے ظاہری طاعات ہیچ اور غیر ضروری ہو جاتی ہیں، اس کی بات قطعاً نہ سنو۔

(۱۲) بندۂ خدا کو جس قدر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اس کی زیادہ عبادت کرے گا۔

(۱۳) شریعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا مشاہدہ کیا جائے۔

(۱۴) جو عالم کتاب وسنت سے اعراض کرتا ہے اور ان کی پابندی نہیں کرتا تو اسے علم نفس وشیطان کی طرف سے حاصل ہوتا ہے

(۱۵) جو قلبی تصورات وخیالات احکامِ رسول کے معیار پر پورے نہ اتریں وہ بیکار ہیں بلکہ یہ سمجھا جائے کہ وہ نفس اور شیطان کے وسوسوں کا نتیجہ ہیں۔

(۱۶) جہالت جب عبودیت میں شامل ہو جائے تو انسان ٹھیک طریقے سے عبادت نہیں کر سکتا وہ ایسے کام کرتا ہے جسے وہ خود تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ درست ہیں مگر درحقیقت ان سے اس کی تمام خدمت اور عبادت میں خرابی پیدا ہو

جاتی ہے۔

(۱۷) علم قلب اور خدائے بزرگ و برتر کے درمیان حجاب ہے

(۱۸) وہ روحانی حال جو علم کا تابع نہ ہو فاسد ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہے۔

(۱۹) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے فرائض کو اپنے حقوق و فوائد میں شامل کر لیتے ہیں اور وہ ان کاموں کے کرنے اور نہ کرنے میں اپنے آپ کو خود مختار سمجھتے ہیں اگر وہ کوئی فرض ادا کرتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے اپنا فرض نہیں ادا کیا۔

(۲۰) تصوف کا حصول ان تین چیزوں کے ذریعے ممکن ہے علم، جود وسخا اور صبر۔

(۲۱) علم صوفی کو بخشش کے طریقے بتاتا ہے اور جود وسخا اسے اپنے ذاتی حقوق قربان کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور صبر ان اوصاف کو برقرار رکھنے کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲۲) معرفت پر قلب کی زندگی کا دارومدار ہے اس کے بغیر دل مردہ اور ناکارہ ہے۔

(۲۳) قلبی سعادت اللہ تعالیٰ کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۴) مروت کی حقیقت یہ ہے کہ اقوال، اخلاق اور اعمال میں سفلہ پن سے پرہیز کیا جائے۔

(۲۵) دلی محبت اسی کے ساتھ ہوتی ہے جس سے واقفیت ہو اس لیے کسی سے محبت کرنے سے پہلے اس کی صفات و کمالات سے واقف ہونا ضروری ہے۔

(۲۶) جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے تو پھر اُسے کوئی چیز اس سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب نظر نہیں آئے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی طرف مائل نہ ہو گا البتہ ان چیزوں کی طرف ضرور مائل ہو گا جو اُسے اللہ تعالیٰ کے راستے پر گامزن ہونے اور اس کے قریب پہنچنے میں مدد دے سکیں۔

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) مخلوق سے حق کے لیے پیوستہ رہنا چاہیے کیونکہ اس طرح مخلوق سے وابستگی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے

(۲) جو عمل نامشروع ہے اس کا ارتکاب نیک نیتی کے ساتھ بھی ممنوع ہے اس لیے کہ خلافِ شرع اعمال سے فائدہ کی امید خیال خام ہے اور اس کا مرتکب احمق اور نا اہل ہے، گناہ نیک نیت کے ساتھ بھی عبادت نہیں ہوتا۔

(۳) مشائخ کبار کو آخرت اور بہشت کی بشارتیں ان کی مناجات سحر گاہی کی بدولت ملی ہیں۔

(۴) قناعت کے دروازے کا مرید بن مکھی نہ بن کہ جو چیز سامنے آگئی اسی پر بیٹھ گئی پاک اور ناپاک کا دھیان نہ رکھا۔

(۵) جب گھر فضول چیزوں سے بھرا ہوا ہو تو خالی کیے بغیر اس میں آرائش و زیبائش کے قیمتی سامان نہیں رکھ سکتے جس بوتل میں شراب کیثف بھری ہو اس میں نفیس گلاب کیسے بھر سکتے ہیں اگر گھر میں معزز مہمان کا استقبال کرنا ہے تو گھر کی صفائی ضروری ہے۔

(۶) عزم و نیت کی رو سے ترک تعلق یہ ہے کہ کوئی عمل غیرِ خدا

کے لیے نہ ہو تمام افعال و اقوال خالص اللہ کے لیے ہوں اور ہر وہ کام جس کی تو نیت کرے نیک نیتی پر موقوف ہو جب نیت درست ہو جائے تو اس وقت عمل شروع کیا جائے یا عمل اللہ کے لیے کرے ورنہ عمل ہی نہ کرے۔

⑦ انسان اپنے کام میں مشغول رہے ایک لمحہ کی کوتاہی بعض اوقات مہلک ثابت ہوتی ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) مسلمانوں کے لیے دین و دنیا کی عزت اور کامیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہے اس کے علاوہ سب اسباب ذلت کے ہیں۔

(۲) دین و دنیا کی رونق غرباء سے ہے امراء تو بے رونقی کا سبب ہیں جن اُمراء کے دلوں میں دین کی عظمت کی دولت موجود ہے وہ خوش نصیب ہیں اور نیک بخت ہیں۔

(۳) بعض لوگ ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی نفع نہیں ہوا کیا یہ نفع نہیں کہ تم اللہ تعالےٰ کا نام لیتے ہو۔

(۴) جس کالج کے ماحول اور تعلیم سے دین سلب ہو جائے وہ کالج نہیں فالج ہے۔

(۵) حد سے زیادہ تجاوز کرنا کسی چیز میں پسندیدہ نہیں۔

(۶) کسی کا ظاہر دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔

(۷) شیخ کامل کی حالت عوام کے مشابہ ہوتی ہے وہ عوام میں ملا جلا رہتا ہے اس کی کوئی امتیازی شان نہیں ہوتی۔

(۸) راگ اور راگنی آفت کی چیز ہے یہ ایک قسم ہے اس میں کودنے کی اجازت نہیں۔

(۹) جس کی طرف اہل حق علماء، صلحاء اور اتقیاء متوجہ ہوں وہ درویش کامل ہے اور جس کی طرف اہلِ دنیا، صاحبِ ثروت اور فساق و فجار مائل ہوں وہ درویش نہیں۔

(۱۰) درویشِ کامل کے ماتھے کا نور عقل مند کے سامنے چھپا نہیں رہتا

(۱۱) دینی مصلحت کا تقاضہ ہے کہ علماء کی نصرت و عزت کی جائے اگر عوام کے دل میں علماء کی عزت اور وقعت نہ رہے تو دین کی بات پر دھیان نہیں رہے گا اور بدعملی پھیل جائے گی۔ لہذا ہر حال میں علماء کرام کی عزت ضروری ہے۔

(۱۲) جب مَیں کسی کو لباس پوشاک میں تکلف کا پابند پاتا ہوں تو دو باتوں کا خیال آتا ہے ایک یہ نکما آدمی ہے دوسرا پست حوصلہ ہے کیونکہ اگر اس کی کسی بلند مقصد کی طرف نظر ہوتی تو اس میں وقت ضائع نہ کرتا۔

(۱۳) اہل اللہ کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش آنا اپنی عاقبت کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۴) جو شخص حاصل شدہ نعمتوں پر ہر وقت نظر رکھتا ہے تو فطری طور پر اس کے دل میں شکر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۵) دنیا کے تمام فنون میں جاننے والے کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ایک انجینئر سے آنکھ کا علاج پوچھیں تو کہے گا میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔ کسی ڈاکٹر سے قانون کی بات معلوم کریں۔ وہ

جواب میں کہے گا۔ میں قانون دان نہیں مگر دین اسلام کو ایسا لاوارث سمجھ لیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنی رائے زنی کرتا ہے۔ وہاں یہ نہیں کہتا کہ میں عالم نہیں ہوں۔

(۱۶) وہم بذاتِ خود ایک مستقل مرض ہے۔

(۱۷) انسان کو اچھے کام میں لگنا چاہیے اس کی ضرورت نہیں کہ نفع کا ہونا بھی اس کو معلوم ہو۔

(۱۸) دین کے مقابلے میں مصلحتیں کوئی چیز نہیں حقیقت میں وہ دین کی مصلحت نہیں بلکہ اپنی مصلحتیں ہیں، سو یہ مصلحت پرستی ہوئی خدا پرستی نہ ہوئی، چھوڑو ان مصلحتوں کو ان میں کیا رکھا ہے خصوصاً اہل علم کو تو ہرگز اس طرف نظر نہ کرنی چاہیے۔

(۱۹) علماء کو ضرورت ہے فقراء کی اور فقراء کو ضرورت ہے علماء کی۔

(۲۰) جو قومیں گائے کا گوشت نہیں کھاتیں وہ بے رحم ہیں اور جو کھاتے ہیں وہ رحم دل ہیں۔

(۲۱) ایک تو ہوتا ہے اکرام اور ایک ہوتی ہے تعظیم، صورت دونوں کی ایک ہے مگر نیت کی وجہ سے دونوں کی حقیقت میں فرق ہے۔

(۲۲) مال کے محبین اکثر ظاہری متقی ہوتے ہیں اس لیے کہ

معصیت میں روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ ان سے ہو نہیں سکتا۔

(۲۳) بزرگی کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے اور ایک وہ جو کتب بینی سے حاصل ہوتی ہے اس دوسری قسم میں اس کی کوئی بات میں غلو کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(۲۴) زیادہ باتیں یا زیادہ مزاح نہ کرو اس سے وقار جاتا رہتا ہے

(۲۵) زیادہ باتیں (فضول باتیں) کرنے سے ظلمت ہوتی ہے اور قلب سے نورانیت جاتی رہتی ہے۔

(۲۶) محبت رعب کا زیادہ سبب ہوتی ہے کہ کہیں ناراض نہ ہو جائے اگر محبت نہ ہو اور خوفِ محض ہو تو وہ رعب نہیں ہوتا بلکہ وحشت ہوتی ہے۔

(۲۷) مولویوں کا کام نہیں کہ چندہ جمع کریں یہ کام تو دنیا داروں ہی کے سپرد رہنا چاہیے۔ مولویوں کو مالیات میں پڑنا ہی نہیں چاہیے۔

(۲۸) دنیا کی ترقی بھی انجام میں تنزل ہی ہے اسی طرح دنیا کی راحت بھی کلفت ہی ہے۔

(۲۹) جس قدر کسی کے ساتھ تعلق زیادہ ہوتا جاتا ہے اس کی ظاہر داری خاطر داری میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

(۳۰) اگر اسباب بالکل نہ ہوں اور پھر کوئی توکل کرے تو یہ کوئی کمال کا درجہ نہیں ہے۔

(۳۱) امتِ محمدیہ کا کمال اسی میں ہے کہ ہر شخص دوسروں کو اپنے سے بڑا سمجھے اس طرح سب کی عزت محفوظ رہے گی ورنہ کوئی بھی محفوظ نہیں رہے۔

(۳۲) بے مشورہ ہرگز کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔

(۳۳) روایات وحکایات میں بے انتہا احتیاط کریں اس میں بڑے بڑے دیندار اور فہیم لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں خواہ سمجھنے میں یا نقل کرتے ہیں۔

(۳۴) خاتمہ بالخیر ہونے کو تمام نعمتوں سے افضل واکمل اعتقاد رکھیں۔

(۳۵) سخت مزاجی وتند خوئی کی عادت نہ کریں ضبط اور تحمل کو اپنا شعار بنائیں۔

(۳۶) مَیں طالب علموں کو وصیت کرتا ہوں کہ درس وتدریس پر مغرور نہ ہوں اس کا کار آمد ہونا موقوف ہے، اہل اللہ کی خدمت وصحبت ونظرِ عنایت پر اس کا التزام نہایت اہتمام سے رکھیں۔

(۳۷) زیادہ تکلف سے ہر ممکن حد تک بچیں اقوال وافعال میں بھی اور طعام ولباس میں بھی۔

خوشحال خان خٹک

(۱) ایک غیرت مند انسان کی دنیا میں دو ہی کام ہیں یا تو وہ کامیاب ہوتا ہے یا پھر سر قربان کر دیتا ہے۔

(۲) مکھی اور مچھر اگرچہ پروں سے پرواز کرتے ہیں لیکن وہ شہباز اور عنقا کے برابر نہیں۔

(۳) دوزخ کی آگ کو وہی آنسو بجھا سکتے ہیں جو سحر کے وقت ایک مومن کی آنکھ سے ٹپکتے ہیں۔

(۴) مجھے اس انسان کی آزادی، بے فکری اور خوشی پر رشک آتا ہے جو نہ دولت رکھتا ہے اور نہ زمین۔

(۵) اپنے گاؤں میں ایک شخص بھی میرا خیر خواہ نہیں اس لیے کہ میں سچ بولتا ہوں۔

(۶) انسان کا کمال تو یہ ہے کہ وہ رعد و برق بھی ہو اور طوفان بھی۔

(۷) نامرد نسب پر ناز کرتا ہے اور مرد اپنے جہان نو کی تخلیق پر۔

(۸) دروغ گو ہمیشہ خزاں میں ہوں گے اور سچے لوگوں کے چہرے ہمیشہ بہار میں رہتے ہیں۔

(۹) کتنا نادان ہے وہ شخص جو اپنی خوبیوں پر نازاں ہو، عقل مند وہی ہے جو اپنے عیوب کو دیکھتا ہے۔

(۱۰) بیماری سے مرجانا احسان کی دوا کھانے سے بہتر ہے۔

(۱۱) سچ ایک ایسی قوت ہے کہ آخر کار اسی کی فتح ہوتی ہے

(۱۲) صرف اچھے کاموں میں اپنی جان لڑا دینا ہی حقیقی اور اصلی بہادری ہے۔

(۱۳) جھوٹ سے پرہیز کرو اور سچ کو اپنا شعار بناؤ۔

خلیفہ عبد الملکؒ بن مروان

(۱) مجھ پر قبل از وقت اس لیے بڑھاپا آ گیا ہے کہ میں ہر جمعہ کو اپنی تمام عقل لوگوں پر خرچ کر دیتا ہوں۔

(۲) آدمیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو بلند مرتبہ ہو کر تواضع اور انکسار اختیار کرے اور بحالتِ قدرت زہد کو اپنائے اور بحالت قوت عدل کرے۔

(۳) دیکھو! مجھے چار باتوں سے معاف رکھنا اور ان چار کے علاوہ جو کچھ کہنا ہو وہ کہنا، اول یہ کہ جھوٹ نہ بولنا کہ میرے یہاں جھوٹے کی قدر نہیں ہے، دوسرے میں جو کچھ پوچھوں محض اسی کا جواب دینا کیونکہ میری توجہ اسی بات کی طرف ہو گی تیسرے میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا کیونکہ اپنی حالت میں خود بھی خوب جانتا ہوں، چوتھے مجھے میری رعیت پر برانگیختہ نہ کرنا کیونکہ ان کو میرے عتاب کے بجائے میری عنایات کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۴) جب سے میں پیدا ہوا تھا اس روز سے میری خواہش تھی کہ میں بوجھ اٹھانے والا مزدور ہوتا۔

(۵) اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اختلاف سے بچو

اور لڑائی میں ہمیشہ سرگرمی دکھانا اور جب امر بالمعروف کرو تو اس طرح کرنا کہ تم ضرب المثل بن جاؤ کیونکہ وقت سے پہلے لڑائی موت کو نہیں بلاتی اور امر بالمعروف بطور یادگار باقی رہ جاتا ہے اور اس کا اجر بھی، تلخی میں میٹھے ہو جاؤ اور سختی میں نرم بن جاؤ۔

(۶) اے لوگو! میں خلیفہ ضعیف نہیں ہوں اور نہ میں سست ہوں، نہ یزید کی طرح کمزور رائے رکھتا ہوں۔ اچھی طرح سن لو میرے پیش رو خلیفہ اپنے حالات گزر گئے لیکن میرے پاس تمام بیماریوں کا علاج یہ ننگی تلوار ہے تمہیں چاہیے کہ تم میری امداد کے لیے اپنے نیزے سیدھے کر لو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تم کو بدترین عذاب دے کر ہلاک دوں گا۔ یہاں تک کہ پھر ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی۔

یاد رکھو! قرابت اور رشتہ داری اور چیز ہے اور حکومت اور عہدیداری دوسری چیز۔ تم ذرا سر اٹھا کر میری تلوار دیکھو کہ یہ کیا حال کرتی ہے، یاد رکھو! میں ہر چیز برداشت کر لوں گا۔ لیکن کسی (اپنے) حاکم پر تمہارا خروج یا اس سے جنگ کرنا برداشت نہیں کر سکتا اگر اس وقت کوئی مجھے خوفِ خدا بھی یاد دلائے گا تب بھی میں اس کی گردن

اڑانے سے دریغ نہیں کروں گا۔

⑦ میں ماہ رمضان میں پیدا ہوا، رمضان ہی میں ماں کا دودھ چھوٹا، رمضان ہی میں میں نے قرآن پاک ختم کیا، رمضان ہی میں بالغ ہوا، رمضان کے مہینے ہی میں ولی عہد سلطنت بنا اور رمضان ہی میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور اب مجھے خوف ہے کہ میں رمضان ہی میں وفات پاؤں گا۔

⑧ کاش میں لذتوں میں اور عیش میں نہ رہتا کاش میں درویش اور فقیر کی طرح زندگی بسر کرتا۔

خلیفہ ابو خالد بن ولید

(۱) اے لوگو! تم غنا سے پرہیز کرو۔ کیونکہ غنا یعنی گانا بجانا حیا کو کم کر دیتا ہے اور نفسانی خواہشات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ مروت کو زائل کرتا ہے۔ مے نوشی کی طرف راغب کرتا ہے، بدمستوں اور نشہ بازوں کے کام کراتا ہے اگر تم گانے بجانے میں مصروف رہو گے تو زنا کے ضرور مرتکب ہو گے کیونکہ غنا زنا کا پیش خیمہ ہے۔

(۲) اے لوگو! میں مغرور و متکبر نہیں ہوں نہ مجھے دنیا کی حرص اور ملک کی رغبت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں سخت گنہگار اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہوں گا۔

(۳) اے لوگو! میں تم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ دیکھ کر بلاتا ہوں کہ ہدایت کے نشان پرانے پڑ گئے اور اہل تقویٰ کی روشنیاں بجھ گئیں۔ جب حرام کو حلال کرتے والے دنیا میں پیدا ہو گئے تو پھر مجھے تمہارے حال پر رحم آیا کہ میں تم کو صراط مستقیم کی طرف لاؤں۔

(۴) لوگو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے میں کسی طرح کی قوت اور غلبہ نہیں ہے۔

(۵) لوگو! اگر تم خوش نہیں ہو تو میں زبردستی تم سے بیعت نہیں لینا چاہتا اس صورت میں تم کو اگر مجھ سے کوئی بہتر اور افضل شخص ملے جس تو میں تم سے پہلے اس کے ہاتھ پر بیعت کروں اور اس کا فرماں پذیر بن جاؤں۔

(۶) لوگو! میں نے خلافت کا ارادہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے ڈر کر کیا ہے۔

خلیفہ المنصور ابو جعفر عبد اللہ

(۱) کوئی خلیفہ بغیر تقویٰ کے امور خلافت انجام دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور کوئی بادشاہ رعیت کی فرمانبرداری کے بغیر بادشاہت قائم نہیں رکھ سکتا اور کوئی رعایا عدل کے بغیر اطاعت نہیں کر سکتی۔

(۲) سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کر دے اور سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے جو ظلم کرے

(۳) فتح یابی کے بعد ہمیشہ تواضع اور رحمدلی اختیار کرو۔

(۴) یاد رکھو تالیف قلب ہی اطاعت پر مائل کرتی ہے۔

(۵) کسی معاملے میں غور و فکر کے بغیر پکا ارادہ نہیں کرنا چاہیئے اس لیے کہ غور و فکر انسان کے لیے بمنزلہ آئینہ کے ہے جس میں اپنا حسن و قبح معلوم ہوتا ہے۔

(۶) ہمیشہ نعمت کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے اور قدرت کے وقت معاف کر دینا چاہیے۔

(۷) قوت سے زیر کر لینا ورنہ اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔

(۸) بادشاہ ان تین باتوں کے علاوہ اور تمام باتیں برداشت کر لیتا ہے۔ (۱) افشائے راز، ملک میں بغاوت پھیلانا،

حرم میں دست اندازی ۔

⑨ جب دشمن تیری طرف ہاتھ بڑھائے تو اگر تجھ میں طاقت ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈال اور اگر یہ طاقت نہیں تو پھر چوم لے ۔

⑩ جب کسی شخص میں تونگری اور بلاغت دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو اس میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے

خلیفہ سفاح

(۱) جب قوت بڑھ جاتی ہے تو حرص گھٹ جاتی ہے۔

(۲) کوئی نیکی ایسی نہیں جو ضائع ہو جائے۔

(۳) دنیا میں کمینے وہ لوگ ہیں جو بخل کو احتیاط اور تحمل کو ذلت سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۴) اگر حلم و بردباری مقصدہ اور ذلت ہیں تو پھر عفو، درگزر گویا عاجزی ہے۔

(۵) صبر بہت اچھی چیز ہے لیکن اُسی وقت تک جب تک کہ امن میں خلل واقع نہ ہو اور بادشاہ کو سست نہ کر دے۔

(۶) سخاوت اور بخشش اتنی ہی پسندیدہ ہے جتنی گنجائش اور وسعت ہو۔

(۷) تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اسلام کو دنیا میں منتخب فرمایا اور اس کو کرامت، شرافت اور بزرگی بخشی اور ہم کو اس دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا اس کی تائید ہمارے شامل حال ہے اس نے اس کام کا ہمیں اہل بنایا ہے اور قلعہ قرار دیا ہے اور استحکام عطا فرما کر مکروہات کو باہر نکال پھینکنے کی طاقت عطا فرمائی ہے

(۸) اے کوفہ والو! تم ہماری محبت کے ایوان اور ہماری محبت کی منزل پر ہو، تم اس سے پھر نہ جانا اور ظالموں سے بدلہ لیتے وقت ہم سے علیحدہ نہ رہنا کیونکہ ہمارے ساتھیوں میں تم سب سے زیادہ سعید اور ہم پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے ہو، تم مستعد ہو جاؤ، میں سفاح ہوں جو تمہارے لیے نیکیوں کا مباح کرنے والا ہے۔

خلیفہ مامون الرشید

(۱) آدمی کو جو شرف ہے عقل سے ہے ورنہ خون اور گوشت میں کیا رکھا ہے۔

(۲) شریف وہ ہے جو بڑوں کو دبا لے اور چھوٹوں سے خود دبے

(۳) عقلوں کی لڑائی دیکھنے سے دنیا میں کوئی تماشہ عمدہ نہیں.

(۴) دلیل سے غالب ہونا میں بہ نسبت زور سے غالب ہونے کے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

(۵) آدمی تین قسم کے ہیں بعض ایسے ہیں جن کی ہر وقت ضرورت ہے بعض بمنزلہ دوا کے ہیں کہ خاص وقتوں میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں کہ بیماری کی طرح کسی حال میں پسندیدہ نہیں۔

(۶) سب سے عمدہ مجلس وہ ہے جس میں لوگوں کے حالات سے واقفیت ہو۔

(۷) بادشاہ کو لجاجیت نہایت نازیبا ہے اور اس سے زیادہ نازیبا یہ ہے کہ قاضی فریقین کی تسکین نہ کر سکے اور گھبرا جائے اور ان سب سے زیادہ ناموزوں بوڑھوں کی ظرافت ہے۔

(۸) جوانوں کی کاہلی سپاہی کی بزدلی ہے۔

(۹) کم کہنا اور زیادہ کرنا امر جمیل ہے۔

(۱۰) کمینوں کے جواب کے واسطے حلم ایک لشکر ہے۔

(۱۱) مال جمع کرنا آسان لیکن اس کی نگہداشت کرنا دشوار ہے۔

(۱۲) میں عفو و درگزر کو اتنا محبوب رکھتا ہوں کہ اگر مجرموں کو اس کا علم ہو جائے تو ان کے دل سے خوف جاتا رہے اور بجائے خوف کے ان کے دل خوشی سے بھر جائیں۔

(۱۳) اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرنا ہے۔

(۱۴) جب تجھ پر غصہ غالب پائے تو خاموشی اختیار کر۔

(۱۵) خوشامدی شخص بھلائیوں اور برائیوں دونوں کو پسندیدہ بتلائے گا۔

(۱۶) اپنے تھوڑے کو دوسروں کے زیادہ سے بہتر جان۔

(۱۷) گناہ اس قدر کم کہ ان کی عقوبت کی تاب لا سکے۔

(۱۸) شریف کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے سے برتر لوگوں کے ظلم تو برداشت کرے لیکن اپنے سے کم تر لوگوں پر ظلم نہ کرے۔

(۱۹) شیریں کلام اور خوش خلق کے ساتھ محبت واجب ہوتی ہے۔

(۲۰) ایسے فائدے سے درگزر کر جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو۔

(۲۱) کہنا اور نہ کرنا ایک قبیح امر ہے۔

(۲۲) یقین جان کہ جو درہم ناجائز طریقے سے حاصل کیا جاتا ہے وہ ہزار دینار کے لیے حجاب بن جاتا ہے جو کوئی ان کا خیال نہ کرے اس کو شیطان خیال کر۔

(۲۳) زیردستوں پر اس قدر کم جفا کر کہ اگر قسمت ان کو تجھ سے زبردست بنا دے تو ان کے انتقام کی تاب لا سکے۔

(۲۴) اپنے کاموں کی بنیاد محبت و آشتی پر رکھ نہ کہ قہر و غضب پر۔

(۲۵) ایسی راستی سے جو کسی کو فائدہ نہ پہنچائے اور لوگوں کا دل دکھائے پرہیز کر۔

(۲۶) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اتنی زیادہ کر جتنی کہ تجھے اس کے ساتھ احتیاج ہے۔

بو علی سینا

(۱) زاہد وہ ہے کہ دنیا سے احتراز رکھے اپنی قسمت پر رضا مند ہو اور مقدار عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔

(۲) جب آئے دن تمہاری رائے بدلتی رہتی ہے تو پھر اپنی رائے پر بھروسہ کیوں کرتے ہو۔

(۳) کسی کی نسبت بُرا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ یاد رکھو کہ اس کا عکس اس کے دل پر ضرور پڑے گا۔

(۴) ہر شام کو سوچو اور غور کرو کہ دن کے اوقات میں تم سے کوئی بات منشائے ایزدی کے خلاف تو نہیں ہوئی اور سجدے میں گر کر اگلے دن کو بہتر انداز سے گزارنے کی دعا مانگو۔

(۵) بیماریوں میں سب سے بڑی بیماری دل کی ہے اور دل کی بیماریوں میں سب سے بڑی دل آزاری ہے۔

(۶) نفس کی خواہش تجھے نفس میں پرندہ بناتی ہے اس کو مٹا کر حقیقی آزادی کا لطف اُٹھا۔

(۷) زندگی میں تین چیزیں انتہائی سخت ہیں، شدت مرض، ذلت قرض اور خوف مرگ۔

(۸) حقیقی اور اصلی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے اگر یہ سیاہ

ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتی ہیں۔

(۹) تلوار، بندوق اور توپ سے اس قدر لوگ نہیں مرتے جتنا کہ بسیار خوری سے مرتے ہیں۔

(۱۰) خاموشی گفتگو کا حُسن ہے۔

(۱۱) جو شخص تادیب دنیا سے راہ صواب اختیار نہ کرے وہ عذاب عقبیٰ میں بھی گرفتار ہوگا۔

(۱۲) ترش غذا جلدی ضعیف کرتی ہے، بدن کو دبلا کرتی ہے اور جسم کے پٹھوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

(۱۳) قلتِ عقل کا اندازہ کثرتِ کلام سے ہوتا ہے۔

(۱۴) مزے دار غذا عمدہ اور اچھی ہے جلدی ہضم ہوتی ہے اور بھوک کو بڑھاتی ہے اور بدمزہ غذا کو طبیعت دیر میں قبول کرتی ہے اور یہ بھوک کو گھٹاتی ہے۔

(۱۵) میری دو تمنائیں ہیں اول خدا کا کلام سنتا رہوں۔
دوم۔ خدا کا کوئی بندہ دیکھتا رہوں۔

(۱۶) دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔

(۱۷) زیادہ خوشحالی اور زیادہ بدحالی دونوں برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

(۱۸) اتنا کھاؤ جتنا کہ ہضم کرسکو۔ اتنا پڑھو جتنا جذب کرسکو۔

(۱۹) شیریں غذا جسم کو گرم کرتی ہے اور نمکین غذا بدن کو خشک

کرتی اور دیلا کرتی ہے۔

(۲۰) مباحثہ عقل کے لیے صیقل اور جاہلوں کے لیے عداوت کا بیج ہے۔

(۲۱) انسان کی بہترین خصلت علم ہے۔

(۲۲) بہترین قول ذکر ہے۔ بہترین فعل عبادت اور بہترین خصلت علم ہے۔

(۲۳) نظر اسی وقت تک پاک ہے جب تک یہ اٹھائی نہ جائے

(۲۴) ناقص عقل گناہ کے وقت محافظت نہیں کر سکتی۔

(۲۵) جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

حکیم جالینوس

(۱) آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے۔
(۲) نیک لوگوں کو دشمنوں سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔
(۳) حکیم اس کو کہتے ہیں جو باوجود قدرت رکھنے کے ظلم نہ کرے
(۴) ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ و اعمال لکھے پڑے ہیں۔
(۵) نہ زیادہ خاموشی اچھی ہے اور نہ زیادہ گفتگو۔
(۶) جو کوئی جوانی میں جوانمردی کرے تو ہنر اس کے شباب پر عائد ہوتا ہے نہ کہ خود اس پر۔
(۷) عزت اور بزرگی کا طالب ہر شخص ہے لیکن اسے حاصل کرنے کی رغبت بہت تھوڑے لوگ رکھتے ہیں۔
(۸) جو اپنے دوست کو بُرے کاموں سے وعظ و نصیحت کے ذریعے باز نہیں رکھتا وہ دوستی کے قابل نہیں۔
(۹) وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو حلیمی کی طاقت کے ساتھ غصے کی شدت کو ختم کر سکے۔
(۱۰) جہاں تک ہو سکے علم حاصل کرتا کہ مراد کو پہنچے۔
(۱۱) تمام صفات محمودہ کا انسان کی ذات واحدہ میں جمع ہونا نیک

چلتی ہے۔

(۱۲) بدتر وہ ہے جس میں حیا کم ہو۔

(۱۳) انسان کے لیے اتنی عقل کافی ہے کہ وہ سعادت وشقاوت ہدایت وضلالت، اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکے۔

(۱۴) جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ روح کی بھی فکر کر۔

(۱۵) اگر مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا ہے تو اچھے کام کر۔

حکیم بزرجمہر

(۱) زبان سے زیادہ نقصان دہ چیز کوئی نہیں۔

(۲) کمینے شخص سے حاجت طلب کرنا صحرا میں مچھلی طلب کرنے کے برابر ہے۔

(۳) میں آزاد اور غلاموں کا مالک رہا مگر سوائے میری خواہش کے کوئی اور مجھ پر غالب نہ ہوا۔

(۴) کم کھانے والا، کم بولنے والا اور نقصان نہ پہنچانے والا ہمیشہ سلامت، خوش اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۵) میں لڑائیوں میں حاضر ہوا لشکروں سے لڑا تلواریں چلائیں اور ہمسروں کو پچھاڑا مگر بری عورت سے زیادہ غالب کسی کو نہیں دیکھا۔

(۶) میں وحشیوں کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں پھرا مگر میں نے برے ساتھی سے زیادہ کوئی وحشت ناک نہ دیکھا۔

(۷) میں نے جنگ کے اوزاروں کو استعمال کیا اور پتھروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے گیا مگر قرض سے بوجھل میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔

(۸) ہر خرابی نفس کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔

(۹) غصے سے زیادہ گرم آگ کوئی نہیں۔

(۱۰) میں نے ایلوا کھایا اور کڑوی چیزوں کو پیا مگر محتاجی سے زیادہ کڑوا کسی چیز کو نہیں پایا۔

(۱۱) دنیا کی مصیبتوں کا تین چوتھائی حصہ زبان کا پیدا کردہ ہے۔

(۱۲) ظالم کے دروازے پر کھڑے ہونے سے زیادہ کوئی خطرہ نہیں۔

(۱۳) میں شیطانوں کے ساتھ پہاڑوں پر پھرا مگر برے انسان کے سوا کسی سے نہیں گھبرا دیا۔

بقراط

(۱) اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت ضائع نہ کرو۔

(۲) ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں علم نہیں۔

(۳) مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے۔

(۴) مفلس کو تھوڑی اشیاء کی ضرورت ہے آسودہ حال کو بہت کی اور لالچی کو تمام اشیاء کی۔

(۵) اچھی بات خواہ کسی نے کہی ہو وہ اچھی ہے اسے غور سے سنو۔

(۶) لوہا صرف لڑائی کے وقت سونے سے قیمتی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ہر وقت سونا ہی قیمتی ہوتا ہے۔

(۷) جو نفس کو زندہ رکھنا پسند کرے اسے لازم ہے کہ نفس کو مارے۔

(۸) انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے قلب کو پتھر کی طرح سخت بنائے تاکہ اس پر رنج وغم کی جونک نہ لگ سکے۔

(۹) سب سے زیادہ مفلس اور خالی ہاتھ وہ ہے جس کے پاس اعمالِ صالحہ نہ ہوں۔

(۱۰) جب تک تم بھوک سے بے تاب نہ ہو جاؤ اس وقت تک کبھی کھانا نہ کھاؤ۔

(۱۱) حقیقی معنوں میں بڑا وہ ہے جسے لوگ تو بڑا سمجھیں مگر وہ خود کو بڑا نہ سمجھے۔

(۱۲) بات کے بغیر کبھی نہ ہنسا کرو۔

(۱۳) غصہ کبھی کبھی عقل مند سے عقل مند انسان کو بھی احمق بنا دیتا ہے۔

(۱۴) اپنی خامیوں کا احساس ہی کامیابی کی کلید ہے۔

(۱۵) عورتوں کے کہنے پر عمل نہ کر ہمیشہ آرام سے رہے گا۔

(۱۶) دائمی عادت فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔

(۱۷) علم بہت ہیں عمر کم وہ سیکھ جس سے سب علم آجائیں۔

(۱۸) میری فضیلت کا راز یہ ہے کہ میں نے اپنے جہل کو سمجھ لیا ہے۔

(۱۹) ہم دولت سے ہم نشین حاصل کر سکتے ہیں دوست نہیں۔

(۲۰) زندگی کا ایک مقصد بنا لیجئے پھر اپنی ساری قوت اس کے حصول پر صرف کر دیں آپ یقیناً کامیاب ہوں گے۔

(۲۱) زیادہ گرم کھانا، سورج کی طرف دیکھنا، سر پر گرم پانی ڈالنا اور نشہ آور اشیاء کا استعمال آنکھوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

(۲۲) جس دروازے سے شک اندر آتا ہے محبت و اعتماد اس دروازے سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(۲۳) ہم دولت سے نرم بستر حاصل کر سکتے ہیں لیکن نیند نہیں۔

(۲۴) جس مرض کا سبب معلوم ہو اس کی شفاء بھی موجود ہے۔

(۲۵) دنیاوی عروج و تنزل کو مذہب سے کچھ تعلق نہیں۔

(۲۶) جب تمہیں وراثت میں مفلسی اور تنگدستی ملے تو نیکی اور شرافت کو اپنا سرمایہ بنا لو۔

(۲۷) جھوٹ تمام گناہوں کی ماں اور سچ بُرائیوں کا علاج ہے۔

(۲۸) ہمارے کھانے کا مقصد زندگی کا قائم رکھنا ہے نہ یہ کہ زندگی کی غرض صرف کھانے کو بنالے۔

(۲۹) عقلمند وہ ہے جو ہر کام میں میانہ روی اختیار کرے۔

(۳۰) طب کا علم قیاس اور تجربہ کا مجموعہ ہے۔

افلاطون

(۱) دل کے لیے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیزیں کان اور آنکھ ہیں کیونکہ یہ دونوں دل کے لیے پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں وہ انہی کی قوت سے اُڑتا ہے جب ان میں سے کوئی پَر ٹوٹ جاتا ہے تو وہ اُڑنے میں بہت دشواری محسوس کرتا ہے۔

(۲) بد طینت وہ ہے جو لوگوں کے عیب ظاہر کرے مگر نیکیاں چھپائے۔

(۳) وہ چیز جو حاصل نہیں ہو سکتی اس کی خواہش کرنا فضول ہے۔

(۴) خدا سے ایسی اشیاء کی طلب نہ کرو جن کا نفع دیرپا نہ ہو بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

(۵) بدترین حاجت وہ ہے جو ایک شریف شخص لیم طبع کے آگے پیش کرے اور وہ پوری نہ ہو۔

(٦) دنیا عاقل کی موت پر اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے

(۷) سب سے بڑی فتح اپنے آپ کو فتح کرنا ہے۔

(۸) بات کو پہلے دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔

(۹) عمر تھوڑی اور کام زیادہ ہیں عاقل وہ ہے کہ عمر کو ضروری کاموں میں ہی صرف کرے۔

(۱۰) خاموشی انسان کے لیے سلامتی کی باعث ہے۔

(۱۱) اطباء کی سب سے بڑی بھول یہ ہے کہ وہ ذہن کی طرف توجہ دیئے بغیر علاج میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) اہل علم کا امتحان کثرتِ علم سے نہیں ہوتا بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ فتنہ انگیز باتوں سے کس طرح بچتا ہے۔

(۱۳) تاریخ کی نسبت شاعری حقیقت کے زیادہ قریب ہے۔

(۱۴) علم سے محبت کرنا دانش سے محبت کرنا ہے۔

(۱۵) جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہوتی ہے وہ اپنی روح سے دوبدو کلام کرتا ہے۔

(۱٦) عقل جس جگہ کامل ہو گی حرص و شر ناقص ہو گا۔

(۱۷) وہ شخص عقل مند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے پریشان ہے۔

(۱۹) غصہ کی مقدار بات چیت میں اتنی ہونی چاہیے جیسے کھانے میں نمک کہ جب تک اعتدال پر رہتا ہے تو ہاضم ورنہ فاسد۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ کے تمام عطیوں میں سے سب سے بڑھ کر حکمت ہے اور حکیم وہ شخص ہے جس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔

(۲۱) برائی کو بھلائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔

(۲۲) ہر روز اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا کرو اگر بُری صورت ہے تو بُرے کام نہ کرنا تاکہ دو برائیاں جمع ہوں اگر اچھی صورت ہے تو اس کو بُرے کام کر کے خراب نہ کرو۔

(۲۳) بہت سے نقصان انسان کو اس لیے پہنچتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مشورہ نہیں لیتا۔

(۲۴) جب تو کسی کی طبیعت کا اندازہ لگانا چاہے تو بعض امور میں اس سے مشورہ طلب کر تاکہ اس کے جو دو عدل اور خیر و شر سے تھوڑے سے اشارہ سے واقف ہو جائے۔

(۲۵) سب سے زیادہ بے وقوف وہ شخص ہے جو خفیہ فتنہ کو بیدار کرے اور جو کام کہ آسانی سے سرانجام پا سکے اس کی نوعیت لڑائی جھگڑے تک پہنچائے۔

(۲۶) انسان کی طبیعت کا حال اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے ہوتا ہے۔ بڑے بڑے کاموں سے نہیں کیونکہ ان کو وہ بہت سوچ بچار کرنے کے بعد کرتا ہے اور بعض اوقات اس کے میلانِ طبع کے بالکل برخلاف ہوتے ہیں۔

(۲۷) جو شخص لوگوں سے کنارہ کشی کرتا ہے تو اس سے مل اور جو شخص لوگوں سے ملنے کا عادی ہو تو اس سے کنارہ کشی کر۔

(۲۸) انسان کا فخر اس میں ہے کہ فخر نہ کرے اور باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو کمتر خیال کرے۔

(۲۹) جو شخص خوب صورت گھوڑے اور قیمتی لباس سے فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے کیونکہ گھوڑے کی فضیلت دوسرے گھوڑوں پر اور لباس کی فضیلت دوسرے پر ہوگی نہ کہ خود اس کی۔

(۳۰) زندگی جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔

(۳۱) لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں (۱) انتہائی کنجوس جو نہ تو خود کھائے نہ ہی دوسروں کو دے۔

(۲) جو خود تو کھائے لیکن دوسروں کو نہ دے۔

(۳) فراخ دل جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی دے۔

(۴) جو خود نہ کھائے اور دوسروں کو دے۔

(۳۲) لوگ اگر داتا نہیں بن سکتے تو کم از کم فراخ دل تو بن ہی سکتے ہیں۔

ارسطو

(۱) سب سے بڑا بزدل وہ ہے جو موت سے ڈرتا ہے۔
(۲) کسی کے عیب مت ڈھونڈو تاکہ دوسرا تیسرے عیبوں کی جستجو نہ کرے۔
(۳) جو شخص علم حاصل کرنے کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا اُسے تمام عمر جہالت کی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔
(۴) لگاؤ کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔
(۵) نوکر سے اپنا راز کہنا اسے نوکر سے مالک بنا لینا ہے۔
(۶) غربت انقلاب اور جرم کی ماں ہے۔
(۷) غصہ ہمیشہ بے وقوفی سے شروع ہوتا ہے اور شرمندگی پر ختم۔
(۸) موت ایک چیتا ہے کمین گاہ میں کہ جس کے پنجے سے رہائی نہیں ممکن ہوتی۔
(۹) حُسنِ اخلاق سے زندگی آرام وسکون سے بسر ہوتی ہے اس کو تمام شعائر پر مقدم رکھنا چاہیے۔
(۱۰) ملک اور دولت کو بد طینت حکام کی ذات سے زیادہ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
(۱۱) جو چیز ہماری خصلت سے دور ہے وہ عقل سے بھی دور ہے۔

(۱۲) اگر کوئی تیرے حق میں برائی کرے اور تو کسی کے حق میں نیکی کرے تو دونوں کو بھول جا۔

(۱۳) کتنا بُرا ہے وہ انسان جو اس بات کی پرواہ ہی نہ کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔

(۱۴) جو ایک لمحے کے لیے غصہ کو پی جائے وہ پورے المناک دن سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۵) بے انصافی برداشت کرنے سے خود ایسے شخص کے ساتھ بے انصافی کرنا زیادہ اچھا ہے لیکن کوئی بھی شخص اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔

(۱۶) صورت بغیر سیرت کے ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔

(۱۷) برائی کو بُرے طریقے سے دور کرنا اگرچہ اچھی بات ہے لیکن شر کو خیر سے دور کرنا نسبتاً اچھا ہے۔

(۱۸) رشک سے انسان کو بچنا چاہیے مگر جس رشک سے اصلاح کی امید ہو اسے تو ضرور ہی اختیار کرنا چاہیے۔

(۱۹) جو بات معلوم نہ ہو اس کے اظہار میں شرم نہ کرنی چاہیے۔

(۲۰) عورت کی ترقی یا تنزلی پر ہی قوم کی ترقی یا تنزلی کا انحصار ہے۔

(۲۱) ہر ایک نئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن دوستی جتنی پرانی ہو گی۔ اتنی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔

(۲۲) زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی ہو دیوانے پن کی دلیل ہے۔

(۲۳) میرے دوستو! دنیا میں دوست ہیں ہی نہیں۔

(۲۴) ناامید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہوتا ہے۔

(۲۵) ظالموں کے ساتھ تعلقات قائم نہ رکھ کہ قیامت کے روز ان کی باز پُرس تجھ سے بھی ہو گی۔

(۲۶) جواب دینے میں جلدی نہ کرنا کہ آخر میں خفت وندامت نہ ہو۔

(۲۷) لالچ کو دل میں جگہ نہ دے کہ تیری قوت دوسروں سے زیادہ نہیں ہے۔

(۲۸) دنیا میں ہر چیز کا ضائع ہونا اور منتقل ہونا ممکن ہے طبیعت کا دنیا میں ہر چیز سے بہانہ چل سکتا ہے مگر قضاء وقدر سے فرار ممکن۔

(۲۹) عادت طبیعت کو ضعیف کر دیتی ہے اور اس کے خلاف کام کرواتی ہے۔

(۳۰) مصیبتیں اور دکھ ہمیں اپنی کم ہمتی کی وجہ سے بہت زیادہ خوف ناک نظر آتے ہیں۔

(۳۱) دنیا ایک خس پوش کنواں ہے عقل مندوں کو ہوشیاری کے ساتھ قدم رکھنا چاہیئے۔

(۳۲) خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ فائدہ مند عادت ہے۔

(۳۳) زندگی کی سب سے بڑی فتح نفس پر قابو پانا ہے اگر نفس نے تیرے دل پر فتح پالی تو سمجھو کہ تیرا دل مردہ ہے۔

(۳۴) خود باعمل ہونا چاہیے کیونکہ بغیر عمل کے دوسروں پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں پڑ سکتا۔

(۳۵) انسان کے ظاہری اسباب میں عزت کا مرتبہ سب سے اول ہے۔

(۳۶) زیادہ باتونی شخص پڑھنے کی طرف کم توجہ دیتا ہے۔

(۳۷) لذت کی خاطر برائی نہ کر، لذت ختم ہو جائے گی گناہ باقی رہے گا۔

(۳۸) ادب انسان کا زیور ہے۔

(۳۹) اگر تم گناہ پر آمادہ ہو جاؤ تو کسی ایسی جگہ کی تلاش کرو، جہاں خدا نہ ہو۔

(۴۰) ناکامیوں کی بہت سی سیڑھیوں سے مل کر کامیابی کا زینہ بنتا ہے

سقراط

(۱) تحریر ایک خاموش آواز اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

(۲) وہ آدمی ہی کیا جس سے اس کے دوست خائف رہتے ہیں۔

(۳) جوانی میں آدھا کھاؤ اور آدھا بچاؤ۔

(۴) اپنے آپ کو پرکھے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی سی بات ہے

(۵) میں سچائی کا اس طرح پیچھا کرتا ہوں جس طرح ایک شکاری کتا شکار کا پیچھا کرتا ہے۔

(۶) کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے دشمن بھی بے خوف ہوں۔

(۷) جس چیز کا علم نہیں، اس کو مت کہو۔ جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو نہ کرو، جو راستہ معلوم نہیں اس میں سفر مت کرو۔

(۸) دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش کی یاد، ہمیشہ کے لیے زہر آلود کر دیتی ہے۔

(۹) مرد آنکھ ہے تو عورت بینائی، مرد پھول ہے تو عورت خوشبو۔

(۱۰) اچھی بات جو بھی کہے غور سے سنو۔
(۱۱) نعمت حق کی تلافی کے لیے تین چیزیں لازم ہیں، گناہ سے توبہ کثیر شکر اور عبادت۔
(۱۲) خوش مزاجی سے امن وسلامتی حاصل ہوتی ہے اور دوسروں کے دل میں خوش مزاجی جگہ بھی کرتی ہے۔
(۱۳) عورت خود ہی ایک فتنہ ہے اور اس کا لکھنا پڑھنا سیکھنا سخت ترین فتنہ ہے۔
(۱۴) خودکشی بہت بڑا گناہ ہے۔
(۱۵) ہر راحت کے بعد غم اور ہر غم کے بعد خوشی ہوتی ہے۔
(۱۶) جب تو کسی کے ساتھ کسی قسم کی نیکی نہ کر سکے تو کم از کم اس کی برائیوں سے ہی اسے مطلع کرتا رہ۔
(۱۷) بچپن میں شرم وحیا، جوانی میں اعتدال اور بڑھاپے میں کفایت شعاری اور عاقبت اندیشی ضروری ہے۔
(۱۸) بُرے کاموں پر ندامت نہ کرنا ایک دوسری بڑی برائی ہے۔
(۱۹) نیک خو ہونا تمام حکمت کا خلاصہ ہے اس سے امن اور سلامتی حاصل ہوتی ہے اور دوسروں کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔
(۲۰) اچھی بات کے حاصل کرنے میں بُری بات کو ذریعہ اور وسیلہ نہ بنانا چاہیئے۔

(۲۱) انسان کے حال کا معلوم کرنا انتہائی مشکل ہے جب تک کہ بار بار آزمائش نہ کی جائے اور جب تک معاملہ نہ پڑے اعتماد نہ کرے۔

(۲۲) جس شخص کو تیرا دل بُرا خیال کرے یا دشمن جانے اس سے بچتا رہ۔

(۲۳) دوسرے لوگوں کی تحریروں سے اپنی زندگی کی اصلاح و ترقی شروع کرو اس طرح تم زندگی کے ایسے مدارج و منازل بآسانی طے کر لو گے جن تک پہنچنا بڑی ہمت اور قربانی کے بعد نصیب ہوتا ہے۔

(۲۴) جو شخص اچھے اور بُرے میں تمیز نہ کر سکے اس کا شمار مُردوں میں ہے۔

(۲۵) دنیا میں ایسی کوئی بھی جگہ نہیں جہاں موت کا گزر نہ ہو۔

(۲۶) عقل مند کی پہچان غصے کی حالت میں ہوتی ہے۔

(۲۷) وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں اس جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔

(۲۸) حقیقی دولت مند وہ ہے جس کا بدن صحت مند ہے۔

کنفیوشس

(۱) جب تم زندہ لوگوں کی خدمت کرنے کے اہل نہیں تو ان کی ارواح کی خدمت کیسے کر سکتے ہو۔

(۲) انسان کا کام تدبیر کرنا ہے کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(۳) ہم خود مسرت کا احساس کرنے کی بجائے دوسروں کو اس بات کا یقین دلانے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم مسرور ہیں۔

(۴) جو یہ مان گیا کہ اس سے غلطی سرزد ہو گئی ہے لیکن اس غلطی کو درست نہیں کرتا وہ ایک اور غلطی کرتا ہے۔

(۵) دوسروں کے ساتھ ویسا سلوک ہرگز نہ کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ نہ کرے۔

(۶) ایک نابینا دوسرے نابینا کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں جا گریں گے۔

(۷) ہر دانا اور نیک شخص مخلص ہوتا ہے۔

(۸) محتاط لوگ عام طور پر کم غلطیاں کرتے ہیں۔

(۹) لوگوں کے سامنے اپنا عمل پیش کرو اور ان کے معاملات کو حل کرنے میں دل و جان سے محنت کرو۔

(۱۰) ایک ظالم حکمران لوگوں کی نظر میں شیروں سے زیادہ خطرناک ہے۔

(۱۱) سریلی آوازیں اور خوب صورت چہرے عموماً برائی کی طرف مائل کرتے ہیں۔

(۱۲) کیا مناسب ہے؟ اس کا علم ہو جانا، لیکن پھر اس پر عمل نہ کرنا ہمت کے فقدان کی علامت ہے۔

(۱۳) صداقت انسان کو عظیم بناتی ہے اور انسان صداقت کو عظیم بناتا ہے۔

(۱۴) تعلیم کا مقصد مثالی انسان کی تکمیل ہے۔

(۱۵) اپنے کردار کو اتنا بلند کرلو کہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں تمہیں متاثر ہی نہ کرسکیں۔

(۱۶) بغیر نیکی کے دولت اور عزت محض بیکار چیزیں ہیں۔

(۱۷) جس طرح مچھلی دانے کو دیکھتی ہے دام پر اس کی نظر نہیں جاتی بالکل اسی طرح نادان نفع کو تو دیکھ لیتا ہے لیکن اس کی نظر نقصان تک نہیں پہنچتی۔

(۱۸) آنکھ والا وہ ہے جو اپنے آپ کو دیکھے۔

(۱۹) ان سے کبھی دوستی نہ کرو جو تجھ سے بہتر نہیں۔

(۲۰) جو دوسروں کی بھلائی کرنا چاہتا ہے اس نے کرنے سے پہلے ہی اپنے لیے بھلائی کر لی۔

(۲۱) سچائی کو اپنی زندگی کا شعار بنالو۔ تمام کامیابیاں خود تمہارے

قدم چومیں گی۔

(۲۲) انسان بہت عظیم ہے کسی کی تحقیر نہ کرو ہر ایک سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

(۲۳) خاموشی کو اپنی عادت بنالو زندگی کی بے شمار مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

(۲۴) اگر تم خود خوش رہنا چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ لوگ تم سے خوش رہیں۔

(۲۵) اگر تم لوگوں سے نیک سلوک کرو گے تو وہ اس کے بدلے میں ضرور تم سے اچھا برتاؤ کریں گے۔

(۲۶) اچھے خیالات کسی دولت سے کم نہیں۔

حکیم اقلیدس

(۱) علم بہت ہیں اور عمر کم، تو وہ سیکھ جس سے سب علم آجائیں۔
(۲) جو عالم ہو اور اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ ایسا بیمار ہے جس کے پاس دوا تو موجود ہے مگر علاج نہیں کرتا۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔
(۴) دانا وہ ہے جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔
(۵) جو چیزیں نقصان کرنے والی ہیں ان سے شفا چاہنے والے بہت ہیں۔
(۶) ایک آزردہ دل تمام انجمن کو افسردہ کر دیتا ہے۔
(۷) علم کو روٹی کمانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ علم آپ اپنا صلہ ہے۔
(۸) جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ بہت سے لوگوں کو کیا قابو میں رکھے گا۔
(۹) دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔
(۱۰) دو بھائیوں میں دشمنی مت ڈال کہ وہ معمولی بات پر صلح کر لیں گے اور تجھے ہمیشہ کی برائی حاصل ہو گی۔
(۱۱) دنیا عالم اسباب ہے یہاں ہر فعل سے پیشتر سبب کا ہونا قدرت کی حکمت ہے۔

(۱۲) بزرگ اطاعت سے ہمسر، خلق سے خردمند، لطفِ کرم سے، اور حاسد نعمت کے زوال سے خوش ہوتے ہیں۔

(۱۳) دہقان جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔

(۱۴) شہوت ایسی شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے۔

زرتشت

(۱) بزرگی کی تین نشانیاں ہیں، اول دوسرے لوگ اسے بزرگ سمجھیں، دوم، وہ خود اپنے تئیں بزرگ نہ جانے۔ سوم جب مصیبتوں میں گھِر جائے تو سچائی کو نہ چھوڑے۔

(۲) سب سے بڑا وہ ہے جو انسان کا احترام کرے۔

(۳) سچائی کے دامن کو کسی بھی حال میں مت چھوڑ اور کیسی بھی آفت آجائے جھوٹ کے قریب نہ پھٹکو۔

(۴) جو لوگوں سے محبت نہیں کرتا وہ یہ جان لے کہ لوگوں کے دل میں بھی اس کے لیے کوئی محبت نہیں ہے۔

(۵) بُرائی کا اختیار کرنا انتہائی آسان ہے جبکہ اس کو چھوڑنے کے لیے بڑے ہی مضبوط حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے

(۶) عزت ہمیشہ اس کی ہوتی ہے جو نیک کام کرتا ہے اس لیے کہ نیکی کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔

(۷) اچھائی کا راستہ نجات کا راستہ ہے جبکہ برائی کا راستہ زندان کی طرف لے جاتا ہے۔

(۸) ہمیشہ نیک کاموں کی تلقین کرو، جو نیکیوں کا پرچار کرتا ہے۔ اس کے لیے لازم ہے کہ خود بھی نیک کام کرے۔

(۹) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ابدی راحت حاصل ہو۔
(۱۰) کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ اور نہ کسی کو گالی دو۔
(۱۱) عمل تو بعد کی بات ہے اچھے خیالات و تصورات پر بھی جزا دی جاتی ہے۔

کرشن مہاراج

(۱) جو شخص چار آدمیوں میں بیٹھ کر کوئی چیز کھانے کے لیے منگائے اور پھر آپ ہی کھائے اوروں کو کھانے کے لیے نہ دے تو وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔

(۲) جو کوئی اپنے پاس رکھی ہوئی کسی کی امانت کو اپنے قبضہ میں کرلے وہ نرگ (دوزخ) میں جائے گا۔

(۳) جو آدمی اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت کو بری نیت سے ورغلائے تو وہ نرگ (دوزخ) میں جائے گا۔

(۴) جس وقت کسی غریب قرض دار کے گھر آکر قرضہ دینے والا اپنے روپیوں کا تقاضہ کرے اور قسم کھائے کہ وہ رقم لے کر ہی جائے گا اس مقصد کے لیے وہ دھرنہ مار کر بیٹھ جائے اس وقت اگر کوئی دیندار آدمی اپنی گرہ سے اس کا قرض ادا کر دے تو وہ سورگ (جنت) میں جائے گا۔

(۵) جو شخص پرماتما کے دیگر بندوں کو آرام پہنچا کر پھر خود کو آرام دیتا ہے وہ پرماتما تک رسائی پاتا ہے جو مخلوق کی خدمت کرتا اس خود غرض کو تو اس دنیا میں بھی بھلائی نصیب نہیں ہوتی آخرت کا تو کہنا ہی کیا ہے

(۶) جب شمع کو پروانہ ایک مرتبہ دیکھ لیتا ہے تو پھر واپس

تاریکی میں نہیں جاتا۔ چیونٹی بھی مٹھائی کے ڈھیر میں مر جاتی ہے لیکن اسے چھوڑتی نہیں اسی طرح نیک عابد اپنی خوشی سے سب کچھ چھوڑنا گوارہ کرتا ہے مگر خدا کی محبت سے منحرف نہیں ہوتا۔

(۷) جس گیان کے ذریعے انسان علیحدہ علیحدہ سب ہستیوں میں ایک لافانی ہستی کو مجموعی طور پر شیر و شکر ہوتا ہوا دیکھے تو اسی کو سچا گیان سمجھ۔

(۸) شام کے وقت جو کوئی گھر کے صحن میں جھاڑو دیتا ہے وہ نہایت غریب ہو جاتا ہے۔

(۹) جو شخص باغ کے درختوں کو کاٹے اور تالاب اور کنویں بند کرے ایسا شخص سخت گناہ گار ہے۔

(۱۰) جو کوئی روپوں کے بدلے کسی کی بیٹی اپنے قبضہ میں اروے وہ اس دنیا میں کبھی بھی سکھ نہیں پا سکتا۔

(۱۱) آدمی کو چاہیے کہ کسی کا بھی پردہ خاموشں نہ کرے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

(۱۲) خدا کا پیارا وہ ہے جو کسی کو دکھ نہ دے خوشی اور غم میں یکساں رہے اداسی اور محبت کے پنجے سے چھُوٹ چکا ہو، متعصب نہ ہو جیسا کہتا ہو ویسا کرتا ہو نہ دوست کا حمایتی ہو اور نہ ہی دشمن کا دشمن ہو۔

(۱۳) میں اس بھگت سے پیار کرتا ہوں جو کسی کو بھی تکلیف نہ
پہنچائے اور خود ستایا جا کر بھی دوسرے کو تکلیف نہ دے
جو بے جا طور پر خوشی نہ کرے اور حسد و خوف سے بالاتر ہو۔
(۱۴) جو کوئی گائے کا دودھ نو دن تک بچھڑے کو الگ کر کے
دوہے اور بچھڑے کو ایک بوند بھی نہ چکھائے تو وہ
نرگ (دوزخ) میں جائے گا۔

بھگت کبیر

(۱) جو شخص کسی دنیاوی فائدہ کو مدنظر رکھ کر خدمت کرتا ہے اُسے خادم نہ کہو وہ مزدور ہے اور مزدوری کی خاطر خدمت کرتا ہے۔

(۲) جن کو بے خبری ہے وہی خبردار کہلاتے ہیں جن میں بے ہوشی ہے مذہب عشق میں وہی ہوشیار کا خطاب پاتے ہیں۔

(۳) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر لکڑی پر رندا نہ پھیرا جائے تو اس کی سطح چکنی کیسے ہوگی اور اس میں چمک دمک کیسے آئے گی، چندن جس قدر گھسا جاتا ہے اسی قدر اس میں سے خوشبودار اور معطر کر دیتا ہے، عطر نکالنے میں پھولوں کو کس قدر تکلیف دی جاتی ہے اگر پھول ان مرحلوں سے نہ گزریں تو پھر ان کی خوشبو دیرپا کیسے ہوگی۔ اگر ہیرے کو تراشا نہ جائے تو پھر اپنی چمک دمک کس طرح دکھلائے گا۔ اس لیے جو کام قدرت کا ہوتا ہے مصلحت سے خالی نہیں ہوتا۔ اولیاء کو اسی وجہ سے دنیا میں دکھ دیا جاتا ہے اگر وہ دکھی نہ کیے جائیں تو ان میں مالک کا رنگ کس طرح آئے گا۔

(۴) دنیاداروں کی زندگی کا انجام دیکھو وہ ہزاروں زبانوں سے اپنی بے لسی اور بے کسی کا اظہار کر رہی ہے اس کا نتیجہ

حسرت اور مایوسی ہے یہ کتوں کی طرح جیتے اور کتوں ہی کی موت مرتے ہیں۔

۵) بیٹا عادتاً، اصولاً اور فطرتاً اپنے باپ کا وارث ہوتا ہے اور اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

۶) انسان فطرتاً چنچل بے قرار اور بے چین رہتا ہے یہ اس کا خاصہ ہے مگر یہ خاصہ اس لیے ہے کہ وہ ترقی کر کے اونچے درجہ پر چڑھے قدرت کا مقصد یہ کبھی نہیں ہے کہ وہ ایک جگہ رہے۔

۷) جس شخص میں دل کے یکسو کرنے اور دل کو یکسو کر کے ایک مرکز پر قائم ہونے کی قابلیت نہیں آئی وہ نہ تو سوچ سکتا ہے اور نہ سچے معنی میں کوئی اچھا عمل کر سکتا ہے۔

۸) جو لوگ میرے اشاروں کو سمجھ لیتے ہیں ان سے مخاطب ہونے میں مجھے خوشی ملتی ہے۔

۹) جب تک کسی شخص میں بلند نظری، عمیق نظری اور وسیع نظری نہ آئے تب تک وہ اچھا انسان نہیں ہو سکتا اور اسے یہ بھی تمیز نہیں ہوتی کہ کون شخص کس قسم کے سلوک کا مستحق ہے۔

۱۰) دنیا میں ایسے لوگ بہت ہیں جو لکیر کے فقیر بنتے ہیں اور ساری عمر لکیر کے فقیر ہی بنے رہتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی سوچ محدود ہوتی ہے۔

(۱۱) آج تک مردوں نے کبھی زندوں کا کام نہیں کیا ہزار کوئی مریض ان کو بلایا کرے مردہ وید یا حکیم نے کب آ کر کسی زندہ مریض کا علاج کیا ہے۔ میں دنیا کا زندہ طبیب ہوں اور ہر مریض کی نبض پہچانتا ہوں مگر مردہ پرست دنیا میری قدر نہیں کرتی یہاں پر کون ہے جو میری سنتا ہے۔

(۱۲) یاد رکھو کہ جیسے لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ویسے ہی انسان میں انسان کی صحبت سے خرابی آتی ہے۔

(۱۳) نادان انسان زیادہ سے زیادہ مال اکٹھا کرتا جاتا ہے اپنے مردے کے لیے اوروں کے ساتھ روتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ خود بھی مرے گا، اُسے تو زیادہ سے زیادہ مال کمانے کی فکر رہتی ہے۔

(۱۴) غصہ کمزوری کی علامت ہے کیا تم نہیں جانتے کہ غصے والے آدمی کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں اس کے پاؤں اُکھڑ جاتے ہیں ایسے آدمی کو تو اگر بچہ بھی چاہے تو با آسانی گرا سکتا ہے۔

(۱۵) غصہ بہت بُری عادت ہے یہ انسان کو نہ صرف پشیمان کرتی ہے بلکہ برباد کر دیتی ہے۔

(۱۶) جہاں نیکی ہے وہاں ہی بدی رہتی ہے چراغ ہی کے نیچے اندھیرا رہتا ہے اگر بدی نہ ہو تو نیکی کا خیال کس کو آئیگا۔

اور اگر نیکی نہ ہو تو بدی کیسے سمجھ میں آئے گی، بدی بیماری ہے اور نیکی اس کا علاج۔

(۱۷) انسان اگر وسیع نظر ہو جائے تو اسے ہر جگہ ایک ہی قسم کا وسیع نظارہ نظر آنے لگے مگر لوگ تنگ نظر ہوتے ہیں اس وجہ سے انہیں تنگ نظری کے ہی سامان ملتے ہیں۔

(۱۸) جو شے خلق ہوئی ہے وہ کھاتی پیتی اور سانس لیتی ہے پتھر کا ایک ٹکڑا بھی سانس لیتا ہے اور اسی سانس سے آسمان سے اپنی غذا کو ہر وقت کھینچ کھینچ کر جذب کرتا رہتا ہے۔

(۱۹) عزت، شہرت اور دولت، کیا ہم کو ہمیشہ انہی کے جھمیلے میں پڑا رہنا چاہیے یا کوئی ایسا کام بھی کرنا چاہیے کہ جس سے اصلی خوشی اور اصلی سکھ حاصل ہو۔

(۲۰) نیکی کا اثر طاقتور اور بدی کا کمزور ہوتا ہے۔

تُلسی داس

(۱) بھگوان سے مقابلہ نہیں محبت کی جاتی ہے۔

(۲) پریم ہی زندگی ہے اور پریم ہی سے دلوں کو فتح کیا جاتا ہے

(۳) دنیا میں دکھی انسان بہت ہیں ضرورت ہے پیار و محبت اور بھائی چارے کے بولوں کو عام کیا جائے۔

(۴) ہر مرض کے لیے کوئی نہ کوئی دوا ضرور ہے اور نفرت کی بیماری کے لیے پیار محبت بہت عمدہ دوا ہے۔

(۵) لوگوں کو دکھی کرنا آسان ہے لیکن اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا جبکہ لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے محبت پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ آسان ہے اور پھر اس کا نتیجہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

(۶) ہر کام میں اپنے ہی فائدے کو مدنظر نہ رکھو انسانیت کی بھلائی بھی بالآخر تمہارا ہی فائدہ ہے۔

(۷) کسی کو بھی بُرا نہ کہو اس لیے کہ ایسا کرنے سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۸) نفرت اور حسد دونوں ایسی بیماریاں ہیں جس میں پیدا ہو جائیں تو سمجھ لو کہ وہ نرگ کے راستے پر تیزی سے جا رہا ہے۔

(۹) بُرے کی برائیاں دیکھ کر اس سے نفرت نہ کرو بلکہ انسانیت کا تقاضہ یہی ہے کہ اسے نیکی کی تلقین کی جائے۔

(۱۰) جن لوگوں نے نفرت کا راستہ اپنایا وہ نقصان میں رہے اور شکست ان کا مقدر بنی، جن لوگوں نے محبت اور پریم کے شبدوں کے سہارے زندگی بسر کی وہ فائدے میں رہے اور کامیاب ہوئے۔

گوتم بُدھ

(۱) انسان کی بے غرض خدمت کرنا ہی انسانیت کی معراج ہے۔
(۲) صبر سب سے بڑی دعا ہے۔
(۳) بڑا وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔
(۴) نفرت، نفرت سے کبھی کم نہیں ہوتی، محبت سے کم ہوتی ہے
(۵) محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔
(۶) اگر انسان سے گناہ ہو بھی جائے تو وہ اسے نہ دہرائے نہ اُسے چھپائے نہ اس میں مگن ہو جائے، گناہ کا اندوختہ ہی تمام دکھوں کی بنیاد ہے۔
(۷) سات سمندروں کے پانی کے مقابلے میں انسان کی آنکھوں سے زیادہ آنسو بہہ چکے ہیں۔
(۸) لوگوں کے دلوں میں خوشی کا کنول کھلانا ہزاروں زیارتوں سے افضل ہے۔
(۹) کسی دیوتا کے سامنے سو برس تک سر جھکانے سے کہیں بہتر ہے کہ تم ایک پرہیزگار شخص کی صحبت میں بیٹھو۔
(۱۰) جو چیز بے انصافی سے حاصل ہو وہ زہر کی مانند ہے۔
(۱۱) بدکلامی تو جانوروں کو بھی پسند نہیں آتی۔

(۱۲) قتل، چوری اور زنا یہ تین جسمانی گناہ ہیں، بد کلامی، بکواس بدگوئی اور جھوٹ یہ زبان کے گناہ ہیں۔ مگر دولت کی خواہش دوسروں کی برائی کی خواہش، تشدد اور بے رحمی یہ ذہن کے گناہ ہیں۔

(۱۳) درست عقیدہ یا تصور انسانی نفس اور کائنات کے متعلق جب تک درست نظریہ موجود نہ ہو اعمال کی درستی ممکن نہیں۔

(۱۴) انسانی زندگی میں دکھ ہی دکھ ہے اور اس سے نجات گیان میں ہے۔

(۱۵) اگر ہم اپنے جسم کے ظاہری گھاؤ پر مرہم رکھتے ہیں تو روحانی گھاؤ کا علاج کیوں نہیں کرتے۔

(۱۶) لگن سے علم حاصل ہوتا ہے اور لگاؤ کے فقدان سے علم کھو جاتا ہے۔

(۱۷) عزیز چیزوں سے ہی غم پیدا ہوتا ہے اور عزیز چیزوں سے ہی خوف جو عزیز چیزوں کے بندھن سے آزاد ہے اُسے خوف ہے نہ غم۔

(۱۸) وہی کام کرنا چاہیے جسے کر کے پچھتانا نہ پڑے۔

(۱۹) سچائیاں پتوں کی طرح لاتعداد ہیں جن کا شمار کرنا انسانی عقل کے بس کی بات نہیں ہے۔

(۲۰) اگر کسی شخص کے دل سے جہالت دور نہیں ہوئی تو دعا، قربانیاں اور نذر نذرانے سب بیکار ہیں۔

(۲۱) ہر فری روح سے محبت کرنا انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

(۲۲) بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے اور اطمینان سب سے بڑا سکھ، اس لیے سکھ کے خواہش مند انسان کو ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیئے۔

(۲۳) انسان کے سارے رنج اور ساری مصیبتیں خواہشوں کے باعث ظہور میں آتی ہیں۔

(۲۴) ہر ایک سے خوش کلامی کے ساتھ پیش آؤ۔

(۲۵) انسان محبت ہی کے لائق ہیں نہ کہ نفرت کے۔

(۲۶) جو اپنے نفس پر غلبہ پالے وہ سب سے بڑا بہادر ہے۔

(۲۷) انسانی زندگی میں قدم قدم پر دکھ ہی دکھ ہیں اس لیے تم ہر طرف خوشیاں پھیلانے کی کوشش کیا کرو۔

بابا گورو نانک

(۱) کوئی کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے معاف کرو۔
اس لیے کہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہی ہے۔

(۲) جو گناہ کا مرتکب ہو اُسے آدمی سمجھو جو گناہ کر کے نادم و پشیمان ہو اسے ولی سمجھو اور جو گناہ کر کے اِترائے اسے شیطان سمجھو۔

(۳) نادان لوگ دولت کے لیے دل کا چین گنوا دیتے ہیں جبکہ عقل مند دل کے چین کے لیے دولت لٹا دیتے ہیں۔

(۴) دنیا میں جسے دیکھو دولت کا دلدادہ ہے خدا کا نام کوئی نہیں لیتا یہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔

(۵) سب سے بہتر وراثت جو آئندہ نسلوں کے لیے چھوڑی جا سکتی ہے وہ اچھا چال چلن اور بلند کردار ہے۔

(۶) جو لوگ زبان سے ایشور کا نام لیتے ہیں اور دوسروں سے کینہ و نفرت کرتے ہیں ان کا دل صاف نہیں ہو سکتا وہ دن رات خواہ کتنے ہی کام کریں ان کو خواب میں بھی چین نصیب نہیں ہو سکتا۔

(۷) نیکی میرا مذہب ہے۔

(۸) یہ دنیا ایک باغ ہے اور پربھو اس کے باغبان ہیں۔ وہ ہر ایک کی خبر رکھتے ہیں کوئی محروم نہیں رہتا۔

(۹) ہندو اور مسلمان ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔

(۱۰) اگر دل میلا ہے تو سب کچھ ناپاک ہے۔ جسم دھونے سے دل پاکیزہ نہیں ہو جاتا۔

(۱۱) جس کو خدا کا نام میٹھا لگا اس کا دل مسرور ہے خوشیوں سے بھرپور ہے۔

(۱۲) خدا کی مخلوق کی خدمت کرنا خدا کو خوش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۳) خداوند حقیقی حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔

(۱۴) انسان کو چاہیے کہ صبح صادق کے وقت ذکر حق اور فکر کرے

(۱۵) جو مجہول و مفعول نہیں بلکہ خود بخود موجود ہے وہ ذاتِ حق ہے پس اس غیر مجہول کی جس نے عبادت کی ہے اس نے عزت پائی ہے۔

(۱۶) اس حق ذات کی حمد کرو عقیدت کے ساتھ تاکہ رنج رفع ہو اور ابدی راحت و قرار ملے۔

(۱۷) میں نے اس کے فیضان کی حقیقت کو جان لیا ہے مگر بیان نہیں کر سکتا کیونکہ قابلِ تقریر نہیں اور مرشدِ حقیقی نے یہ اشارہ کیا ہے کہ وہ تمام کو رزق پہنچانے سے غافل نہیں ہوتا۔

(۱۸) اللہ کی یہی شان ہے کہ وہ محمود کو مذموم اور مذموم کو محمود کر دیتا ہے اور پھر کوئی ایسا نہیں جو اس مذموم کو بر خلاف مرضی محمود کر دیوے۔

(۱۹) علم الیقین سے کمال قادر اندازی ملتا ہے اور مرتبہ شیخ اور پیر اور بادشاہ کا ملتا ہے۔

(۲۰) علم الیقین کی حقیقت خارج از تقریر ہے اگر کوئی بیان کرے پشیمان ہوگا کاغذ قلم کو طاقتِ تحریر نہیں علم الیقین کا جو مشاہدہ کرتے ہیں وہ بیان نہیں کرتے۔

(۲۱) سخیٔ مطلق سب کو رزق دیتا ہے اور عاجز نہیں ہوتا۔

(۲۲) دنیاوی حرص و ہوس کے تیاگ کی سیاہی سے عقل کے کاغذ پر محبت کے قلم سے ایشور کا نام لکھنا ہی اصلی علم ہے اس علم کے حاصل کرنے سے انسان کے سب عیب دور ہو جاتے ہیں اس کی آتما گناہ سے پاک ہو جاتی ہے اور وہ پرماتما کے چرنوں میں ہمیشہ عزت پاتا ہے۔

(۲۳) دنیا سرائے فانی ہے ہر ایک نے یہاں سے ایک نہ ایک دن جانا ہے نہ معلوم کب موت کا فرشتہ آکر سر پر کھڑا ہو جائے اور یہاں سے چلنے کے لیے مجبور کر دے اس لیے ہر ایک کو ہر لمحہ ہر گھڑی ہر وقت یاد الٰہی میں ہی صرف کرنا چاہیے تاکہ اس کی عاقبت سدھر جائے۔

(۲۴) بھوکوں اور محتاجوں کی خدمت سے زیادہ کولنا سودا اچھا ہے، اس کا نفع اگلی زندگی میں ملتا ہے۔

(۲۵) جو شخص محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ بھرتا ہے اس کی روح پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ اپنی زندگی سکھ اور آرام سے گزارنے کے علاوہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور پرماتما کے دربار میں اس کی سرخروئی ہوتی ہے۔

(۲۶) محض پانچ وقت نماز پڑھنے سے ایک انسان سچا مسلمان نہیں بن سکتا بلکہ سچے مسلمان کی اصلی صفات تو یہ ہیں (۱) سچ بولو۔ (۲) حق کی کمائی کھاؤ (۳) خدا کی راہ میں خیرات کرو (۴) نیک نیت رہو (۵) خدا کو ہمیشہ یاد رکھو۔ پانچ نمازوں کے بعد نیک اعمال کا کلمہ پڑھ کر سچے مسلمان کہلاؤ۔

(۲۷) ہم نے دنیا داری کے جھوٹے گھروں کو چھوڑ دیا ہے ہم اس خدا کے گھر میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔

(۲۸) سب کو دینے والا وہی خدا ہے فقط اسی کا لنگر ہے جہاں اور امیر اور غریب بھی کھاتے ہیں۔ نانک اس کے در کا سوالی ہے اور فقط اسی کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے جو شاہوں کا بادشاہ، مالکوں کا مالک اور داتاؤں کا داتا ہے۔

(۲۹) خدا ایک ہے اس کی کوئی شکل و صورت نہیں وہی سچا گواہ ہے۔

(۳۰) خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے وہ کسی جگہ قید نہیں۔

(۳۱) سب انسان اس خدا کے بندے ہیں اس کی نظروں میں سب بندے یکساں ہیں کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں کوئی اونچا یا نیچا نہیں۔

(۳۲) یہ دنیا سرائے فانی ہے اس میں ہر ایک چیز آنی جانی ہے یہاں جو آتا ہے اس نے ایک نہ ایک دن کوچ کرنا ہے، ہمیشہ قیام کسی کا بھی نہیں رہتا اس لیے نہ کسی کے آنے کی خوشی ہونی چاہیے نہ کسی کے جانے کا غم۔

(۳۳) نہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان میں تو اس خالق کا بندہ ہوں جس نے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو پیدا کیا ہے میرا مذہب سچائی ہے اور میرا کاروبار سچا بیوپار ہے سچا صرف سچا راستہ بتاتا ہوں اچھا وہی ہے جو سب کو اپنے سے اچھا سمجھتا ہے۔ ایک خالق ہے اور سب ہندو اور مسلمان اس کے بندے ہیں اس خالق کو وہی پا سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کی تلاش میں کھو دیتا ہے میں اسی خالق کی پرستش کرتا ہوں اور ہر دم اسی کی یاد میں مست رہتا ہوں۔ یہی میرا مذہب ہے اور یہی میرا دھرم ہے۔

(۳۴) سب مذہب جن کی بنیاد خدا پرستی پر ہے سچے ہیں مذہب کا اصلی مطلب خدا سے سچی محبت ہے۔

(۳۵) دنیا کے سب رشتے ماتا پتا بہن بھائی دوست وغیرہ جھوٹے ہیں۔ سچا رشتہ بس اسی خدا کا ہے یہ رشتے تو فقط جسم کے ساتھ ہیں اور فانی ہیں اور جسم کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں لیکن خدا کا رشتہ روحانی ہے جو غیر فانی اور ابدی ہے اس لیے اس ابدی رشتے کی خاطر دنیا کے دوسرے رشتے قربان کر دینے چاہییں۔

(۳۶) غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں اور بے کسوں پر نظر کرم رکھو اور خیرات کرو بس یہی نیک کمائی ہے اور کمائی کا یہی ٹھیک استعمال ہے اس طرح کی کمائی سے خدا خوش ہوتا ہے۔

(۳۷) غرور، تکبر، حرص اور غصے کو چھوڑ کر ہر ایک بشر سے پریم اور محبت سے پیش آؤ اس سے سچا آرام اور راحت ملتی ہے

(۳۸) بغض، حسد، کینہ اور تعصب سب کو چھوڑ کر راستی اور سچائی کے بھگت بنو اس سے انسان کو شانتی، سچا آنند اور سچی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۳۹) کم سے کم خرچ میں گزارہ کرو اپنی زندگی کو سادہ بناؤ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے بعد بقایا سب آمدنی خدا کی راہ میں صرف کر دو۔

(۴۰) حرص و ہوس کو خیرباد کہہ کر لالچ اور خود غرضی کو چھوڑ کر

ہمیشہ سچائی کے راستے پر چل کر سادہ زندگی بسر کرتے ہوئے اور کم سے کم ضروریات رکھتے ہوئے اپنے فرائض خانہ داری کو پورا کرنا چاہیے۔

(۴۱) میں تو اس سے محبت کرتا ہوں جو سچا اور نیک ہے۔

(۴۲) ہمیشہ نیک اعمال کرو اور خدا کی عبادت میں ہمیشہ مست رہو۔ جو صرف خدا کی پرستش کرتا ہے جس کے اعمال اچھے ہیں اور جس پر اللہ کی نظر کرم ہے۔ وہی اچھا ہے اور جو خدا کی عبادت چھوڑ کر غلط راستے پر پڑا ہوا ہے وہ اچھا نہیں ہے۔

ٹیپو سلطان شہید

(۱) شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

(۲) غدار ہمیشہ دوستوں میں سے ہوتے ہیں۔

(۳) جس قوم میں غدار ہونے لگیں اس قوم کے مضبوط قلعے بھی ریت کے گھروندے ثابت ہوتے ہیں۔

(۴) زندگی کا اصل مزہ اسی میں ہے کہ ہمیشہ تکلیفوں اور مصیبتوں کا مقابلہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ مسکراتے بھی رہو۔

(۵) مجھے دشمنوں سے زیادہ اپنوں نے نقصان پہنچایا۔

(۶) (مسٹر لارڈ ولزی)! میری یہ خواہش ہے کہ جو معاہدہ آپ سے ہو چکا ہے اس کو اتحاد و مصالحت سے اور مضبوط کر دیا جائے امید ہے کہ آپ کی طرف سے اس اثنا میں کوئی ایسی بات رونما نہیں ہو گی جس سے طرفین کے دلوں میں منافرت پیدا ہو جائے۔

(۷) ان لوگوں کو جو مقدس مقامات کی بے حرمتی کرتے سے باز نہیں آتے یقین نہیں ہے کہ انہیں دنیا اور آخرت میں اپنے گناہوں اور مظالم کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

(۸) (اے لوگو!) مجھے تم سے کوئی عداوت نہیں ہے لیکن نظام

مرہٹوں کے ساتھ مل کر میری سلطنت کی تباہی کے درپے ہے اسے اسلامی اخوت کا بھی کچھ پاس نہیں ہے اور وہ کفار کے دوش بدوش مسلمانوں کی مخالفت پر کمربستہ ہے اب بھی وقت ہے کہ وہ مذہب و ملت کی ترقی کی خاطر میرے ساتھ صلح کرے اور میرا حلیف بن کر کفار کے ساتھ جہاد کرے۔

(۹) مجھے نہایت افسوس ہے کہ ایک مسلمان بادشاہ (نظام دکن) کفار کے ساتھ مل کر اسلامی سلطنت پر فوج کشی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے یہ کام انگریزوں کی سازش سے ہو رہا ہے انگریز ہرگز نہیں چاہتے کہ دو مسلمان بادشاہوں میں اتحاد و یگانگت ہو، میرے ذہن میں اتفاق و یک جہتی کی طرف ایک تدبیر ہے وہ یہ کہ میرے خاندان کی لڑکیاں نظام کے خاندان میں اور نظام کی میرے خاندان میں بیاہی جائیں تاکہ اتحاد کا رشتہ مضبوط ہو جائے اور حریفوں کو بھی ہماری یک جہتی کا یقین ہو جائے۔

(۱۰) فتنہ پرداز لوگ دو سلطنتوں میں نفاق و عداوت ڈالنا چاہتے ہیں مگر بفضل خدا مجھے یقین ہے کہ اتحاد و یگانگت کا یہ سر چشمہ ہرگز مکدر نہیں ہوگا۔

(۱۱) جن لوگوں پر مجھے اعتماد تھا آج ان کی بے وفائی اور غداری

ثابت ہوگئی ہے دشمن ان نمک حراموں کی بدولت طاقت پکڑتا جارہا ہے اب بہت نازک وقت آگیا ہے۔

(۱۲) میں جب تک انگریزوں سے انتقام نہ لے لوں گا چارپائی ہرگز نہ سوؤں گا۔

(۱۳) مجھ کو دو دن کے لیے شیر کی زندگی پسند ہے لیکن بھیڑ کی سو سالہ زندگی پسند نہیں۔

(۱۴) سوائے اپنے ملک کے بنے ہوئے کپڑے کے کسی دوسرے ملک کا کپڑا استعمال نہ کیا جائے۔

(۱۵) (اے غدارو!) اس غداری اور بے وفائی کا نتیجہ تھیں اس وقت معلوم ہوگا جب تم اور تمہاری نسلیں ایک ایک دانہ چاول کو ترسیں گی اور دنیا میں نہایت ذلت و خواری کی زندگی بسر کریں گی۔

(۱۶) (اے میرے فرانسیسی دوستو!) تم دور دراز ممالک سے میری سلطنت میں آئے ہو میں ہرگز تمہیں انگریزوں کے حوالے نہیں کر سکتا۔ خواہ میری سلطنت ہی کیوں نہ تباہ ہو جائے میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے مقدم چیز ہے۔

(۱۸) مجاہد موت سے نہیں ڈرتے۔

(۱۹) جن لوگوں کی رائے کو میں نے مقدم جانا جن کے مشوروں

پھر میں نے عمل کیا آج مجھے نظر آرہا ہے کہ انہی لوگوں نے دشمنوں سے زیادہ دوستی کے روپ میں مجھے نقصان پہنچایا۔

(۲۰) غدار کا انجام بالآخر ذلت آمیز موت ہوتا ہے اس لیے کہ غدار کا درجہ منافق سے بڑھ کر ہے۔

(۲۱) کفار کی طاقت سے گھبرا جانا مسلمان کے شایان شان نہیں ہے

(۲۲) ہمیں سب سے زیادہ نقصان دوست نما غداروں سے پہنچا۔

(۲۳) موت صرف ایک بار ملنی ہے اس لیے عزت کی موت ملنے کی دعا کرنی چاہیے اور بہادر ہمیشہ عزت اور وقار کی موت ہی مرتے ہیں۔

(۲۴) کسی کے مشوروں پر کبھی بھی اندھا دھند عمل نہ کرو۔

(۲۵) زندہ رہنا ہے تو عزت کے ساتھ رہنا ہے، مسلمان موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔

قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

(۱) مسلمان ایک قوم ہیں اور پاکستان ان کا پیدائشی حق ہے۔

(۲) میرے عزیز ہم وطنو! مجھے آپ کو یہ بتانا ہے کہ پاکستان کی سرزمین عظیم وسائل سے مالا مال ہے لیکن اسے ایک ایسا ملک بنانے کے لیے جو ہر طرح سے مسلم قوم کے شایانِ شان ہو ہمیں اپنی تمام قوتوں کی آخری رمق تک درکار ہوگی مجھے یقین ہے کہ سب لوگ دل و جان سے اس کے لیے اپنی پوری قوتیں صرف کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔

(۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ریڈیو پاکستان)

(۳) ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے قول فعل اور طرزِ فکر سے اقلیتوں پر یہ ثابت کر دیں کہ جب تک وہ ان فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے جو ان پر پاکستان کے وفادار شہریوں کی حیثیت سے عائد ہیں انہیں کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ریڈیو پاکستان)

(۴) دشمنوں کی تمام سازشوں اور مخالفتوں کے باوجود ہم ان شاء اللہ

مصائب و آلام کی اس شب تاریک سے کامیاب و کامران اور زیادہ نمایاں اور درخشاں ہو کر ابھریں گے اور دنیا پر یہ ثابت کر دیں گے کہ مملکت پاکستان نہ صرف زندگی بلکہ پر عزم اور شاندار و تابناک زندگی کی علامت ہے۔

(۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء عید الضحیٰ)

(۵) اسلام ایک ضابطہ حیات ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کو مرتب و منظم کرتا ہے اور اس کے طرز عمل کو درست رکھتا ہے حتیٰ کہ سیاسیات اور معاشیات میں بھی اور اس جیسے دوسرے شعبوں میں بھی وہی اس کی رہنمائی کرتا ہے یہ ضابطہ حیات عزت و احترام، دیانت، حسن عمل اور عدل و انصاف کے بلند ترین اصولوں پر مبنی ہے۔

(۲۴ جنوری ۱۹۴۸ء عید میلاد النبی کے موقع پر خطاب)

(۶) ہمارا مطمع نظر اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی امن ہونا چاہیے ہم صلح سلامتی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور اپنے نزدیکی پڑوسیوں کے ساتھ اور ساری دنیا کے ساتھ خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں ہم کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے ہم اقوام متحدہ کے منشور کے پابند ہیں اور عالمی امن و خوشحالی کے فروغ کے لیے پورا پورا حصہ لیتے رہیں گے۔ (۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ریڈیو پاکستان)

(۷) کوئی قوم اپنی عورتوں کے تعاون کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اگر مسلم خواتین مردوں کو اسی طرح تقویت پہنچاتی رہیں جس طرح انہوں نے عہد رسالت میں مردوں کو تقویت پہنچائی تھی اس طرح ہم بہت جلد اپنا مقصود حاصل کر لیں گے ۔

(۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء، اسلامیہ کالج فار گرلز لاہور)

(۸) اس نئی مملکت کے وجود میں آجانے سے پاکستان کے باشندوں پر زبردست ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اب یہ موقع حاصل ہوا ہے کہ دنیا کو یہ ثابت کر دکھائیں کہ کس طرح ایک قوم جس میں مختلف عناصر شامل ہیں آپس میں مل جل کر صلح آشتی کے ساتھ رہتی ہے اور ذات پات کا امتیاز کیے بغیر اپنے تمام شہریوں کی یکساں فلاح وبہبود کے لیے کام کرتی ہے۔

(۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ریڈیو پاکستان)

(۹) میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر خشوع و خضوع سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو ہماری گذشتہ اور قابل احترام تاریخ کے شایان بنائے اور ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے پیارے پاکستان کو دنیا کی صحیح معنوں میں عظیم مملکت بنائیں۔

(۱۸ اگست ۱۹۴۷ء عید الفطر)

(۱۰) وحدتِ ربانی اور مساواتِ انسانی اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے اسلام میں آدمی آدمی کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے مساوات، حریت اور اخوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔

(۲۴ جنوری ۱۹۴۸ء عید النبیؐ)

(۱۱) کوئی قوم اپنی شان و شوکت کی بلند ترین منزل تک نہیں پہنچ سکتی جب تک اس کی عورتیں بھی دوش بدوش اپنے مردوں کے ساتھ نہ ہوں ہم بری رسموں کا شکار ہو گئے ہیں یہ انسانیت کے خلاف بڑا جرم ہے کہ ہماری عورتیں گھروں کی چار دیواریوں کے اندر قیدیوں کی طرح زندگی گزاریں لیکن میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم مغربی زندگی کی برائیوں کی نقالی شروع کر دیں۔ ہمیں اپنے اسلامی تصورات اور معیار کے مطابق اپنی عورتوں کو بلندیوں تک لانا ہے۔

(دس مارچ ۱۹۴۴ء علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)

(۱۲) خواتین قوم کے نوجوانوں کے کردار کی اولین معمار ہوتی ہیں جو مملکت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء ڈھاکہ ریڈیو)

علامہ محمد اقبالؒ

(۱) جو مسائل انسان نہ حل کر سکے انہیں قدرت حل کرتی ہے۔

(۲) عقل سے کائنات کی تسخیر ہو سکتی ہے مگر لامکان کو مسخر کرنے کے لیے عشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

(۴) مشرقی اقوام کو مغربی تہذیب پر تنقید کی ضرورت ہے اس کی تقلید کی ضرورت نہیں۔

(۵) جب شاعر کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں تو دنیا کی بند ہو جاتی ہیں اور جب شاعر کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتی ہیں تو دنیا کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

(۶) دین کی حقیقت یہ ہے کہ انسان جھوٹ اور حرام خوری سے پرہیز کرے اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔

(۷) ہزار کتب خانہ ایک طرف اور باپ کی نگاہ ملتفت ایک طرف

(۸) دل ایک ایسی چیز ہے جو ہر امیر کے پہلو میں نہیں ہوتا۔

(۹) زندگی دوسروں سے قرض نہیں لی جا سکتی اسے خود اپنی روح کے اندر روشن کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۰) مسلمان قوم کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنی قوم سے کسی

صورت میں بھی جدا نہ ہو کیونکہ قوم سے جدا ہو کر اس کی اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

(۱۱) وہ تمام چیزیں جن کی موجودگی ہمیں حواس کے ذریعے ہوتی ہے وہ اپنی ہی کیفیاتِ نفس ہیں، باہر کی کوئی چیز نہیں۔

(۱۲) یاد رکھو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عاشق کبھی بھی دنیا میں ذلیل نہیں ہو سکتا۔

(۱۳) زندگی موت کی ابتداء ہے اور موت زندگی کا آغاز۔

(۱۴) اگر انسان بننا چاہتے ہو تو انسانیت کا احترام کرو۔

(۱۵) فکرِ معیشت روح کی قاتل ہے۔

(۱۶) ہر شخص کو طبیعت آسمان سے ملتی ہے اور زبان زمین سے۔

(۱۷) ضبط و نفس افراد میں ہو تو خاندان کی تعمیر ہوتی ہے فوجوں میں ہو تو سلطنتیں قائم ہوتی ہیں۔

(۱۸) تم کامیابی اور ناکامی کی پرواہ نہ کرو اپنی تخلیق کے مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عملی جدوجہد کرتے جاؤ۔

(۱۹) زمانہ کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا جو اپنا وقت بے عملی میں کھو دیتے ہیں وہ اپنی ذلت و رسوائی کے ساتھ اپنی ہر بات بھی کھو دیتے ہیں۔

(۲۰) ہر مسلمان کو خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو بیکار نہیں رہنا چاہیے اور اپنے دست و بازو کی امداد سے کمانے

میں کوشش کرنی چاہیے۔

(۲۱) قطرہ دریا میں مل جائے تو وہ قطرہ نہیں رہتا۔

(۲۲) زندگی نام ہے اپنے کمالات کے اظہار کا، اگر تمہارے اندر یہ قوت موجود نہیں ہے تو تم مردہ ہو۔

(۲۳) بہترین نتائج کی خواہش، معمولی نتائج کی توقع اور بدترین نتائج کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔

(۲۴) مصیبت کی طرح گمراہی بھی تنہا نہیں آتی۔

(۲۵) عاشق پر موت حرام ہوتی ہے۔

مولانا محمد علی جوہر

(۱) انسان کی بے غرض خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے۔

(۲) دنیا کی سب سے بہترین شے ماں اور صرف ماں ہے۔

(۳) ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہوتی ہے میری ماں دنیا کی سب سے خوب صورت ترین ماں ہے۔

(۴) مَیں یہاں (برطانیہ میں) قوم کی آزادی طلب کرنے آیا ہوں اور یہ عزم کر کے آیا ہوں کہ آزادی لے کر ہی جاؤں گا۔ ورنہ میں غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔

(۵) یا اللہ! بے شک تو مجھے دوزخ میں ڈال دے لیکن وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ضرور پیش کر دے ایک خلافت راشدہ کا زمانہ اور دوسرا ہندوستان کی آزادی۔

(۶) سچائی سے بڑا ہتھیار کوئی نہیں ہے۔

(۷) میرے نزدیک ایک سچا مسلمان دس آدمیوں پر بھاری ہے۔

(۸) جو شخص تعلیم حاصل کرتے ہوئے مصائب کا سامنا نہیں کرتا اُسے ہمیشہ کے لیے مصائب جھیلنے پڑتے ہیں۔

(۹) اسلامی شرع کے مطابق زمین کا وہ حصہ جو مسجد کے لیے وقف کر دیا گیا ہو اس کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں

کیا جاسکتا وہ حصہ مسجد ہی کا حصہ ہے۔

(۱۰) اسلام میں شنہشاہت کا کوئی تصور نہیں اسلامی رو سے شنہشاہ صرف اللہ پاک کی ذات بابرکت ہے جو شنہشاہی کے لائق ہے اور عالی مرتبہ رفیع الشان ہے ۔

جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱) اگر کوئی شخص اپنے حق میں نیکی کرنا چاہتا ہے تو یہ مشکل ہے لیکن اگر وہ اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنی ذاتی خواہشات قربان کرنی ہوں گی۔

(۲) حق وہ ہے جو دلیل و برہان رکھے۔

(۳) میں کتابیں لکھتا نہیں بلکہ زندہ کتابیں تصنیف کرتا ہوں۔

(۴) شیر جہاں جاتا ہے اپنے لیے غذا مہیا کر لیتا ہے۔

(۵) جو شخص اپنے زعم سے مبتلائے فریب ہوا اپنے اوہام کی تاریکیوں میں سرگرداں ہو اس کے لیے ایمان جیسی چیز جو خدا کی راہ میں مشقتوں اور دشواریوں کے برداشت کرنے کا نام ہے آسان نہیں، اور ایسا شخص ان منافقوں کے گروہ سے کچھ علیحدہ نہیں جن کے لیے ابدی اور دائمی عذاب کا حکم بارگاہِ خداوندی سے صادر ہو چکا ہے۔

(۶) ایمان ہر خواہش کو مغلوب کرتا اور ہر آرزو کو دباتا ہے وہی نفس کو بغیر کسی اور رہنما کے اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے لیے رجوع کرتا ہے۔

(۷) ایمان میں اللہ تعالیٰ کی محنت و آزمائش سے بھاگنا ابدی رسوائی

کا باعث ہے۔

(۸) جو لوگ اپنے جان ومال کے ڈر سے دین کے معاملہ میں کمی کرتے ہیں انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ان کی حیثیت ومنزلت کیا ہو گی، آیا وہ سچوں میں شمار ہوں گے یا جھوٹوں میں۔

(۹) ہم علماء کرام سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اعلانیہ طور پر حق کا اظہار کریں، آیات الٰہی کو یاد کریں، ان (آیات) میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے قدم بڑھانے کا جو حکم اور اس کے مقررہ واجبات وفرائض کے ادا کرنے میں سستی وتاخیر کی جو ممانعت ہے اسے یاد دلائیں۔

(۱۰) مومن تو وہ ہے جو یقین رکھتا ہو کہ موت کا وقت اور تقدیر اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ انہیں جس طرح چاہتا ہے کام میں لاتا ہے اور ادائے فرض میں تاخیر کرنا موت کے وقت کو بڑھا نہیں سکتا نہ اس میں پیش قدمی کرنا موت کے وقت کو گھٹا سکتا ہے، ہر صورت میں موت بغیر ایک لمحہ کی تاخیر کے مقررہ وقت پر آ پہنچتی ہے۔

(۱۱) دراصل مومنین نے جو صفات اپنے اسلاف سے ورثہ میں پائی ہیں اور عقائد کے جو آثار ان کے قلوب میں متمکن ہیں وہ اتنے کافی ہیں کہ ان کے لیے تھوڑی سی تنبیہہ اور ایک ذرا

سا اشارہ ہی بہت ہے جس کے نتیجہ میں وہ شیروں کی طرح بپھریں گے اور جو کچھ کھو چکے ہیں اُسے پالیں گے جو موجود ہے اس کی حفاظت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں مقام محمود حاصل کر سکیں گے۔

(۱۲) حق کے راستے میں قدم بڑھانا اور حق کے کلمے کو بلند کرنے میں اموال و ارواح کو صرف کر دینا ہی مومنین کی پہلی نشانی ہے۔

علامہ شبلی نعمانی

(۱) جو لوگ باوجود سمجھنے کے بھی اپنی اصلاح نہیں کرتے وہ یقیناً نقصان اٹھاتے ہیں۔

(۲) نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری ہے نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا سا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج پانچ لاکھ اشخاص کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

(۳) بچوں میں جس وقت تمیز کے آثار ظاہر ہوں اسی وقت سے لے کر ان کی دیکھ بھال رکھنی چاہیئے۔ بچے میں سب سے پہلے غذا کی رغبت پیدا ہوتی ہے اس لیے تعلیم کی ابتداء یہیں سے شروع ہونی چاہیے اس کو سکھانا چاہیے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ دستر خوان پر جو کھانے سامنے اور قریب ہوں اسی کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہیئے۔ ساتھ کھانے والوں پر سبقت نہ کرے، کھانے کی طرف یا کھانے والوں کی طرف نظر نہ جمائے، جلد از جلد نہ کھائے، نوالہ اچھی طرح چبائے، ہاتھ اور کپڑے کھانے میں آلودہ نہ ہونے پائیں، زیادہ خوری کو معیوب ثابت کیا جائے

کم کھانا، معمولی کھانے پر اکتفا کرنا، دوسروں کو کھلا دینا ان اوصاف کی خوبی دل میں بٹھائی جائے۔

(۴) ان کوتاہ نظروں کو معلوم نہیں کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی افتادہ زمین کو چمن زار بنا دیا تھا دنیا جانتی ہے کہ ہندو پہلے پتوں پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے زمین پر سوتے تھے۔ بن سلے کپڑے پہنتے تھے، تنگ مکانوں میں رہتے تھے۔ مسلمانوں نے آکر ان کو کھانے، پہننے، رہنے سہنے، وضع لباس فرش و فروش اور زیب و زینت کا سلیقہ سکھایا۔

(۵) مورخ کا اصلی فرض یہ ہے کہ وہ سادہ واقعہ نگاری کی حد سے تجاوز نہ کرنے پائے۔

(۶) عالم کائنات کا سب سے مقدم فرض اور سب سے زیادہ مقدس خدمت یہ ہے کہ نفوس انسانی کے اخلاق و تربیت کی اصلاح و تکمیل کی جائے۔

(۷) زمانہ کے انقلاب سے مسلمانوں کی قومی خامیتیں گو بہت بدل گئی ہیں اور بدلتی جاتی ہیں تاہم اپنی قومی تاریخ کے ساتھ جو دلچسپی اور شغف ان کو پہلے تھا اب بھی ہے۔

(۸) اسلام کو تیرہ سو برس سے کچھ اوپر ہوئے اس وسیع مدت میں اس کی فتوحات کہاں کہاں پہنچیں، کس کس کو اس نے تاج و تخت دیا، کتنی سلطنتیں قائم کیں، کبھی بنو امیہ کو

عروج ہوا، کبھی عباسیہ کا ستارہ چمکا۔ آج ویلم تے تاج حکومت سر پر رکھا کل سلجوق کا علم اقبال بلند ہوا، کبھی ایوبیہ نے روم وشام کے دفتر الٹ دیے کبھی ملتین اٹھے اور یورپ کو پامال کر آئے اگرچہ یہ خاندان مختلف نسل سے تھے لیکن اسلامی اتحاد نے ان سب کو ایک قوم کہہ کر پکارا انہی کے رزم وبزم کے کارنامے ہماری تاریخ بن گئے۔

(۹) ہر زمانہ کا مذاق مختلف ہے جن باتوں کو قدماء نے اس خیال سے نظر انداز کر دیا کہ یہ جزئی اور عام معمولی باتیں ہیں اور تصنیف کی متانت کے شایان نہیں آج انہی کی تلاش ہے کہ شاید اس سے اس عہد کی عام معاشرت اور طرزِ زندگی کا ان سے اندازہ ہو جائے۔

سید سلیمان ندویؒ

(۱) میں سیاست سے گھبراتا نہیں اور نہ سیاست کے خطرات سے خوفزدہ ہوں لیکن قوم مجھ سے ایک ہی کام لے سکتی ہے علم کی خدمت یا سیاست، خدمتِ علم سکون واطمینان کی طالب ہے اور سیاست ہنگامہ آرائی اور شوروغل کی متقاضی۔

(۲) ایک شاعر و خطیب میں سب سے بڑا نازک فرق یہی ہے کہ شاعر دنیا کو صرف اپنا دل دکھاتا ہے جبکہ خطیب سامعین کے دل دیکھتا ہے اور ان کے خیالات و جذبات کو متاثر کرنا چاہتا ہے یہی سبب ہے کہ تمام بڑے بڑے شعراء کا ایک خاص رنگِ مذاق ہے جس کے مطابق وہ اپنے کلام کو فروغ دیتے ہیں۔

(۳) ہمارا یہی کہنا ہے اور ہم نے بار بار یہی کہا ہے کہ زبان وہ ہے جو چلن میں ہے۔ جو ہندوستان میں عام بولی کی حیثیت سے بولی اور لکھی جا رہی ہے اور جس کو ہندو مسلمان بول اور سمجھ رہے ہیں اور لفظوں کی جانچ کا طریقہ شبد ساگر اور قاموس نہیں بلکہ ہمارے گھر اور بازار اور راستے اور گلیاں ہیں۔

(۴) کامل اخلاق کا مجموعہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ ہے اگر تم دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر کی تقلید کرو، اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو، اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو، اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ اُحد سے عبرت حاصل کرو، اگر تم استاد اور معلم ہو تو صُفہ کی درس گاہ کے مُعلم قدس کو دیکھو، اگر شاگرد ہو تو روح الامینؑ کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔

(۵) دوسری زبان کا جو لفظ ہمارے یہاں آئے گا وہ جب تک اپنی لے گانگی چھوڑ کر بالکل گھر بلو نہ بن جائے وہ ہمارے دیس میں رہ نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی، فارسی، سنسکرت اور انگریزی وغیرہ کے جو ہزاروں لفظ ہماری زبان میں آ گئے ہیں وہ ہماری زبان کے قاعدوں پر چڑھ کر ہماری زبان کی شکل و صورت اختیار کرنے پر مجبور رہیں۔

(۶) ہمارے مسلمان پروفیسروں اور مورخوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک نیا قالب ڈھالا جا رہا ہے حیف ہے اگر مسلمان اس کی صورت گری سے غافل رہے

کیا ان کی آنکھیں اس وقت کھلیں گی جب تاریخ اپنی شکل بدل چکی ہوگی اور مفروضات واقعات بن چکے ہوں گے۔

(۷) عزیزو! ایک دن تم کو بھی پرانا بننا ہوگا اور تمہارا ترقی پسند ادب بھی پرانا ہو چکا ہوگا۔ اس لیے نیا اور پرانا ہونا کوئی خاص برائی کی بات نہیں ہے نہ ہی ہر پرانی چیز غلط اور نہ ہر نئی چیز ٹھیک اس کے غلط اور ٹھیک ہونے کی کسوٹی دراصل اس کی افادیت ہے۔

(۸) حقیقت یہ ہے کہ پیغمبروں کے دو رخ ہوتے ہیں ایک طرف تو وہ بشریت کے جامے میں ہوتے ہیں اور انسانوں ہی کی طرح کھاتے پیتے، چلتے پھرتے سوتے جاگتے شادی بیاہ کرتے، پیدا ہوتے اور انتقال کرتے ہیں دوسری طرف وہ اپنی روحانیت، بے گناہی، پاک دامنی اور اختصاص نبوت میں انسانوں سے بلند ہوتے ہیں۔

(۹) نبوت کا سینہ صدق وصفا کا آئینہ ہوتا ہے، نبی کا مجسم پیکر ظلمت کدۂ عالم کا چراغ اور علم وہدایت کا مطلع نور ہوتا ہے جس طرح اس کا صحیفہ الہامی اور وحی ربانی نور ہوتی ہے وہ خود بھی سراپا نور ہوتا ہے۔

(۱۰) ہندوستان کی آئینی آزادی میں کوشش کرنا صرف دنیاوی مسئلہ نہیں ہے بلکہ دینی فرض اور مذہبی حق ہے۔

(۱۱) علمائے کرام کو نہ صرف درس و افتاء کی خدمات انجام دینا چاہیے بلکہ ان کو صحیح راستے سے مسلمانوں کو سمجھانا چاہیے کہ جس سے وہ اپنے ملک کے آپ مالک ہوں اس طرح تمام مسلمان اپنے پورے مذہبی جوش اور دینی غیرت وحمیت کے ساتھ اس مقدس کام کے لیے آمادہ ہو جائیں گے اور اس وقت تک آرام نہ لیں گے جب تک وہ خود اپنے ملک میں آزاد نہ ہوں گے۔

(۱۲) ہر اچھے کام کے کرنے اور برائی سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ضمیر کا احساس بیدار اور دل میں خیر و شر کی تمیز کے لیے خلش ہو، یہ تقویٰ ہے۔

(۱۳) اخلاص یہ ہے کہ ہر اچھے کام کے لیے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے سوا ہر غرض و غایت سے اس کام کو پاک رکھا جائے

(۱۴) شکر یہ ہے کہ اگر کامیابی کی نعمت ملے تو اس پر مغرور ہونے کے بجائے اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھا جائے اور جسم و جان و زبان سے اس کا اقرار کیا جائے اور اچھے کاموں کے کرنے میں اور زیادہ انہماک صرف کیا جائے۔

(۱۵) صبر یہ ہے کہ اگر اچھے کام کی راہ میں رکاوٹیں اور دقتیں پیش آئیں یا نتیجہ مناسب حال بر آمد نہ ہو تو دل کو مضبوط رکھا جائے اور خدا تعالیٰ سے آس نہ توڑی جائے اور اس راہ میں اپنا برا چاہنے والوں کا بھی برا نہ چاہا جائے۔

(۱۶) قرابتوں کے سارے رشتے رحم مادری سے پیدا ہوتے ہیں اور رحمان جو خدا کا نام ہے ایک ہی اصل سے مشتق ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رحم کا جذبہ، رحمت والے خدا کی رحمت کا پرتو ہے اور اسی سے صلۂ رحم کا جذبہ دنیا میں پیدا ہوا ہے۔

(۱۷) ظلم کے معنی کسی دوسرے کے حق کو دبانے کے ہیں چاہے وہ اپنے نفس کا ہو یا عام بندوں کا ہو یا خدا تعالیٰ کا ہو۔

(۱۸) کبر اور غرور ایک اضافی اور نسبتی چیز ہے جس کے لیے محض اپنی عظمت کا تخیل کافی نہیں بلکہ اس تخیل کے ساتھ دوسروں کی تحقیر بھی ضروری ہے تکبر کی اسی اضافی حیثیت نے اس کو مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی بداخلاقیوں کا سرچشمہ بنا دیا ہے۔

(۱۹) شراب کے لفظ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس سے مراد کوئی خاص قسم کی شراب ہے۔ قرآن پاک نے اس کے لیے خمر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ خمر کہتے ہیں چھا جانے کو اس لیے ہر وہ چیز جس کا کھانا پینا عقل اور ہوش پر چھا جائے وہ خمر میں داخل ہے۔

(۲۰) اقبال صرف شاعر نہ تھا وہ حکیم تھا، وہ حکیم نہیں جو ارسطو کی گاڑی کے قلی ہوں یا یورپ کے نئے فلاسفروں کے خوشہ چیں بلکہ وہ حکیم جو اسرارِ قدرت کا محرم اور رموزِ فطرت کا آشنا تھا وہ نئے فلسفے کے ہر راز کو اپنے رنگ میں کھول

کر دکھاتا تھا یعنی بادہ انگور کو نچوڑ کر کوثر و تسنیم کا پیالہ تیار کرتا تھا۔

(۲۱) خواجہ حافظ کی طرح دنیا میں کتنے خوش قسمت بادہ پرست ہیں جن کی شراب کو لوگوں نے شراب معرفت سمجھا ہے لیکن ایک بد قسمت خیام ایسا ہے کہ اس کی شراب کو دوست و دشمن سب ہی بھٹی والی شراب سمجھتے ہیں اور انہوں نے یہ تصور کیا ہے کہ وہ ایک رند میخوارہ تھا جو ہمیشہ مست و سرشار رہتا تھا جس کے ادھر اُدھر ٹوٹی صراحی اور پیالوں کے ٹکڑے پڑے رہتے تھے مگر کیا واقعہ ایسا ہی ہے۔

(۲۲) حقیقت یہ ہے کہ حلم و بردباری، عفو و درگزر، چشم پوشی اور خوش خلقی غرض ان تمام اخلاق کے عطر کا نام جن میں شانِ جمالی پائی جاتی ہے رفق و لطف اور نرم دلی اور نرم خوئی ہے جس طرح حسن فطرت، زینت و آرائش سے دوبالا ہو جاتا ہے اسی طرح رفق و نرمی کی خو سے انسان کا اخلاقی حسن دوچند ہو جاتا ہے۔

(۲۳) تواضع وانکساری اور دنائت و پستی میں بڑا فرق ہے، تواضع وانکساری کا منشا یہ ہے کہ انسان میں کبر و غرور پیدا نہ ہو اور ہر شخص دوسرے کی عزت کرے، اور دنائت و پستی کا مطلب یہ ہے کہ بعض ذلیل اغراض کے لیے انسان اپنی خود داری کو کھو دے۔

بابائے اُردو مولوی عبدالحق

(۱) میری زندگی کا مقصد صرف دنیا میں ایک ہی ہے وہ یہ کہ اردو کو ترقی ہو اور وہ علمی زبان بن جائے۔

(۲) وہ انسان ہی کیا جس کا کوئی مخالف نہ ہو۔

(۳) کارزارِ دنیا میں بغیر لڑے بھڑے کام نہیں چلتا یہاں چپر کے بھی سہنے پڑتے ہیں اور زخم بھی کھانے پڑتے ہیں، سر بھی دینا پڑتا ہے۔ جو اس کے لیے تیار نہیں اس کے لیے پسپا ہو جانا ہی بہتر ہے بلکہ اُسے سرے سے میدان میں قدم ہی نہیں رکھنا چاہیے۔

(۴) کام اسی وقت ہوتا ہے جب اس میں لذت آنے لگے بے مزہ کام، کام نہیں بیگار ہے۔

(۵) زندگی سب کے لیے معمہ ہے اس کے اسرار عقل سے نہیں کھلتے

(۶) حالات کے انقلابات اور تغیرات سے ہمارا ادب بھی دوچار ہوا ہے اور اس میں طرح طرح کی جدتیں پیدا ہو رہی ہیں ان کے جانچنے کے لیے پرانے اصول کام نہیں آسکتے ان نئی چیزوں کے پرکھنے کے لیے ہمیں نئے اصولوں سے کام لینا پڑے گا۔

(۷) ہمارے اصول، عقائد اور خیالات کیسے ہی اعلیٰ اور پاکیزہ کیوں نہ ہوں اور خواہ وہ ہمیں کیسے ہی عزیز کیوں نہ ہوں اگر زمانے کے اقتضاء کے مطابق ان میں جدت اور تازگی پیدا نہیں کی جائے گی تو ایک روز بند پانی کی طرح ان میں سڑاند پیدا ہونے لگے گی اور ان میں ایسے جراثیم پیدا ہو جائیں گے جو ان کی ہلاکت کا باعث ہوں گے۔

(۸) یہ خیال کہ ہر چیز جس کا تعلق گزشتہ زمانے سے ہے سراسر رجعت سے آلودہ ہے صحیح نہیں محض اس بناء پر کہ ہم لوگ آگے بڑھ گئے ہیں گزشتہ سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیے ایسا کرنا اپنی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہے ہم گزشتہ کے وارث ہیں۔

(۹) رنج و راحت کا ادراک کیا ہے یہ درحقیقت قوت کی تحلیل کا نام ہے چنانچہ دوسرے حیوانات کی زندگی دیکھو کہ انسان کو جن چیزوں سے لطف آتا یا صدمہ ہوتا ہے انہیں نہیں ہوتا ایک گنوار کو خوش خط کتاب، عمدہ تصویر دکھاؤ تو اسے کچھ لطف نہ آئے گا کیونکہ اس کے دماغ میں کوئی شے اسے گرفت یا تحلیل کرنے والی نہیں ہے اس کی حالت صاف شیشے کی چادر کی سی ہے جس میں شعاعیں آئیں اور نکل گئیں۔

(۱۰) مطالعہ میں لطف نہ آئے تو انسان کی دماغی ترقی کا خاتمہ ہو جائے۔

بال بچوں، عزیزوں اور دوستوں سے محبت نہ ہو تو کوئی خاندان نہ ہو نہ لطف محبت ہو، شکل رنگ و آواز کے تناسب سے اگر خوشی نہ ہو تو فنونِ لطیفہ بھی نہ ہوں یہ سب جذبات کا کھیل ہے۔

(۱۱) جذبات درحقیقت عقلی اور دماغی حرکت کا سرچشمہ ہیں اور ان کی نشو و نما انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیے ایسی ہی ضروری ہے جیسی قوائے عقلی کی نشو و نما، خیالات اور جذبات کا تعلق ایسا گہرا ہے کہ وہ عموماً ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان میں اَن بَن ہو جاتی ہے مثلاً خواہش کا رحجان ایک خاص طرف ہے مگر عقل کہتی ہے کہ نہیں یہ ٹھیک نہیں اور یہی بنائے مخاصمت ہے۔

(۱۲) غالب کا کلام ایک لازوال نعمت ہے جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اس کی قدر اور بڑھتی جاتی ہے جب تک اردو زبان زندہ ہے اس کے زندہ رہنے میں کچھ کلام نہیں بلکہ یہ اگر نہ بھی رہے تو بھی یہ کلام زندہ رہے گا کیونکہ اس کا کمال محض الفاظ اور زبان پر منحصر نہیں ہے بلکہ قیود سے بالاو برتر ہے۔

(۱۳) اگر ہم تقریریں کریں مضامین لکھیں، پمفلٹ اور کتابیں چھاپیں اور طرح طرح سے اپنے مقصد کی اشاعت کریں اور کوئی توجہ نہ کرے تو ناکامی یقینی اور قطعی ہے لیکن اگر مخالفت

پھر کچھ لوگ آمادہ ہو جائیں تو اس وقت کامیابی کی کچھ امید ہو جاتی ہے۔

(۱۴) کسی تحریک کو ہمدردوں کی ہمدردی اور مربیوں کی سرپرستی سے تقویت نہیں پہنچتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس تقویت کا راز بہت کچھ مخالفت میں ہے، مخالفت بیدار کرتی ہے عملی قوت کو اُبھارتی ہے، انسان پردہ امتحان ہے، تحریک اگر حق پر ہے اور کام کرنے والوں میں خلوص و استقلال ہے تو مخالفت دب جائے گی اور تحریک سو بسوئے کامیاب ہو گی، مخالفت نے پاکستان بنا دیا ورنہ کیا اتنی جلدی بن جاتا اور مخالفت ہی کے طفیل اردو کو ترقی نصیب ہوئی ہے۔

(۱۵) صرف انجمنیں بنا دینا، قرار دادیں منظور کر دینا یا حکومت سے امداد حاصل کر لینا کافی نہ ہو گا ہمیں کام کرنا ہو گا، کام سے مراد یہ نہیں جو سرکاری دفتروں میں ہوتا ہے کہ نو بجے آئے اور چار بجے چلتے بنے یہ کام جو ہمیں کرنا ہے پوری قوت اور استقلال سے کرنا ہو گا، دن رات گرمی، سردی بارش سے بے نیاز ہو کر، کام سے عشق ہونا چاہیے عشق نہیں تو وہ کام نہیں بیگار ہے۔

(۱۶) جو لوگ کسی بڑے مقصد کو لے کر خلوص و صداقت سے والہانہ کام کرتے ہیں اور اپنی جان تک کھپا دینے کی پرواہ نہیں کرتے

وہ کبھی نہیں مرتے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اور جو اپنی جان عزیز رکھ کر محنت سے جی چراتے ہیں وہ مردے ہیں۔

(۱۷) میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ جوان رہیں میری طرح بوڑھے نہ ہوں، اس دعا کو معمولی یا ناممکن بات نہ سمجھیں ہمیشہ جوان رہنا ممکن ہے، بے شک جوانی لوٹ کر نہیں آتی لیکن وہ قائم رہ سکتی ہے، جوانی قائم رکھنے کے لیے کوئی بلند مقصد ہونا چاہیے، مقصد سے زندگی بنتی ہے، بڑھتی ہے اور قائم رہتی ہے۔

(۱۸) جوانی کوئی چوڑے چکلے سینے، کسے ہوئے ڈنڈ اور بھاری ڈیل ڈول سے نہیں بنتی اور بڑھاپا سفید بالوں اور کبڑی کمر سے نہیں آتا، جوانی ہمت و عزم سے ہوتی ہے جوان وہ ہے جس کا عزم جوان ہے۔

(۱۹) قومیت کے لیے یک رنگی، یک رنگی کے لیے ہم خیالی اور ہم خیالی کے لیے ہم لسانی کی سخت ضرورت ہے جہاں زبان ایک نہیں وہاں خیال کا رنگ ایک نہیں جہاں خیال ایک نہیں وہاں دل بھی ایک نہیں قومی زبان دلوں کو جوڑتی اور بیگانوں کو یگانہ بنا دیتی ہے اُردو زبان نے بدرجہ کمال یہ خدمت انجام دی ہے اور یہ اس کی بہت بڑی کرامت ہے۔

(۲۰) مقامی بولی صرف ایک مقام کی ہے جبکہ قومی زبان ساری قوم کی ہے

قومی زبان پورے قومی خصائص اور اس کی روایات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ مقامی بولی صرف ایک جزو کی نمائندگی کرتی ہے اور قومی زبان قوم کے شیرازے کو مضبوط کرتی ہے اور اسے منتشر ہونے سے بچاتی ہے اور قومیت کے دلوں کو زندہ و تازہ رکھتی ہے اگر اس مسئلے کو گہری نظر سے دیکھا جائے اور اس کی تہہ تک پہنچا جائے تو معلوم ہو گا کہ قومیت و زبان ایک ہیں۔

(۲۱) جب کوئی ہم سے رائے طلب کرتا ہے تو ہم فوراً اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھنے لگتے ہیں کم سے کم رائے پوچھنے والے سے تو ضرور ہی ہم اپنے تئیں افضل خیال کرتے ہیں، رائے پوچھنے کے ساتھ ہی ہماری متانت قابل دید ہوتی ہے، میرا خیال ہے کہ جس شخص سے لوگ رائے زیادہ تر پوچھتے ہیں وہ آخر میں بہت خود پسند اور مغرور ہو جاتا ہے۔

(۲۲) استاد کی عزت کرو، یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھاتی ہے۔

(۲۳) ادیب قوم کی اصل پونجی ہیں اس پونجی کی حفاظت اور نگہداشت قوم کا مقدم فرض ہے۔

(۲۴) جو شخص یا قوم کام کرنے سے جی چرائے اُسے کبھی کامیابی اور آزادی حاصل نہیں ہو سکتی، کاہل اور کام چور کے نصیب

میں غلامی لکھی ہے۔

(۲۵) لفظ میں ایک جادو ہوتا ہے جو بے محل استعمال سے پھیکا پڑ جاتا ہے۔

(۲۶) دولت مندوں اور امیروں اور بڑے لوگوں ہی کے حالات لکھنے پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے بلکہ غریبوں میں بھی ایسے بہت سے ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی ہمارے لیے سبق آموز ہو سکتی ہے، انسان کا بہترین مطالعہ انسان ہے اور انسان ہونے میں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

(۱) میری رائے میں کبھی تبدیلی نہ ہوئی نہ میرے سفر میں کبھی یمین و یسار کا تذبذب پیش آیا ہے، تبدیلیاں فکروں میں ہو سکتی ہیں قیاسوں میں ہو سکتی ہیں۔ سیاسی حکمت عملیوں میں ہو سکتی ہیں، انسانی تقلید اس کا سرچشمہ ہے اور انسانوں اور قوموں کا اتباع اس کا منبع لیکن ان عقائد میں تبدیلی نہیں ہو سکتی جو وحی و تنزیل کی اٹل اور دائمی ہدایتوں سے ماخوذ ہیں الحمد للہ کہ میں جو کچھ کہتا اور کرتا رہا وہ میرے عقائد و معلومات تھے۔

(۲) تم بارش کے باوجود سے انکار نہیں کرتے مگر منتظر رہتے ہو کہ پانی برسنے لگ جائے تو اقرار کریں لیکن میں ہواؤں میں پانی کی بو سونگھ لینے کا عادی ہوں اور صرف بادلوں ہی کو دیکھ لینا میرے علم کے لیے کافی ہوتا ہے۔

(۳) عزیزو! تبدیلیوں کے ساتھ چلو یہ نہ کہو کہ ہم اس تغیر کے لیے تیار نہ تھے بلکہ اب تیار ہو جاؤ ستارے ٹوٹ گئے مگر سورج تو چمک رہا ہے اس سے کرنیں مانگ لو اور ان اندھیری راہوں میں بچھا دو۔ جہاں اُجالے کی سخت ضرورت ہے

(۴) میری زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے میں بے غرض ہوں اور جس میں غرض نہ ہو اسے تلوار بھی نہیں کاٹ سکتی۔

(۵) اصل مرکز حق ویقین کتاب وسنت ہے یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا سب کو اس کی خاطر اپنی جگہ سے ہل جانا پڑے گا اس چوکھٹ کو کسی کی خاطر نہیں چھوڑا جا سکتا سب کی چوکھٹیں اس کی خاطر چھوڑ دینی پڑیں گی۔

(۶) سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے لیکن علمائے دنیا پرست کبھی ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۷) کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے یہی حال دنیا پرست علماء کا ہے ساری باتوں میں متفق ہو جاتے ہیں۔ لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو وہاں پہنچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔

(۸) حسن، نغمہ، خوشبو اور زیب و آرائش الگ الگ نام ہیں مگر حقیقت صرف ایک ہے یعنی عدل واعتدال۔

(۹) انسان کی سب سے بڑی عقل مندی عبرت پذیری ہے لیکن سب سے بڑی غفلت اس سے چشم پوشی ہے۔

(۱۰) اگر وہ (خدا) بے طلب دینا چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے، کوئی پکارتا ہے اور دروازہ نہیں کھلتا کوئی بھاگتا

ہے اور اس پر کمند پھینکے جاتے ہیں۔

(۱۱) میں جب کبھی قید خانے میں سنا کرتا ہوں کہ فلاں قیدی کو قید تنہائی کی سزا دی گئی ہے تو حیران رہ جاتا ہوں کہ تنہائی آدمی کے لیے سزا کیسے ہو سکتی ہے؟ اگر دنیا اسی کو سزا سمجھتی ہے تو کاش ایسی سزائیں عمر بھر کے لیے حاصل کی جا سکیں۔

(۱۲) میں آپ سے ایک بات کہوں میں نے بارہا اپنی طبیعت کو ٹٹولا ہے میں زندگی کی احتیاجوں میں سے ہر چیز کے بغیر خوش رہ سکتا ہوں لیکن موسیقی کے بغیر نہیں رہ سکتا، آوازِ خوش میرے لیے زندگی کا سہارا، دماغی کاوشوں کا مداوا اور جسم و دل کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

(۱۳) زبان کی پکار ضائع جا سکتی ہے لیکن اعمال کی صدا کبھی بھی جواب لیے بغیر نہیں رہتی۔

(۱۴) اگر سچائی کو اس کی اصل ضرورت کے وقت پیش نہ کیا جائے تو اس کے وجود کا اعتراف بے کار ہے کیونکہ چراغ جلانے کا اصل وقت غروبِ آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلے پہر۔

(۱۵) افسوس ہر عہد اور ہر دور میں جس قدر بربادیاں ہوئیں علمائے سوء ہی کے ہاتھوں ہوئیں وقت اور زمانے کی شکایت بے سود ہے۔

(۱۶) اے مسلمانو! آج تم زلزلوں سے ڈرتے ہو کبھی تم خود ایک

زلزلہ تھے، آج اندھیرے سے کانپتے ہو، کیا یاد نہیں کہ تمہارا وجود خود ایک اجالا تھا یہ بادلوں کے پانی کی سبیل کیا ہے؟ کہ تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے اپنے پائینچے چڑھا لیے ہیں وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اتر گئے پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا، بجلیاں کڑکیں تو ان پر مسکرا دیئے بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا، صرصر اٹھی اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا آندھیاں آئیں تو ان سے کہا کہ تمہارا راستہ یہ نہیں ہے، یہ ایمان کی جاں کنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے ہی گریبانوں کے تار بیچ رہے ہیں اور خدا سے اس درجہ غافل ہو گئے ہیں کہ جیسے اس پر کبھی ایمان تھا ہی نہیں۔

(۱۷) دلوں کی تعلیم میں منٹوں اور لمحوں کے اندر انقلاب آجاتا ہے اور اسی کے انقلاب سے دنیا کے انقلاب وابستہ ہیں

(۱۸) عالم تقدیر خاموش نہیں ہے وہ ایک امام ناطق ہے اس نے مجموعی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصلہ ازل ہی میں کر دیا تھا لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصلہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

(۱۹) غلامی کے چاہے کیسے ہی حسین و خوب صورت نام کیوں نہ رکھ دیئے جائیں، غلامی بہر حال غلامی ہے۔

(۲۰) پاکستان بن گیا قدرت کو یہی منظور تھا اب ہمارا اسلامی فرض ہے کہ قدرت کے فیصلے کے آگے سر جھکا دیں اسے دل و جان سے قبول کریں اور اس قبول کا حق ادا کریں ضرورت یہ ہے کہ ہمارا بہترین دل و دماغ ہر طرف سے پاکستان جائے اس کو بنائے سنوارے تاکہ پاکستان کی عمارت رفیع الشان ہو، دیکھنے دکھانے کے قابل ہو، قربانیوں کا قرار واقعی صلہ ہو بلکہ پاکستان ایک سنگین اور اٹمٹ قلعہ ہو اس لیے کہ پاکستان نہ بنتا تو مضائقہ نہ تھا لیکن اگر بن کر ٹوٹ گیا تو پھر ہم کہیں کے نہ رہیں گے نہ ادھر (ہندوستان) کے مسلمان نہ ادھر (پاکستان) کے مسلمان ۔ بربادی ہمارا قومی مقدر ہو گا۔

(۲۱) درخت تو سب ہی بوتے ہیں لیکن ہر شخص کے نصیب میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کا پھل بھی کھائے پس انتہائی مبارک ہیں وہ ہاتھ جو تخم پوشی کے بعد ہی اپنے دامن میں اس کے پھل کو بھی دیکھے۔

(۲۲) انسانی انا کا کمال یہ ہے کہ خدا سے مشابہ ہو جائے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(۱) قرآن وسنت کی دعوت کو لے کر اُٹھو اور پوری دنیا پر چھا جاؤ۔

(۲) اسلام مقدار کے لحاظ سے نہیں ذرائع کے لحاظ سے دولت کی حد کا تعین کرتا ہے آپ حلال ذرائع سے جتنی چاہے دولت کما لیں لیکن حرام ذرائع سے ایک پیسہ بھی کمانے کی اجازت نہیں۔

(۳) میں دنیا کے تمام اشتراکی ممالک کو چیلنج کرتا ہوں کہ میں ان ممالک میں جو کچھ دیکھنا چاہوں مجھے دکھائیں اگر میں نے ان کے قول وفعل میں یکسانیت دیکھی تو واپس آ کر سوشلزم کی تبلیغ کروں گا۔

(۴) اسلام ڈاکٹر کا نشتر ہے۔ ڈاکو کا خنجر نہیں۔

(۵) ایک صحیح اسلامی نظام کے تحت قائم حکومت کے ماتحت ایک نائب قاصد کی خدمت انجام دینا بھی میرے نزدیک اس سے زیادہ قابل فخر ہے کہ کسی غیر اسلامی نظام کے تحت قائم حکومت میں مجھے صدارت اور وزارتِ عظمیٰ کا منصب حاصل ہو۔

(۶) میدانوں کے مقابلے سے جی چرانا اور قلعوں کے پیچھے

چھپنا بزدلی ہے۔

(۷) دراصل انجام کا فرق آغاز ہی کے فرق کا نتیجہ ہے۔

(۸) بھوسں کی پاتھیوں کا ڈھیر خواہ کتنا ہی بڑا ہو کبھی قلعہ نہیں بن سکتا۔

(۹) طاقت ہی حق ہے اور کسی قوم کے لیے اس کی اپنی قوت کے اس کے حق کی حفاظت کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

(۱۰) اسلام دولت کی مساویانہ تقسیم کا قائل نہیں بلکہ منصفانہ تقسیم کا قائل ہے۔

(۱۱) جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت میں سے اللہ کے بندوں کا حق نہیں نکالتا اس کا مال ناپاک ہے اور اس کا نفس بھی ناپاک ہے۔

علامہ عنایت اللہ المشرقیؒ

(۱) مسلمانو! اس وقت جس چیز کی پاکستان میں کمی ہے وہ صرف قحط الرجال ہے ایسے لوگ نہیں ملتے جو مخلصانہ طور پر کام کرنے کے لیے دکھ اٹھائیں، قربانی کرنے والے کمیاب ہیں اگر مخلص لوگ چاہیں تو پاکستان کو ترقی کے آسمان تک اٹھا لیں۔

(۲) یہ ضروری نہیں کہ اصلاح معاشرہ کے لیے حکومت کی کرسی ہی ملے میرے نزدیک تو حکومت کی کرسیاں دماغ اور ذہن خراب کر دیتی ہیں لوگ اس کرسی کی عینک سے حالات کو ٹھیک طور پر دیکھ نہیں سکتے اس لیے جن لوگوں کا کریکٹر بلند ہے میں خاص طور پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور پاکستان میں کام کریں۔

(۳) میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی نبی کے آنے کا قائل نہیں جو مانتا ہے میرے نزدیک منکر اسلام ہے۔

(۴) جب تک ہم دوسرے فرقے کی بات آرام سے سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے اتحادِ عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۵) مسلمان کو اس کا مذہب کافی ہے اس کا مذہب ہی سب سے بڑی سیاست ہے۔

(۶) قرآن پاک میں لکھا ہے کہ فرقہ بند لوگ مشرک ہیں اور ان کی کبھی بخشش نہ ہو گی اس لیے میں کسی فرقہ سے نہیں صرف مسلمان ہوں۔

(۷) تقریر سے صرف گفتگو پیدا ہوتی ہے عمل پیدا نہیں ہوتا۔

(۸) میری تحریک کا مقصد قوم کا اتحاد، تنظیم، پھر قوت، پھر غلبہ اور عروج ہے جیسا کہ قرونِ اولےٰ میں تھا۔

(۹) قرآن کو اول سے آخر تک بچشم خود دیکھو کہ اسلام کیا ہے تو اے مسلمانو! تم کو صاف نظر آئے گا کہ اسلام صرف اور صرف سپاہیانہ زندگی کا دوسرا نام ہے۔

(۱۰) ہر قوم کی فتح مندی اور غلبے کا راز اس کے نوجوانوں کی جسمانی صحت میں ہے ایک قوم جس قدر صحت مند ہے اسی قدر فتح کے قریب ہے۔

(۱۱) حرکت دنیا میں کسی ترقی اور کسی بہتری کی طرف پہلا قدم ہے حرکت ہر شے کو حاصل کرنے کا پہلا اور ابتدائی ذریعہ ہے حرکت کے بغیر کسی شے کو حاصل کرنا محال ہے حرکت کے بعد اتحاد اس شے کو حاصل کرنے کے لیے دوسرا قدم ہے کسی عمل کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو پہلے قدم حرکت اور اتحاد نظر آئیں گے اس کائنات سعی و عمل میں ان دو کے بغیر کوئی کامیابی کسی طرح ممکن نہیں۔

(۱۲) ماں باپ، بھائی، بہن، زن و فرزند اور جاہ و دولت سب کی محبتوں کو چھوڑ کر اور سب بتوں کو توڑ کر بے غرض اکٹھے ہو جانا ہی اسلام ہے۔

(۱۳) قوم کے ہر فرد میں ہمت، طاقت، ولولہ، حوصلہ اور چُستی بھر دو تو پھر زوال پذیر قوم بھی زندہ ہو سکتی ہے۔

(۱۴) عبادت کا منشاء یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے غلام بن جاؤ اس کے احکام پر شب و روز عمل کرو، میدان میں کٹ مرو مگر پیٹھ نہ دکھاؤ اور فرقہ بندی چھوڑ کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔

(۱۵) دنیا کی تمام تاریخ اصلاح و انقلاب میں جب کبھی کسی قوم کا عروج ہوا فرد واحد کے ذریعہ ہوا۔ فرد واحد اپنے ضمیر کی آواز کا پابند ہے۔ نتائج کا انتظار اس کو مضطرب رکھتا ہے اور اس کا ہر عمل منزل کی طرف ایک قدم ہے۔

(۱۶) جس قوم کا آسمان جھک کر زمین سے آملے اور عمل کے ستارے اس کے گنبد پر چمکیں تو وہ قوم چشم زدن میں ٹھیک ہو جائے گی۔

(۱۷) ہمارے قومی زوال کا سب سے بڑا سبب فرقہ بندی ہے اور اس روگ کا آخری اور قطعی علاج خاموشی ہے۔ بحث و تکرار اور مناظرہ نہیں۔

(۱۸) یہ دنیا دار العمل ہے یہاں صرف عمل کا صلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ

لباس رنگ اور نسل کو نہیں دیکھتا بلکہ اعمال کو دیکھتا ہے۔

(۱۹) ہمارا سب سے بڑا ہتھیار محبت ہے اور یہی وہ ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔

(۲۰) ترقی کا راز لگاتار عمل اور تکرار عمل میں پوشیدہ ہے۔

(۲۱) اگر گہری نظر سے دیکھو تو ہر سچائی کے لیے مخالفت کا ہونا طبعی ہے ہر سچائی کا بالآخر باطل سے ٹکرانا اٹل ہے، باطل خود ٹکرتا ہے خواہ سچائی کتنا ہی خاموش بے ضرر اور مرنجان و مرنج ہو کر چلے۔

(۲۲) ایک قطار میں سپاہیانہ قواعد نہ صرف مساوات پیدا کرتی ہے۔ بلکہ باہمی محبت اور اخوت پیدا کرنے کا بے خطا طریقہ ہے۔

(۲۳) جب تک قوم میں استقلال کا اخلاق پیدا نہ ہوگا کسی کامیابی تک پہنچنا محال ہے۔

(۲۴) جان کی قربانی کرنے والے اگر پیدا ہو جائیں تو مال قربان کرنے والوں کا پیدا کرنا آسان ہے کیونکہ وہی شخص مال خرچ کرتا ہے جو اپنی جان سب سے پہلے خدا کی راہ میں دیتا ہے۔

(۲۵) خاموش قوم ہی بصحیح معنوں میں طاقتور قوم ہے خاموشی طاقت کی پہلی اور آخری علامت ہے۔ فطرت کی تمام بڑی طاقتیں خاموش ہیں اور خاموشی سے عمل کر رہی ہیں

فردوسی

(۱) عشق حقیقی اس کو کہتے ہیں جو جذبۂ عمل کو بھڑکا دے۔

(۲) اس شخص سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرو جو باعزت ہو کر مجلس میں بیٹھے اور بے عزت ہو کر اٹھے۔

(۳) بادشاہ سے وفاداری اس کی مجلسوں میں شرکت سے نہیں بلکہ رزمگاہوں میں صف آرائی سے ہے۔

(۴) عالم پانی کے بغیر سیراب ہے اور جاہل پانی کی موجوں میں رہ کر بھی پیاسا ہی رہتا ہے۔

(۵) حق پر چلنے والے کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے

۶ میرا نسب کیا پوچھتا ہے، میری تلوار خود میرے خون سے تجھے آگاہ کر دے گی۔

(۷) دریا کا جوش اور مرد کی جوانی یکساں اہمیت کی حامل ہے۔

(۸) بادشاہوں سے کیا خوف، خوف تو بادشاہوں کے بادشاہ سے ہوتا ہے۔

(۹) شیر کا بچہ یقیناً شیر ہی بنے گا، خواہ اس کی تربیت کہیں بھی ہو۔

(۱۰) استقلال دولت کی کنجی اور کفایت شعاری اس کا تالا ہے۔

(۱۱) اگر میری ماں مجھ سے جدا کر دی جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔

(۱۴) اگر انسان چاہے کہ اُسے عزت ملے تو ہو سکتا ہے کہ اس کے حصول میں اسے برسوں لگ جائیں لیکن اگر وہ بے عزت ہونا چاہے تو اس کے لیے صرف چند لمحے درکار ہوتے ہیں۔

فیثاغورث

(۱) تقدیر بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔

(۲) تمام جسمانی اعضاء میں زبان سب سے بڑی نافرمان ہے۔

(۳) اشیائے نفس میں سب سے زیادہ منافع بخش شے جلیل القدر سخن ہے اگر اس کی قوت نہ ہو تو کہنے والے سے سننا چاہیے

(۴) جو شخص تمہیں تمہارے عیبوں سے مطلع کر دے وہ اس سے بہتر ہے جو غلط تعبیر کر کے تمہارا دماغ بگاڑ دے۔

(۵) دوستوں کے مال میں تمام دوست شریک ہوتے ہیں۔

۶ ایک کارآمد چیز کے مقابلے میں بہت سے ناکارہ دوست نہ بناؤ

(۷) مرد کا امتحان عورت سے اور عورت کا روپے سے ہوتا ہے۔

(۸) وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہیئے نہ کہ وہ جسے تمہارا دل چاہے

(۹) احساس، دعوتِ عمل ہے اور عمل حقیر راہ ہے جو عامل کو منزلِ مقصود سے مزید روشناس کر دیتا ہے۔

(۱۰) جس راز کو تو دشمن سے چھپانا چاہتا ہے اس کو اپنے دوست سے بھی ظاہر نہ کر۔

(۱۱) اس بات کی کوشش کر کہ افعال ناکردنی کا خیال بھی تیرے دل میں نہ گزرے۔

(۱۲) خدا کے نزدیک افعال حکماء معتبر ہیں نہ کہ اقوال۔

(۱۳) دوستی میں شبہ کرنا زہر ہے۔

(۱۴) اچھی کتاب سے اچھا کوئی دوست نہیں آج کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

(۱۵) انسان کے لیے نزولِ بلا زبان کے باعث ہوتی ہے۔

(۱۶) زمانہ بھاگتا ہے اور تم چلتے ہو جو زمانے کے ساتھ نہیں بھاگتا وہ پیچھے رہ جاتا ہے۔

(۱۷) اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں سے چھٹکارہ مل جائے گا۔

(۱۸) اگر تم بولنے کی قوت رکھتے ہو تو ہمیشہ اچھی بات کہو اس لیے کہ بُری گفتگو نظروں سے گرا دیتی ہے۔

(۱۹) بُرے کام کرنے تو دور کی بات ہے تو یہ کوشش کر کہ بُرے کام کرنے کا خیال بھی تیرے دل میں نہ آئے۔

(۲۰) دوستی ایک پاکیزہ رشتہ ہے اس میں شک وشبہ کی فضا پیدا کرنا ایک زہریلا بیج بونے کے مترادف ہے۔

(۲۱) تقدیر خدا کی طرف سے ہے اور تدبیر تمہاری طرف سے۔

(۲۲) اگر تو کوئی دوست نہیں بنانا چاہتا تو اچھی کتابیں پڑھا کر اس لیے کہ اچھے سے اچھے دوستوں سے بھی بہتر اچھی کتابیں ہوتی ہیں۔

(۲۳) دوستی اس کو کہتے ہیں جو کسی غرض کے بغیر ہو۔

(۲۴) اچھے دوست کی پہچان یہ ہے کہ وہ بُرے وقت میں بھی تیرا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

(۲۵) دوستوں کے مال پر بُری نظر نہ رکھ اس لیے کہ اگر تیری نظر میں دوست کی دولت سما جائے گی تو دوستی کے دفتر سے تیرا نام کٹ جائے گا۔

سکندرِ اعظم

(۱) عورت اگر میری ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے تو پھر بھی مجھے چاہیے کہ میں اسے قبول کر لوں۔

(۲) میرے لیے ملکوں کو فتح کرنا آسان ہے لیکن میں نے یہ جان لیا ہے کہ دلوں کو فتح کرنا بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔

(۳) سپاہی تو سبھی ہوتے ہیں۔ لیکن جو بے جگری اور دلیری سے لڑتا ہے وہی بہادر سپاہی کہلاتا ہے۔

(۴) دنیا ہمیشہ سے بہادروں ہی کی قدر کرتی آئی ہے کبھی کسی بزدل کی عزت افزائی بھی ہوتی کسی نے دیکھی ہے۔

(۵) میں ساری دنیا کو فتح کرنے کے عزم سے نکلا ہوں۔

(۶) بزدل اور ڈرپوک لوگ میرے ساتھی نہیں ہو سکتے۔

(۷) جو قوم لڑنا نہیں جانتی بہت جلد اس پر لڑنے والی قوم کی حکومت ہو جاتی ہے۔

(۸) اپنے رہنما ہمیشہ بہادروں کو بناؤ اس لیے کہ بہادروں کی رہنمائی سے قوم کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

(۹) جو میدان جنگ میں بہادری سے لڑتا ہے وہ فتح کے انتہائی قریب ہوتا ہے۔

(۱۰) سپاہی کا کام صرف لڑنا ہی نہیں بلکہ بہادری اور بے جگری سے لڑنا ہے۔

(۱۱) اگر تمام علاقے میرا باپ فتح کرلے گا تو پھر میرے پاس فتح کرنے کے لیے کیا رہ جائے گا۔

ابراہام لنکن

(۱) مقدمہ بازی ہرگز شروع نہ کرو جو آدمی ایسا کرتا ہے اس سے برا کوئی نہیں ہوتا۔

(۲) پڑھنے کے ذوق وشوق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج سے پیشتر دوسرے کیا کچھ کر چکے ہیں۔ اس طرح ہم ان کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہی نہیں بلکہ ان تجربات سے ہم اپنے مسائل کو بھی حل کر سکتے ہیں۔

(۳) میں یہ کہتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتا کہ میں ایک غریب مزدور تھا میں نے بذاتِ خود مزدوری کی مجھے بھی ایسے ہی غربت کے حالات سے گزرنا پڑا جیسا کہ ہر غریب آدمی کے بیٹے کو۔

(۴) یہ مسئلہ سارے عالم انسانیت سے تعلق رکھتا ہے کہ ایک دستوری جمہوریہ یا ایک جمہوریت یا عوام کی حکومت ان کی اپنی بنیاد پر قائم ہو۔

(۵) وہ بہادر آدمی جو میدانِ جنگ میں مارے گئے انہوں نے کبھی فنا نہ ہونے والی یادگار پیدا کر لی ہے ان کے خون سے زمین مقدس ہو گئی ہے زندہ لوگوں کا فرض ہے کہ

ان شہیدوں سے لگاؤ رکھیں۔ ان کی شہادت سے آزادی کی ایک نئی صبح طلوع ہوگی وہ حکومت لوگوں کی ہوگی اور لوگوں کے لیے ہوگی اور دنیا سے کبھی ختم نہ ہوگی۔

(۶) کسی سے بھی بری طرح پیش نہ آئیں آیئے ہم خدا کے بتلائے ہوئے سیدھے راستے پر گامزن ہوں آیئے ہم کوشش کریں اور قوم کے تمام زخموں کو بھر دیں اور ان کا خیال کریں جنہوں نے جنگ کو برداشت کیا اور ان کی بیواؤں اور یتیم بچوں کا جس کا انصاف تقاضہ کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔

ایک پائیدار امن کی خاطر۔۔۔۔۔ جو ہمارے درمیان اور تمام قوموں کے درمیان ہو۔

(۷) ہر اس شخص کا ساتھ دو جو راہ راست پر ہے اور اس سے علیحدگی اختیار کرلو جب وہ غلط راہ اختیار کرے۔

(۸) ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ سچائی طاقت ہے اور یقین کے ساتھ ہمیں اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔

(۹) میں نے اکثر اپنے آپ سے سوال کیا ہے کہ وہ کون سا عقیدہ ہے جس کی بناء پر ہم اتنا عرصہ متحد رہے یہ آزادی کا اعلان تھا جس نے ہر باشندے کو آزادی عطا فرمائی اور تمام دنیا کے لیے آزادی کا پیغام دیا۔ اسی اعلان آزادی کے تحت ہر باشندے کو یکساں مواقع میسر ہوں گے۔

میرے دوستو! یہی ایک احساس ہے جس کی بناء پر
ملک کو بچایا جا سکتا ہے اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا
تو میں اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھوں گا۔
اگر میں ملک کو بچا نہ سکا تو میں ہتھیار ڈالنے کی نسبت
اس بات کو پسند کروں گا کہ مجھے قتل کر دیا جائے۔

(۱۰) ہم میں سے ہر کوئی چاہے وہ شمال میں رہتا ہے یا جنوب
میں تمام امریکیوں کو جو آزادی سے محبت کرتا ہے جو آزاد
فضا میں زندہ رہنا چاہتا ہے کو چاہیے کہ وہ اچھے اور
عظیم کام کرنے والوں کا ساتھ دیں۔ ہمارے عمل سے نہ
صرف یونین زندہ رہے گی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لاکھوں
لوگ خوشحال زندگی بسر کرتے رہیں گے۔

(۱۱) کسی کو آزادی سے محروم رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۲) اگر خدا کی رحمت کے طریقے پر اسرار ہوتے تو فرائض کے
طریقے بھی واضح ہوتے۔

گوئیٹے

(۱) امید باعمل انسان کی کنیز ہے۔

(۲) سب سے سکھی معاشرہ وہ ہے جس میں ہر شخص ایک دوسرے کے لیے دلی احترام کا جذبہ رکھتا ہو۔

(۳) عورت ایک خدائی تحفہ ہے جو جنت کے کھو جانے کی کمی پوری کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔

(۴) انسان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ جتنا ممکن ہو سکے خارجی حالات پر قابو پائے اور جتنا کم سے کم ممکن ہو انہیں اپنے اوپر قابو نہ پانے دے۔

(۵) ان سے زیادہ قابل رحم کوئی نہیں جو اس وہم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ آزاد ہیں۔

(۶) فن کا اول اور آخری مقصد خوب صورتی ہے۔

(۷) جس کا ارادہ مستحکم اور اٹل ہے وہ دنیا کو اپنے سانچے میں ڈھال سکتا ہے۔

(۸) تاروں بھرے آسمان کی درخشندہ فضا سیاروں کی مسلسل گردش، فطرت کی رات دن کی ان تھک کشمکش کس کام کی، اگر انسان اس دنیا میں آزادی اور خوشی سے سانس

نہیں لے سکتا۔

(۹) مسرت تمام اعلیٰ خوبیوں کی ماں ہے۔

(۱۰) اچھے خیالات بے باک بچوں کی طرح اچانک اور یکایک سامنے آکھڑے ہوتے ہیں اور چلا چلا کر کہتے ہیں کہ ہم یہاں ہیں، ہم یہاں ہیں۔

(۱۱) جو شخص کسی نصب العین کو مدنظر رکھ کر کوشش کرتا ہے اس کی محنت بارآور ہوتی ہے۔

(۱۲) احسان فراموشی ایک قسم کی کمزوری ہے میں نے آج تک کسی اصلی قابلیت کے مالک کو نہیں دیکھا جو احسان فراموش ہو۔

(۱۳) محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔

(۱۴) اس فرض کو ادا کرو جو تمہارے قریب ترین ہے۔

(۱۵) سچائی ایک ہی ہے دوسری نہیں، سچائی کے وجود کے لیے عقلمند لوگ بحث نہیں کیا کرتے۔

(۱۶) عمل ہی زندگی کی نہ بدلنے والی حقیقت ہے اور حقیقی عمل وہ ہے جو لاحاصل نہ ہو۔

(۱۷) جو سوچتے ہیں ان کے لیے دنیا طربیہ اور جو محسوس کرتے ہیں ان کے لیے المیہ ہے۔

(۱۸) بچے کتوں کی مانند بہت تیز قوتِ مشاہدہ کے مالک ہوتے

ہیں اور ہر چیز کا کھوج لگا لیتے ہیں خاص طور پر بری چیزوں
پر ان کی نگاہ سب سے پہلے جا پڑتی ہے۔

(۱۹) اگر میں کسی گریزاں لمحے سے کہوں کہ ذرا ٹھہر اے تو کتنا خوب صورت ہے تو وہ میری موت کا لمحہ ہونا چاہیے۔

(۲۰) حیاتِ انسانی کا کمال عشق ہے۔

(۲۱) مشرق خدا کا ہے، مغرب خدا کا ہے۔ شمال اور جنوب کے علاقے امن و سلامتی کے ساتھ خدا کے ہاتھوں میں ہیں۔

(۲۲) سکون، خاموشی، تعطل اور عمل میں ٹھہراؤ موت کے مترادف ہے۔

شیکسپئیر

(۱) جو ایک مرتبہ اعتماد کو ٹھیس پہنچا چکا ہو اس پر پھر کبھی بھی اعتماد نہ کرو۔

(۲) محبت آنکھوں سے نہیں دل سے دیکھتی ہے اسی لیے محبت کے دیوتا کو اندھا کہا جاتا ہے۔

(۳) جس طرح ایک چھوٹے سے دیئے کی روشنی بہت دور پھیلتی ہے دیتی ہے اسی طرح اس بری دنیا میں بھلائی دور تک چمکتی ہے۔

(۴) نہ قرض دو نہ لو کیونکہ قرض دینے سے اکثر دولت اور دوست دونوں چلے جاتے ہیں اور قرض لینے سے کفایت شعاری میں خلل پڑتا ہے۔

(۵) ہم سب خدا سے رحم کی دعا کرتے ہیں اور وہی دعا ہمیں دوسروں پر رحم کرنا بھی سکھاتی ہے۔

(۶) ہر مقصد میں خدا کی بڑائی، ملک کی بھلائی اور حق کی تلاش کو ہی مدنظر رکھو۔

(۷) سچی محبت کے راستے میں نشیب و فراز بھی ہوتے ہیں۔

(۸) تمہیں جو کچھ بھی چاہیے اسے مسکراہٹ کی طاقت سے حاصل کرو نہ کہ تلوار سے۔

(۹) ہر کسی کی بدگوئی سن لو لیکن اپنا فیصلہ محفوظ رکھو۔

(۱۰) جھوٹے کی سزا یہ نہیں ہے کہ اس کا یقین نہیں کیا جاتا بلکہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔

(۱۱) دنیا میں سب سے خطرناک غصہ جوانی کا ہے۔

(۱۲) مصیبت کے دنوں میں طرح طرح کے لوگوں کے ساتھ ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو عام حالات میں ممکن نہیں۔

(۱۳) دل و دماغ کو خوشیوں کی آماجگاہ بناؤ اس طرح ہزاروں نقصانات سے بچے رہو گے اور لمبی عمر پاؤ گے۔

(۱۴) زندگی ہر شخص کو عزیز ہوتی ہے لیکن بہادر آدمی کے لیے عزت زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

(۱۵) مضبوط ارادے مال بنائی ہے۔

(۱۶) اس شہد کا کیا فائدہ جو زہر میں ملا ہوا ہو بلکہ اس سے بہتر تو وہ زہر ہے جس میں شہد جیسی شیرینی ہو۔

(۱۷) سب سے زیادہ اسی کو ملتا ہے جو مطمئن ہے۔

(۱۸) اپنی رائے ہمیشہ ان لوگوں کو دیجیے جو بہرے نہیں ہیں ورنہ آپ کی رائے ضائع جائے گی۔

(۱۹) قسمت ایک طوائف ہی کی مانند تو ہے۔

(۲۰) محبت سب سے کرو، اعتبار چند ہستیوں کا۔
(۲۱) اپنے تصورات کو اپنا جیل خانہ بناؤ۔
(۲۲) ہمارے شکوک اعتماد شکن ہیں اور ہمیں ان اچھائیوں سے محروم رکھتے ہیں جن کو ہم کوشش کر کے حاصل کرتے ہیں۔
(۲۳) انسان کو اپنی موت تک جدوجہد کرنی چاہیے۔
(۲۴) دلوں کو فتح کرنے کے لیے تلواروں کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔
(۲۵) تمہاری عقل ہی تمہاری استاد ہے۔
(۲۶) شرم کی کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔
(۲۷) نیک نامی انسانیت کا زیور ہے اور روح میں بسی ہوئی خوشبو
(۲۸) ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جانے سے بہتر ہے کہ جوانی میں ہی مر جائے۔
(۲۹) ہمارے اندیشے پُرفریب ہیں اور ہمیں ان اچھائیوں سے محروم رکھتے ہیں جنہیں ہم جدوجہد کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔
(۳۰) میرا یقین ہے کہ فکر انسانی زندگی کی دشمن ہے۔
(۳۱) جو میرا بستر چراتا ہے وہ میری سب سے حقیر چیز لے جاتا ہے۔
(۳۲) ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔
(۳۳) مجرم ذہن شبہات کا اڈا ہے۔
(۳۴) تین افراد کے تخیلات ایک جیسے ہوتے ہیں، پاگل، عاشق

اور شاعر۔

(۳۵) دنیا کی ہر چیز کا تریاق خود اسی میں مضمر ہے لیکن عورت، عورت کو شکست نہیں دے سکتی۔

(۳۶) ندامت دل کا درد ہے اور پاکیزہ زندگی کا طلوع۔

(۳۷) تجربہ شاہد ہے کہ ضرورت کے وقت مستحکم ارادہ پوری طرح مدد کرتا ہے۔

(۳۸) ہماری پر لطف بدکاریاں ہی ہمارے لیے چابک بن جاتی ہیں

(۳۹) دوستی باہم رہتے سہنے اور کھانے پینے کا نام نہیں بلکہ یہ تو دو دلوں کے باہمی ربط کا نام ہے۔

(۴۰) جن کے دل لوگوں کے خوف سے آزاد ہوتے ہیں شہرت اور نیک نامی انہی کے حصے میں آتی ہے۔

(۴۱) زندگی ایک متحرک سایہ ہے۔

(۴۲) دانش مند آدمی کبھی اپنی تکلیف کا رونا نہیں روتا بلکہ اپنی تکلیف کے رفع کرنے میں خوشی سے مصروف عمل ہوتا ہے۔

(۴۳) بزدل اپنی موت سے پہلے کئی مرتبہ مرتے ہیں لیکن بہادر لوگ ایک مرتبہ ہی موت کا مزہ چکھتے ہیں۔

(۴۴) نافرمان بیٹے کا وجود سانپ کے زہر سے زیادہ مہلک ہوتا ہے۔

(۴۵) بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے

جتنی فاقہ کشی سے بیمار ہونے والوں کی۔

(۴۶) نصیحت ہمیشہ خیر خواہ ہی ہے جسے ہم سن نہیں سکتے لیکن خوشامد بدترین دھوکہ ہے جس پر پوری توجہ دیتے ہیں۔

(۴۷) خوشامد کرنے والا اور اس کو سن کر خوش ہونے والا دونوں کمینے ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔

(۴۸) بچے کے لیے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۹) عقل مند وہی ہے جو محبت میں اندھا نہ ہو۔

(۵۰) عورتیں ایسی کتابیں ہیں، ایسی تصویریں اور ایسے دبستان ہیں کہ جن میں ساری دنیا بستی ہے جو تمام دنیا کی پرورش اور تربیت کرتی ہیں۔

(۵۱) خواہ کیسے بھی گزریں مصیبت کے دن گزر ہی جاتے ہیں اگر یہ نہیں گزرتے تو آخر کار انسان خود ہی گزر جاتا ہے۔

(۵۲) خوب صورت چہرہ، نیک سیرت کے بغیر ایسا ہے جیسے کہ خوشبو کے بغیر گلاب کا پھول۔

برنارڈ شا

(۱) انسان کتنا پاگل ہے کہ وہ ایک پتا یا چیونٹی تک تو بنا نہیں سکتا لیکن بیسیوں کو خدا بنا لیتا ہے۔

(۲) کہتے ہیں کہ جہالت بے فکری کا گہوارہ ہے اور بے فکری راحت و آرام کا بستر، یہ قول ان لوگوں کے نزدیک درست ہے جو مردوں کی طرح پیدا ہوتے ہیں اور جمادات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

(۳) جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا وہ معراج انسانی سے گرا ہوا ہے۔

(۴) دولت مندوں اور سرمایہ داروں کی خیرات اور چندے سے چلنے والی انجمنیں ہمیشہ دولت مندوں کی طاقت اور موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں وہ غریبوں کو صبر و تحمل کی تبلیغ و تلقین سے انقلابی جذبات کو ٹھنڈا کرتی رہتی ہیں تاکہ سرمایہ دار بے خوف و خطر ان کا خون چوستے رہیں۔

(۵) خاموشی اظہار نفرت کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔

(۶) جب تک نسل بنی نوع انسان میں سے حب الوطنی نام کی چیز

نہیں نکال پھینکو گے۔ تب تک دنیا میں کبھی بھی امن قائم نہیں کر سکو گے۔

(۷) خواہشات کی جدوجہد علامت ہے اس بات کی کہ زندگی نظم چاہتی ہے۔

(۸) تمہاری شادمانی دراصل تمہارا غم ہے جسے بے نقاب کر دیا گیا ہے۔

(۹) میرے دوست! کسی چیز کو بھی بدصورت نہ کہو، سوا اس خوف کے کہ جس کی ماری ہوئی روح خود اپنے یادوں سے ڈرنے لگے۔

(۱۰) زندگی ایک ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔

(۱۱) اپنی صحت و تندرستی کے لیے شام کو فٹ بال، ٹینس اور پولو کھیلنے والو! تم دیہاتوں میں جاکر ان کسانوں کا ہاتھ کیوں نہیں بٹاتے جن کے جسم محنت کی زیادتی سے چور چور ہیں۔

(۱۲) میرے سامنے قوموں کی داستانیں نہ کہو، مجھے اصول اور قانون کی باتیں مت بتاؤ، میرے سامنے حکومتوں کا تذکرہ نہ کرو کہ میرا وطن سارا جہان ہے، آؤ اس انسانیت کی بات کریں جو انسان کو جنم دے کر بانجھ ہو گئی ہے جو دور پھٹے چیتھڑوں میں ملبوس رہنے والے اپنے بچوں کو پکار رہی ہے، بچے جو انسان سے زیادہ قوم بن گئے ہیں۔

(۱۳) سخاوت یہ ہے کہ اپنی استطاعت سے زیادہ دو اور استغنا یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے کم لو۔

(۱۴) دنیا میں ان ہی لوگوں کی عزت ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استاد کا احترام کیا۔

(۱۵) یاد رکھنا بھی ملاقات کی ایک شکل ہے اور بھلا دینا بھی تجرد کی ایک صورت۔

(۱۶) جب دو آدمی کسی مسئلے پر بحث کے بغیر متفق ہو جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔

(۱۷) چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور علم کے بغیر ذہن۔

(۱۸) کسی کو نصیحت نہ کرو کیونکہ بے وقوف سنتا نہیں ہے اور عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں۔

(۱۹) جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ مخمل کے گدے پر سونے والوں کے خواب ننگی زمین پر سونے والوں کے خوابوں سے مختلف نہیں ہوتے تب سے خدائی انصاف پر مجھے پورا اعتماد ہو گیا ہے۔

(۲۰) خاموش اور کم گو آدمی کا ہر جگہ اور ہر وقت استقبال ہوتا ہے

(۲۱) میں ہی آگ ہوں، میں ہی کوڑا کرکٹ ہوں، میری آگ میرے کوڑے کو جلا کر بھسم کر دے تو میں اچھی زندگی پاؤں گا۔

(۲۲) اگر کوئی صرف تجربوں سے ہی دانش مند بن جاتا تو لندن کے

عجائب گھر کے پتھر اتنی مدت کے بعد دنیا کے بڑے بڑے دانش مندوں سے زیادہ دانش مند ہوتے۔

(۲۳) محبت دل کے صحرا میں ایک سرسبز و شاداب قطعہ زمین ہے۔ جہاں فکر کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔

(۲۴) دنیا کا سب سے بڑا اور بد ترین گناہ افلاس ہے، زنا کاری قتل، غبن، ڈاکہ زنی، رشوت خوری، چوری، شراب خوری اور جوا، یہ تمام گناہ افلاس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

(۲۵) مکمل طور پر خوش ہونے کے لیے انسان کو مکمل طور پر بے وقوف ہونا چاہیے

(۲۶) ہوٹل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہاں خانگی زندگی سے پناہ ملتی ہے۔

(۲۷) غلاموں کے ملک میں غلام ہی حکومت کرتے ہیں اور ان کی منڈیوں میں تاجروں کا راج ہوتا ہے۔

(۲۸) اگر تم دنیا سے جنگ، نفرت اور ہتھیار ختم کرنا چاہتے ہو تو تمہیں سب محبتوں کو مٹا کر صرف انسانیت سے محبت کرنا سیکھنا پڑے گا۔

البیرونی

(۱) ہوشمند اور دانا وہ شخص ہے جو کل کے امور کی تدبیر آج کر کے بے پرواہ ہو جائے۔

(۲) کسی چھوٹی چیز کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے اس لیے کہ چھوٹی چھوٹی چیز بعض موقع پر مفید ہوتی ہیں اور بعض موقع پر ان کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔

(۳) وہ امور جو اُنس اور عادت سے جمع ہو جائیں اور عام لوگ انہیں تسلیم کر لیں ان کی مخالفت نہ کرنی چاہیے۔

(۴) جو شخص ایسا ہو جو گفتگو سے مؤدب بن سکتا ہے اُسے تازیانے اور تلوار سے ادب نہ دینا چاہیے۔

(۵) نیک عادات خیر کی علامات ہیں۔

(۶) ہر روز کے لیے سچائی امر حاضر ہے اور ہر کل کے لیے سچائی وہ ہے جو اس میں پیدا ہو گی۔

(۷) حکماء اور علماء کے اخلاق کا مطالعہ عمدہ عادتوں کو زندہ کرتا اور بدعت کو ہلاک کرتا ہے۔

(۸) بادشاہوں کے لیے بڑی اندیشہ ناک چیز انتقام لے کر سزا دینا ہے، بادشاہ کو درویش ہو جانے کا سب لوگوں سے

کم خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن ہلاکت کا سب سے زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ پس اُسے چاہیے کہ نہ بزدلی کرے نہ بخیلی جو چیز اس کے پاس کم ہوتی ہے زیادہ نہیں ہو سکتی اور جو چیز زیادہ ہوتی ہے کم نہیں ہو سکتی۔

(۹) علوم کی تعداد بے شمار ہے اور اگر لوگ بالعموم ان کی طرف توجہ کرنے لگیں اور علوم اور اہل علم کی قدر و منزلت کریں تو ان کی تعداد میں اور زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

(۱۰) انسان کیسا ہی کیوں نہ ہو اپنی محنت اور مصیبت کے زمانے میں بھی خوشی کا امیدوار ہوا کرتا ہے کیونکہ خوشیوں سے راحت ملتی ہے۔ ناگواریوں اور بدخالیوں سے کبیدہ خاطر ہوتا ہے۔

(۱۱) جب تک صحت و حواس، قوتِ بدن اور بے فکری میسر نہ آئیں کوئی کام انجام نہیں پا سکتا۔

(۱۲) مَیں نے اپنی ان کتابوں کو جنہیں آغاز عمر میں تصنیف کیا تھا اور جن کی تحریر کے بعد میری معلومات میں اضافہ ہو گیا متروک نہیں کیا اور نہ خوار جانا اس لیے کہ وہ سب میرے فرزند تھے اور اکثر لوگ اپنے شعر اور فرزند پر فریفتہ ہوتے ہیں۔

(۱۳) دنیا میں سب سے مشکل اپنی اصلاح ہے اور سب سے آسان

کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔

(۱۴) مسکراہٹ روح کا دروازہ کھولتی ہے۔

(۱۵) اگر تم ہندوستان کی زمین کو دیکھ کر اس کی اصلیت پر غور و فکر کرو گے یا ان پتھروں کو جو زمین کے کھودنے پر نکلتے ہیں جانچو گے تو نہایت غور و فکر کے بعد تم کو ماننا پڑے گا کہ ہندوستان کی زمین کسی زمانے میں زیر سطح آب تھی۔

(۱۶) احسان جتانا محسن کے احسان کو باطل کر دیتا ہے۔

(۱۷) خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیاروں کا کام دیتی ہیں۔

فرینکلن

(۱) اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے مرنے کے بعد لوگ تم کو بھول نہ جائیں تو کچھ ایسی چیزیں لکھو جو پڑھی جائیں یا ایسے کام کرو جو لکھنے کے قابل ہوں۔

(۲) نیکی کی ابتداء مشکل اور انجام خوش آیند ہوتا ہے جبکہ بدی کا آغاز لذیز اور انجام تلخ ہوتا ہے۔

(۳) مذہب کی موجودگی میں لوگ اتنے کمینے ہیں تو عدم موجودگی میں کیا ہوں گے۔

(۴) تجربہ ایک اچھا استاد ہے مگر اس کی اجرت گراں ہے

(۵) دوسروں کی خوشی اپنے غموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے۔

(۶) محنت کرنے والے گھر میں فاقہ کشی باہر سے تو جھانک سکتی ہے لیکن اندر داخل نہیں ہو سکتی۔

(۷) یہ ہماری آنکھیں نہیں بلکہ دوسروں کی آنکھیں ہیں جو ہمیں برباد کرتی ہیں اگر سوائے میرے تمام دنیا کے لوگ اندھے ہوتے تو میں کبھی عمدہ لباس اور خوشنما سامان کی پرواہ نہ کرتا۔

(۸) غریب آدمی کو دولت مند بننے کے لیے سچائی اور دیانت داری سے بڑھ کر عمدہ کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

(۹) شکستہ کشتیوں کو ساحل کے قریب ہی رہنا چاہیے۔

(۱۰) شکم سیری ذہن کو کند بنا دیتی ہے۔

(۱۱) دنیا میں سب سے بہترین سوال یہ ہے کہ میں دنیا میں کون سی نیکی کر سکتا ہوں۔

(۱۲) اگر تم اپنے بھید دشمن سے چھپا کر رکھنا چاہتے ہو تو اپنے کسی دوست سے ان کا ذکر نہ کرو۔

(۱۳) عورت کی زبان اس کی تلوار ہے اور وہ اس تلوار کو کبھی بھی زنگ آلود نہیں ہونے دیتی۔

(۱۴) آج تک دنیا میں ایسا کوئی عظیم انسان نہیں گزرا جو اعلیٰ وارفع چال چلن کا مالک نہ ہو۔

(۱۵) اپنے آپ سے محبت کرنے والا دشمنوں سے محفوظ رہتا ہے

۱۶ بے شک دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد جو بھی فیصلہ اپنے دماغ میں کرو وہ اٹل ہو۔

(۱۷) اونچی قیمت پر تو امن بھی خریدا جا سکتا ہے۔

(۱۸) محنت و مشقت کے بعد تکان بہترین تکیہ ہے۔

(۱۹) بُرے کام صرف اس لیے بُرے نہیں کہ وہ ممنوع ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ نقصان دہ بھی ہیں۔

(۲۰) ہمارے دماغوں اور عقلوں میں اتنا ہی فرق ہے جیسے ہمارے چہروں میں۔

۲۱ صحت اور زندگی تھوڑی آمدنی پر بھی قائم رکھی جا سکتی ہے

(۲۲) پڑھا لکھا بے وقوف اپنی حماقت کو خوش نما الفاظ کا جامہ پہنا دیتا ہے لیکن پھر بھی وہ بے وقوف ہی رہتا ہے۔

(۲۳) دولت مند بننے کا راز یہ ہے کہ انسان جتنا کمائے اس سے کم خرچ کرے۔

(۲۴) جو مذہب امیر اور غریب کے درمیان فرق ظاہر کرے وہ دنیا کے لیے بہت بڑی لعنت ہے۔

(۲۵) نیک نصیحت برسوں کی تعلیم سے بھی اثر نہیں کرتی لیکن بُری عادت بارود کی مانند فوراً اُڑ جاتی ہے۔

(۲۶) بے وقوف دعوتیں دیتے ہیں اور عقل مند کھاتے ہیں۔

(۲۷) جن لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اکٹھا رہنے کا اتفاق پڑے ان سے کبھی بگاڑنی نہیں چاہیے۔

(۲۸) روپیہ کمانے کی سڑک ایسی سیدھی ہے جیسے گاؤں کی پن چکی کا راستہ مگر دولت مند بننے کا راز صرف اسی بات میں پنہاں ہے کہ انسان جو کچھ بھی کمائے، ہمیشہ اس سے کم ہی خرچ کرے۔

(۲۹) عظیم انسان صرف اسی کو کہا جاتا ہے جس کا کردار پاک

اور عظیم ہو۔

(۳۰) برائی کے بیج سے بدی ہی جنم لیتی ہے اور نیکی کے تخم سے ہمیشہ اچھائی کے پھول کھلتے ہیں۔

(۳۱) تم صرف یہ نہ سوچو کہ میں کون سی نیکی کروں بلکہ اس پر عمل بھی کر ڈالو۔

(۳۲) ہر مذہب اچھائی کی تعلیم ہی دیتا ہے، خرابی تو ہمارے اپنے ذہنوں کی پیداوار ہے۔

(۳۳) اگر تم اپنے ذہن کو تیز رکھنا چاہتے ہو تو کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤ۔

(۳۴) ہر کام کرنے سے پہلے ضرور سوچو لیکن نیک کام کے کرنے میں کبھی نہ سوچو۔

خلیل جبران

(۱) محبت ایک نورانی کلمہ ہے جسے نورانی ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے۔

(۲) محبت جذبات کے سمندر کا ٹھنڈا سانس، آسمان کا آنسو اور روح کا سبزہ اور راز کا تبسم ہے۔

(۳) محبت اور رشک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۴) آج سے کل کا جنم ہوتا ہے خزاں کی کوکھ سے بہار پیدا ہوتی ہے خشک پتے زمین کی گود میں سما کر ہریالی اور پھولوں کو روپ دیتے ہیں آنسوؤں کی حدت سے مسکراہٹیں جاگ اٹھتی ہیں۔

(۵) کس قدر اندھا ہے وہ شخص جو اپنی جیب سے دوسروں کا دل خریدتا ہے۔

(۶) لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہیں اس لیے کہ میں اپنی زندگی ان کے درہم و دینار کے بدلے نہیں بیچتا، میں لوگوں کو پاگل سمجھتا ہوں اس لیے کہ وہ مجھے دنیا کے بدلے بک جانے والے شے سمجھتے ہیں۔

(۷) خواہشات کی جدوجہد علامت ہے اس بات کی کہ زندگی

نظم چاہتی ہے۔

(۸) جو آدمی جتنا زیادہ بولتا ہے اتنا ہی کم عقل ہے۔

(۹) اگر تیرا دل کوہ آتش فشاں ہے تو پھر کیوں توقع رکھتا ہے کہ وہ پھولوں کو تیرے ہاتھ میں ترو تازہ رہنے دے گا۔

(۱۰) اس خوشی سے دور رہو جو کل غم کا کانٹا بن کر دکھ دے۔

(۱۱) عقل کے بغیر محبت، انصاف اور نیکی اور ارفع و اعلیٰ صفات بھی بے سود ہیں۔

(۱۲) میں آج تک لاجواب نہیں ہوا سوائے اس شخص کے سامنے جس نے مجھ سے پوچھا کہ تو کون ہے۔

(۱۳) اگر تم زندگی کے قلب تک پہنچ جاؤ تو ہر چیز میں تمہیں حسن و جمال کے جلوے دکھائی دینے لگیں گے یہاں تک کہ ان آنکھوں میں بھی جو مشاہدۂ جمال سے محروم ہیں۔

(۱۴) محبت اگر جسم کو خود غرضی کے بستر پر لے آئے تو ذبح ہو جاتی ہے۔

(۱۵) میرے سامنے قوموں کی داستانیں نہ کہو مجھے اصول اور قانون کی باتیں مت بتاؤ، میرے سامنے حکومتوں کا تذکرہ نہ کرو کہ میرا وطن سارا جہان ہے، آؤ اس انسانیت کی بات کریں جو انسان کو جنم دے کر بانجھ ہو گئی ہے جو دور پھٹے چیتھڑوں میں ملبوس رہنے والے اپنے بچوں

کو پکار رہی ہے وہ بچے جو انسان سے زیادہ قوم بن گئے ہیں۔

(۱۶) جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ مخمل کے گدے پر سونے والوں کے خواب ننگی زمین پر سونے والوں کے خوابوں سے مختلف نہیں ہوتے تب سے خدائی انصاف پر مجھے پورا اعتماد ہو گیا ہے۔

(۱۷) اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا ہے تو یقین کرو کہ تم نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے۔

(۱۸) محبت دل کے صحرا میں ایک سرسبز و شاداب قطعہ زمین ہے۔ جہاں فکر کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔

(۱۹) سخاوت یہ ہے کہ اپنی استطاعت سے زیادہ دو اور استغنا یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے کم لو۔

(۲۰) غریبی شرافتِ نفس کا اظہار کرتی ہے اور امیری خباثتِ نفس کا غم جذبات میں لطافت پیدا کرتا ہے اور سرور انہیں فاسد کر دیتا ہے اس لیے کہ انسان دوست و سرور میں اضافے کے لیے انہیں ہمیشہ اپنا غلام بنائے رکھتا ہے۔

(۲۱) جب زندگی کو اپنے دل کے گیت سنانے کے لیے گانے والا نہیں ملتا تو وہ اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لیے فلسفی پیدا کر دیتی ہے۔

(۲۲) آئے زرو نصف زندگی ہے اور بے حسی نصف موت۔

(۲۳) جب کوئی شخص قتل کرتا ہے تو قاتل کہلاتا ہے اور جب جج اُسے موت کی سزا کا حکم سناتا ہے تو منصف کہلاتا ہے۔

(۲۴) کہتے ہیں جہالت بے فکری کا گہوارہ ہے اور بے فکری راحت و آرام کا بستر۔ یہ قول ان لوگوں کے نزدیک درست ہے جو مردوں کی طرح پیدا ہوتے ہیں اور جمادات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں

(۲۵) میرے دوست! کسی چیز کو بدصورت نہ کہو، سوا اس خوف کے کہ جس کی ماری ہوئی روح خود اپنے پاؤں سے ڈرنے لگے۔

(۲۶) اس قوم کی حالت کس قدر قابل رحم ہے جو ایک سینہ زور شخص کو اپنا ہیرو بناتی ہے اور بظاہر شاندار فاتح کو فیض رساں تصور کرتی ہے۔

(۲۷) تمہاری شادمانی دراصل تمہارا غم ہے جسے بے نقاب کر دیا گیا ہے

(۲۸) میں ہی آگ ہوں، میں ہی کوڑا کرکٹ، میری آگ میرے کوڑے کو جلا کر بھسم کر دے تو میں اچھی زندگی پاؤں۔

(۲۹) کتنا شریف ہے وہ غم کا مارا جس کا غم اُسے خوش و خرم دلوں کے ساتھ خوشی کے راگ گانے سے روک دے۔

(۳۰) تم غلام ہو اس شخص کے سامنے جس سے تم محبت کرتے ہو اس لیے کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔

(۳۱) شادی مقدس روحوں کا ملاپ ہے تاکہ ایک تیسری روح معرض وجود میں آسکے۔

(۳۲) بے شک وہ ہاتھ جو کانٹوں کے تاج بناتے ہیں ان ہاتھوں سے بہتر ہیں جو کچھ نہیں کرتے۔

(۳۳) جب تمہارا غم یا خوشی حد سے بڑھ جائے تو دنیا تمہاری نظروں میں حقیر سی ہو جائے گی۔

(۳۴) بغض و حسد ایک بے جان لاش ہے، پھر تم میں کون ہے جو ان کی قبر بننا پسند کرے۔

(۳۵) سخاوت یہ نہیں کہ تم مجھے وہ چیز دو جس کی میرے مقابلے میں تمہیں بالکل ضرورت نہیں بلکہ سخاوت یہ ہے کہ تم مجھے وہ چیز دو جس کی تمہیں مجھ سے زیادہ حاجت ہے۔

(۳۶) کس قدر بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنی آنکھوں کی قہر آلودنگاہوں پر اپنے ہونٹوں کے تبسم کا پیوند لگاتا ہے۔

(۳۷) انا کا مضبوط ترین خول ہمیشہ محبت توڑتی ہے۔

(۳۸) انسان کی قدروقیمت اس چیز سے نہیں جو اسے حاصل ہو جائے بلکہ اس چیز سے ہے جس کے حصول کے لیے وہ تڑپتا رہے تمہیں چاہیے کہ حقیقت کو سمجھو تو ہمیشہ لیکن ظاہر کرو کبھی کبھی۔

(۳۹) کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ میں اپنے آپ کو لوگوں کے

قرب میں مبتلا رکھنا چاہیے ہوں تاکہ ان لوگوں کی عقلوں کا مذاق اڑاؤں جو یہ سمجھتے ہوں کہ میں ان کے قرب کو نہیں پاسکتا۔

(۴۰) صرف گونگے ہی باتونیوں سے حسد کرتے ہیں۔

برٹرینڈرسل

(۱) اپنی خوشی کے لیے دوسروں کی خوشی کو مٹی میں نہ ملاؤ۔

(۲) محبت انسان کے اندر ایک شریف جذبے کا نام ہے جسے اگر نکال دیا جائے تو انسان اور حیوان میں فرق نہیں رہتا۔

(۳) موجودہ دور میں انسانیت کا خطرناک ترین دشمن انسان ہی ہے۔

(۴) اگر امن باعزت نہیں تو وہ امن نہیں کہلا سکتا۔

(۵) بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

(۶) معاشرے میں آپ کی حقیقی پوزیشن وہی ہے جس کا اظہار لوگ آپ کی غیر موجودگی میں کرتے ہیں۔

(۷) اگر ہم جرائم کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم خود کوئی ایسا کام نہ کریں جس کا شمار جرم کے زمرے میں ہوتا ہے۔

(۸) بھوکا اور ننگا مزدور جب جبر اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے بادشاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔

(۹) زندگی کے سوا اور کوئی دولت نہیں ہے اس میں محبت خوشی اور تعریف کی تمام قوتیں موجود ہیں۔

(۱۰) مرد عام طور پر بزدل عورتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کر کے ان کے آقا بن سکیں۔

(۱۱) اگر معاشرے میں خود عزت سے رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کی عزت کرو اور کبھی کسی کی برائی نہ کرو۔

(۱۲) بے حیا لوگ بہت جلد ذلیل ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) خوشی اور غم انسان کے اندر ہی پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ہربرٹ اسپنسر

(۱) امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو مگر زبان بند رکھو۔

(۲) جس کو ماں باپ ادب نہیں سکھاتے اس کو زمانہ سکھاتا ہے۔

(۳) جو شخص وقت کی قدر نہیں کرتا وہ کوئی اقتدار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

(۴) بیکار لوگوں کے دلوں میں شیطان فوراً دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۵) تجربہ انسان کا بہترین معلم ہے اور زندگی کی ٹھوکریں اس کا ذریعہ تعلیم ہیں۔

(۶) صحت کے قوانین کی خلاف ورزی جسمانی گناہ ہے۔

(۷) جو خوب غور و فکر کرتا ہے وہ پیش گوئی کر سکتا ہے۔

(۸) عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔

(۹) زندگی کیا ہے صرف وقت، پس اگر ہم اس کو ضائع کرتے ہیں تو گویا زندگی برباد کرتے ہیں۔

(۱۰) اگر ہم اپنی گزشتہ زندگی پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس میں اس قسم کے بہترین اور سنہری موقعے کثرت سے آئے جن کو ہم نے کھو دیا۔

(۱۱) وہ وقت انسانی زندگی میں ہرگز محبوب نہیں ہو سکتا جو لہو و لعب اور بے ہودہ کاموں میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۱۲) دولت، ایمانداری، احتیاط، صبر، وقت کی پابندی اور منشی اشیاء سے پرہیز کے بغیر نہیں آتی اگر اتفاقیہ آ بھی جائے تو عرصہ تک ٹھہر نہیں سکتی۔

(۱۳) وہ شخص قابلِ تعریف ہے جس نے اولاد کے لیے مال و دولت چھوڑا لیکن اس سے زیادہ قابل تعریف وہ ہے جس نے اپنی اولاد کو روپیہ کمانے اور بچانے کی تعلیم دی۔

(۱۴) اگر غرور کوئی علم ہوتا تو اس کے سند یافتہ بہت ہوتے۔

نپولین بونا پارٹ

(۱) تم مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین قوم دوں گا۔

(۲) میری خوبیاں میرے عمل کی پیداوار ہیں۔

(۳) جسے ہارنے کا خوف ہو وہ ضرور ہارتا ہے۔

(۴) عورت ایک تصویر کی مانند ہے جو اگر جاہل کے ہاتھ لگ جائے تو اپنی کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتی لیکن عقل مند اسے بیش قیمت خیال کرتے ہیں۔

(۵) حسرتوں کے ہجوم اور خوشیوں کے تلاطم میں ماں کی عظمت کو دیکھو۔

(۶) جنگ وحشی انسانوں کا پیشہ ہے۔

(۷) مجھے ڈرائنگ روم اور دیوان خانوں میں بیٹھ کر بکواس کرنے والے سیاست دانوں کی ذرہ بھر پرواہ نہیں میں تو صرف ایک ہی طبقہ کی رائے کی پرواہ کرتا ہوں اور وہ طبقہ ہے کسانوں کا۔

(۸) انقلاب تو کھاد اور کوڑے کے اُس بدبودار ڈھیر کی طرح ہے جس میں سے اعلیٰ ترین پھول اور سبزیاں کھلتی ہیں۔

(۹) جذبات بچوں اور عورتوں کی چیز ہے۔

(۱۰) عشق کاہل آدمی کے دل کا بہلاوا ہے۔
(۱۱) تاریخ انسان کے دل کی ترجمان ہے۔
(۱۲) سچی سے سچی اور اچھی سے اچھی عقل مندی ارادہ ہے۔
(۱۳) تخیل پوری دنیا پر حکومت کرتا ہے۔
(۱۴) مَیں جنگ ہار سکتا ہوں مگر وقت ضائع نہیں کر سکتا۔
(۱۵) حسین عورت کو دیکھنے سے آنکھیں اور نیک سیرت عورت کو دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔
(۱۶) میں اپنے دشمنوں پر اس لیے غالب آتا ہوں کہ وہ چند لمحوں کا عموماً کچھ نہیں سمجھتے مگر مَیں ان لمحوں کی قدر و قیمت کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔
(۱۷) آپ خوش ہیں یا ناخوش تکلیف اور مصیبت سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ مصروف رہیں۔
(۱۸) محبت ایک ایسی چیز ہے جو کسی تاج و تخت یا دولت مند انسان کی پرواہ نہیں کرتی وہ ان تمام چیزوں سے آزاد ہے۔
(۱۹) (اے میرے سپاہیو!) تم ننگے ہو، تم کو اچھا کھانے کو بھی نہیں دیا گیا ہے لیکن میں تمہیں دنیا کے انتہائی زرخیز میدانوں اور شاداب وادیوں میں لے جا رہا ہوں جہاں تمہیں عظیم الشان اور خوش حال شہر ملیں گے اور دولت مند دیہات۔ ان علاقوں میں تمہیں دولت غذا، عزت، شہرت اور بقائے دوام کی زندگی

نصیب ہو گی۔

(۲۰) میرے جیسی شہرت حاصل کرنے کے لیے کسی دوسرے انسان کو صدیاں درکار ہوں گی لیکن حالات کا تقاضہ تھا کہ انہوں نے قلیل ترین عرصہ میں مجھے شہرت کے آسمان پر چڑھا دیا۔

(۲۱) اگر ارادے مضبوط ہیں تو کامیابیاں یقینی ہیں۔

(۲۲) جو آدمی وقت ضائع کرتا ہے وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرتا ہے۔

(۲۳) میری کامیابیوں میں میرے مضبوط ارادوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

(۲۴) جو عورت کی قدر نہیں کرتا میرے خیال میں وہ سب سے بڑا بے وقوف ہے۔

ہٹلر

(۱) جو قوم اپنی مرضی سے مطیع ہو جاتی ہے وہ اپنی زندگی کی جڑوں کو خود ہی کمزور کر لیتی ہے۔

(۲) لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔

(۳) عام لوگ کسی کمزور یا تامل کرنے والے شخص کی ذات سے اتنا متاثر نہیں ہوتے جتنا جبری اور دھن کے پکے آدمی کا اثر قبول کرتے ہیں۔

(۴) عورت سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کرنا ناقابل معافی جرم اور فطرت سے بغاوت ہے۔

(۵) بے جا تعریف سے عورت خوش ہوتی ہے مگر جائز تنقید کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔

(۶) ناقابل اعتبار دوست سے تنہائی بہتر ہے۔

(۷) ہر شخص سچا دوست ڈھونڈتا ہے لیکن خود دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

(۸) حضرات! آپ ہمارا فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری تاریخ کی ابدی عدالت نے یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ بہادر وقتی طور پر ہار سکتے ہیں لیکن شکست نہیں کھا سکتے، بکھر سکتے

ہیں لیکن مٹ نہیں سکتے ۔

(۹) بزدل کے پاس خواہ کتنا ہی بڑا ہتھیار ہو، وقت آنے پر وہ استعمال نہیں کر سکتا لیکن بہادر آدمی بے دست و پا بھی میدان فتح کر لے گا۔

(۱۰) عوام کو صرف خیالات بیدار نہیں کر سکتے بلکہ تحریک عمل اور پوری قوت سے آگے بڑھنے کا جذبہ بیدار رکھتا ہے ۔

بیکن

(۱) امید کا دوسرا نام غریبوں کی قوت ہے۔

(۲) یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص بلند مرتبہ اور مالدار ہو بلکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ عقل مند ہو لیکن یہ البتہ ضروری ہے کہ وہ نیک چلن، خوش اخلاق اور ایماندار ہو۔

(۳) اگر کوئی فراغت اور سنجیدگی سے اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنا خرچ اپنی آمدنی سے نصف رکھے اگر اس کی خواہش دولت مند بننے کی ہے تو اس کا خرچ اس کی آمدنی سے تہائی ہونا چاہیے مگر وہ شخص جو ہر بات میں مسرف ہے شاید ہی اپنی عادات کی بدولت تباہی کے چنگل سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

(۴) عقل مند کے لیے وہی لباس کافی ہوتا ہے جس سے موسم کے اعتبار سے اس کی غرض پوری ہو سکے۔

(۵) کیا تم کو بڑا بننے کی خواہش ہے؟ اگر بڑا بننا چاہتے ہو تو پہلے چھوٹا بننے کی کوشش کرو اس لیے کہ جب بھی کوئی عظیم الشان عمارت بناتے ہیں تو اس کی چھوٹی چھوٹی بنیادوں سے غافل نہیں رہتے۔

(۶) جس شخص کو خوشامد کرنے اور قرض لینے کی ضرورت نہیں وہ سب سے بڑا دولت مند ہے۔

(۷) جو شخص جوئے میں یقینی جیت کا طالب ہے شاید ہی دولت مند ہو سکے وہ اپنا تمام اثاثہ قسمت آزمائی اور حسن اتفاق کے بھروسے پر لگاتا ہے لیکن اکثر اوقات مفلس و محتاج ہو جاتا ہے۔

(۸) مال و دولت کی زیادتی نوجوانی کی تباہی کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔

(۹) کسی شے کے حصول کی خواہش کرنا اور اس کے لیے محنت اور سختی اٹھانے کے لیے تیار نہ ہونا کمزوری اور سستی کی نشانی ہے

(۱۰) ضرورت میں انسان جو وعدہ کرتا ہے وہ بہت کم پورا کرتا ہے

(۱۱) مشورہ لینا بری بات نہیں لیکن اس مشورے پر غور و فکر کے بغیر عمل کرنا برا ہے۔

(۱۲) جو شخص زیادہ پوچھتا ہے زیادہ سیکھتا ہے اور زیادہ تسکین پاتا ہے۔

(۱۳) کسی کے غصے میں کہے ہوئے کلام کو کبھی مت بھولو۔

(۱۴) ہر چند کہ سچے دوست کا ملنا انتہائی مشکل ہے لیکن پھر بھی کم از کم ایک ایسا آدمی ضرور حاصل کرنا چاہیئے جو تیرے جذبات کو سنتا رہے۔

(۱۵) اگر تم ہنستے ہو تو تمام دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی لیکن اگر

تم روتے ہو تو اکیلے ہی روؤ گے۔

(۱۶) انسان کے خیالات بہت کچھ اس کی میلانِ طبیعت کے موافق، تقریر و کلام، اس کی علمیت و قابلیت کے موافق اور افعال و اعمال اس کی عادات کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔

(۱۷) سب اچھا ہے جب انجام اچھا ہے۔

(۱۸) امید کمزوروں کا سہارا اور ہتھیار ہے۔

(۱۹) جو بھی وعدہ اور جس بھی حال میں کرو اسے ضرور پورا کرنے کی کوشش کرو اس وعدے کا تصور بھی ذہن میں نہ لاؤ جس کو پورا کرنے کی تم کبھی بھی استطاعت نہیں رکھ سکتے۔

(۲۰) علم ہمیشہ پوچھنے سے ہی آتا ہے اس لیے کسی بات کو کسی دوسرے سے پوچھنے میں شرم محسوس نہ کرو۔

ٹالسٹائی

(۱) کسی کا دل نہ دکھا کہ تو بھی دل رکھتا ہے۔

(۲) تعلیم میں ہر قسم کی آزادی ہونی چاہیے لڑکوں کو صرف وہی مضامین پڑھائے جاتے چاہئیں جن کی جانب ان کا رحجان قدرتی طور پر ہو فیس لینا سخت غلطی کی بات ہے انعام یا سزا دینا اس سے بھی زیادہ غلطی ہے۔

(۳) اگر بچے کے سامنے کوئی غذا رکھی جائے اور بچہ اس کو نہ کھائے تو نتیجہ نکالنا چاہیے کہ یا تو غذا بچے کے حسب حال نہیں ہے یا بچے کی تندرستی میں کچھ کمی ہے یا یہ کہ غذا خراب ہو گئی ہے۔

(۴) اگر بچے کو کچھ تعلیم دی جائے اور وہ اس کو پسند نہ کرے اور پھر اس کو انعام کا لالچ یا سزا کی دھمکی دے کر اُسے حاصل کرنے پر مجبور کیا جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یا تو تعلیم بچے کے واسطے نامناسب ہے یا یہ کہ بچہ سخت نکما اور بے وقوف ہے۔

(۵) بچے قدرتی طور پر اپنی فطرت کے پابند ہوتے ہیں اور جب آپ کوئی بیرونی پابندیاں ان کے لیے مقرر کرتے ہیں

تو وہ ان کے خلاف بغاوت کرتے ہیں

(۶) عقیدہ زندگی کی روح رواں ہے اگر انسان زندہ رہے گا تو ضرور اس کو عقیدت مندی سے کام لینا ہوگا۔

(۷) مجھے یقین ہے کہ ہر انسان کی زندگی میں راستہ موجود ہے اگر وہ عامل بن جائے۔

(۸) شادی شدہ انسان کو انتہائی محتاط رہنا چاہیے۔

(۹) اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔

(۱۰) موجودہ نظام میں اپنے ہمسائے کی جیب خالی کیے بغیر کوئی شخص اپنی جیب نہیں بھر سکتا۔

(۱۱) خوشامدی اس لیے آپ کی خوشامد کرتا ہے کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے لیکن آپ اس کے منہ سے اپنی تعریف سن کر پھولے نہیں سماتے۔

(۱۲) عورتوں کو سیاسی حقوق عطا نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ خود غرض ہوتی ہیں اور ان کی ہر بات میں نفرت یا محبت کی گہری چاشنی رہتی ہے۔

(۱۳) میں عورت کے بارے میں اپنی سچی رائے اس وقت دوں گا جب میرا ایک پاؤں قبر میں ہوگا پھر جب میں اپنی رائے دے چکوں گا تو تابوت میں کود کر اس کا ڈھکنا بند کر لوں گا اور اندر سے پکاروں گا، اب میرے ساتھ

جو چاہو کرلو۔

(۱۴) گانا آدمی کی قوتِ ارادی کو کم کرتا ہے اور اسے عیش پرستی کا مطیع بنا دیتا ہے۔

(۱۵) ظالمانہ قانون سے رعایا کو تکلیف پہنچ سکتی ہے مگر اس پر حکومت نہیں ہوسکتی۔

(۱۶) اپنا کام خود کرو اور دوسروں کو اپنے آرام کے لیے محنت کرنے پر مجبور نہ کرو جو کام ضروری نہیں ہیں بلکہ عیش پرستی کی وجہ سے ہیں انہیں ترک کردو۔

(۱۷) اگر کسی شخص کے پاس آنکھیں ہیں تو وہ اسے دیکھنے کے لیے دی گئی ہیں، کان سننے کے لیے دیے گئے ہیں، پاؤں چلنے کے لیے اور ہاتھ کام کرنے کے لیے، اگر انسان انہیں استعمال نہ کرے گا تو اس کو نقصان پہنچے گا۔

(۱۸) تکلیف انسان کے لیے ضروری چیز ہے یہ ہم کو عظیم الشان واقعہ یعنی موت کے واسطے تیار کرتی ہے۔

(۱۹) بین الاقوامی ناراضگی اس طرح پیدا کی جاتی ہے کہ اول دوسری قوموں کے ساتھ ہر قسم کی سختی اور ناانصافی کی جاتی ہے اور ان کو اپنا زبردستی دشمن بنایا جاتا ہے بعد میں اپنے ملک کے لوگوں کو غیر ملک والوں کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔

(۲۰) ہم ظلم سے ان قوموں کو کس طرح مغلوب کر سکتے ہیں جن کے مذہب، روایت اور تعلیم سب اس بات کے معاون ہیں کہ حملہ آور کا مقابلہ کیا جائے اور آزادی سب سے اعلیٰ جوہر ہے۔

(۲۱) جن انسانوں کو ہم نے بدمعاش بنایا ہے ان کی ہم جان لیتے ہیں اور پھر اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتے ہیں کہ حکومت بلا ظلم کے ہو ہی نہیں سکتی۔

(۲۲) جو فن جتنا زیادہ متاثر کرے اُتنا ہی وہ اچھا ہے فن اس شے کا نام ہے جس کے ذریعے سے کاریگر دوسروں کو متاثر کرتا ہے۔

(۲۳) بری کتابیں روح کو مار ڈالتی ہیں۔

(۲۴) ایمان طاقت اور زندگی ہے۔

(۲۵) فن دستکاری نہیں بلکہ یہ تو فنکار کے احساسات کا خوب صورت عملِ انتقال ہے۔

(۲۶) کردار انسان کا آئینہ ہے۔

شیلے

(۱) کائنات کی تمام مخلوقات انسان کی قوت کو تسلیم کرتی ہیں۔

(۲) پھول جو آج یہاں کھِلتا ہے کل وہ مرجھا کے بکھر جاتا ہے جس حسین چیز کو ہم چاہتے ہیں کہ مقید کر لیں وہ چند لمحوں کے لیے ہمیں مسحور کرتی ہے اور پھر عالم نابود میں کھو جاتی ہے۔

(۳) یہ مت کہو کہ نفرت اور مرگِ ناگہاں لوٹ آئیں گی یہ مت کہو کہ انسان ہمیشہ قتل و غارت کرتے اور مرتے رہیں گے یہ مت کہو کہ تلخ پیش گوئی کا ساغر زہر اب دردِ جام تک خالی نہیں ہوگا، دنیا اپنے تیرہ ماضی سے بیزار ہے آخر کار اسے طمانیت حاصل کرنا یا فنا ہو جانا ہے۔

(۴) محبت، امید اور بلند نامی بادلوں کی طرح آتے ہیں چند غیر یقینی لمحات کے لیے ٹھہرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔

(۵) وہ ایک نازک مرحلہ ہوگا جب سائنس فنونِ لطیفہ کے مقابلے میں بہت تیزی سے ترقی کر جائے گی کیونکہ انسان میکانکی قوت تو حاصل کر لے گا لیکن وہ اس قوت کے استعمال کے لیے حکمت و دانش میں پیچھے رہ جائے گا۔

(۶) میں برف کے گالوں سے محبت کرتا ہوں اور بلوریں کہر کی

تمام اشکال سے، ہئی موجوں، ہواؤں اور طوفانوں سے محبت کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے جو فطرت کا ایک حصہ ہے اور جو انسان کی بدحالی سے آلودہ نہیں ۔

(۷) افسوس میرے پاس نہ امید ہے اور نہ متاع صحت نہ مجھے طمانیت قلب حاصل ہے اور نہ میرے اردگرد پرسکون ماحول، نہ میرے پاس ایک عارف کامل کی دولت کو ٹھکرا دینے والی قناعت ہے جو اسے مراقبے میں ملتی ہے نہ میرے پاس شہرت، محبت قوت اور فراغت ہے، جنہیں یہ سب کچھ میسّر ہے وہ ہنستے ہوئے زندگی گزارتے ہیں ۔

ماؤزے تنگ

(۱) ہمیں پارٹی اور عوام پر یقین کامل ہونا چاہیئے یہ دو بنیادی اصول ہیں اگر ہم انہیں شک کی نظر سے دیکھیں گے تو کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں گے۔

(۲) کوئی بھی سیاسی جماعت اس وقت تک کسی عظیم انقلابی تحریک کو فتح کی منزل تک نہیں پہنچا سکتی جب تک اس کے پاس کوئی انقلابی نظریہ تاریخ کا علم اور اس تحریک کو چلانے کا عملی تجربہ نہ ہو۔

(۳) جماعتوں کے مابین کشمکش جاری رہتی ہے اس کشمکش میں بعض جماعتیں جیت جاتی ہیں اور بعض مٹ جاتی ہیں ہزاروں برس سے تہذیب و تمدن کی یہی تاریخ رہی ہے۔

(۴) انقلاب کوئی ڈنر پارٹی یا مضمون لکھنا یا کوئی تصویر بنانا یا کشیدہ کاری کے مترادف نہیں، یہ کوئی نازک یا شائستہ اور خوب صورت چیز نہیں یہ تو ایک ہنگامہ ہے، تشدد کا ایک ایسا فعل جس کے ذریعے ایک گروہ دوسرے گروہ کا تختہ الٹ دیتا ہے۔

(۵) دوسری باتوں کے علاوہ چین کے ساٹھ کروڑ عوام کی ایک

نمایاں بات یہ بھی ہے کہ وہ غریب اور ذہن کے کورے ہیں یہ بات بظاہر خراب ہو سکتی ہے لیکن حقیقت میں اچھی ہے افلاس انسان کے اندر اپنی حالت کو تبدیل کرنے، باعمل ہونے، باعمل ہونے اور انقلاب پیدا کرنے کی خواہش کو جنم دیتا ہے۔ کاغذ کے کورے ورق پر بہترین تحریر لکھی اور خوب صورت ترین تصویر بنائی جا سکتی ہے۔

(۶) عوام کی جمہوری آمریت کے لیے مزدور طبقے کی قیادت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ مزدور طبقہ ہی ہے جو سب سے زیادہ دور اندیش، بے غرض اور مکمل طور پر انقلابی ہوتا ہے انقلاب کی ساری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مزدور طبقے کی قیادت کے بغیر انقلاب ناکام ہو جاتا ہے اور مزدور طبقے کی زیر قیادت انقلاب کامیاب رہتا ہے۔

(۷) اپنے کام میں عظیم الشان کامیابیوں کے باوجود ہمیں متکبر نہ ہونا چاہیے۔ انکساری انسان کو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے اور اس کے برعکس خود فریبی اور غرور انسان کو پسماندہ بنا دیتے ہیں یہ حقیقت ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔

(۸) اے نوجوانو! دنیا آپ کی بھی ہے اور ہماری بھی، لیکن انجام کار یہ آپ ہی کی ہے، طاقت سے بھرپور نوجوان زندگی کا شباب ہیں بالکل چڑھتے ہوئے سورج کی طرح ہماری

تمام امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ دنیا آپ کی ملکیت ہے

(۹) تھوڑی سی اچھائی کرنا کوئی مشکل کام نہیں، مشکل کام تو یہ ہے کہ انسان عمر بھر اچھائی کرتا رہے کوئی بُرا کام نہ کرے ہمیشہ عوام کے مفاد کے مطابق عمل کرائے اور سالہا سال سخت قسم کی جدوجہد میں مشغول رہے یہ مشکل ترین کام ہے۔

(۱۰) عوام ہی حقیقی ہیرو ہیں ان کے مقابلے میں ہم اکثر بچے اور بے خبر ہوتے ہیں۔ اس بات کو سمجھے بغیر ابتدائی علم حاصل کرنا بھی ناممکن ہے۔

(۱۱) عوام کے اندر جو خیالات پائے جاتے ہوں ان پر پوری سنجیدگی سے غور کریں اور پھر انہیں عملی جامہ پہنائیں قیادت کا یہی صحیح تصور اور یہی قیادت کا بنیادی طریقہ ہے۔

(۱۲) ہر جگہ عموماً عوام کی تین اقسام ہوتی ہیں اول زیادہ جوشیلے دوم متوسط، سوم پسماندہ، لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ جوشیلے لوگوں کو اپنے گرد جمع کریں اور پھر ان کی مدد سے متوسط اور پسماندہ لوگوں کی سطح بلند کریں۔

(۱۳) ہمارا اصول یہ ہے کہ پارٹی کے ہاتھوں میں بندوق ہونی چاہیے نہ کہ بندوق پارٹی پر حکمرانی کرے۔

(۱۴) عوام اور فقط عوام ہی وہ متحرک قوت ہیں جو عالمی تاریخ کی تشکیل کرتے ہیں۔

(۱۵) لوگوں کی خامیوں پر تنقید کرنا ضروری ہے لیکن ہمیں یہ تنقید فراخدلی اور انہیں تعلیم یافتہ بنانے کی نیت سے کرنی چاہیے۔

(۱۶) تکبر نہ کریں جو کوئی بھی کسی بڑے عہدے پر فائز ہے اس کے لیے اتحاد قائم رکھنے کے لیے یہ نہایت اہم شرط اور بنیادی اصول ہے۔

(۱۷) جب ملکوں، قوموں، جماعتوں اور سیاسی گروہوں کے درمیان تضادات ایک خاص مرحلے پر پہنچ جائیں تو انہیں دور کرنے کی جدوجہد کا نام جنگ ہے جب سے مختلف طبقے اور نجی ملکیت معرضِ وجود میں آئے ہیں جنگ اسی زمانے سے جاری ہے۔

(۱۸) ہم جنگ کو ختم کرنے کے حامی ہیں ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن جنگ کا خاتمہ فقط جنگ ہی سے کیا جا سکتا ہے لہذا ہتھیاروں سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہتھیار اُٹھانے ہوں گے

(۱۹) مقابلہ کرو، مقابلہ کرو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو ناکامی کی صورت میں پھر مقابلہ کرو حتیٰ کہ فتح یاب ہو جاؤ۔

(۲۰) انقلابی جنگ عوامی جنگ ہے یہ جنگ فقط عوام کو متحرک کر کے اور ان پر بھروسہ کر کے ہی لڑی جا سکتی ہے۔

(۲۱) کوئی جنگ نہ لڑیں جس کے لیے آپ تیار نہ ہوں یا جسے جیتنے کے متعلق آپ کو یقین نہ ہو ہر جنگ کے لیے تیار رہنے

کی کوشش کریں۔

(۲۲) ذات برادری پر مشتمل معاشرے میں ہر فرد کسی خاص برادری یا جماعت کا رکن ہوتا ہے اور اس کی طرز فکر پر اس برادری یا جماعت کی مہر ثبت ہوتی ہے۔

(۲۳) عوام کے اندر نظریاتی اور متنازعہ فیہ مسائل کو حل کرنے کا فقط یہی راستہ ہے کہ آپس میں بحث مباحثے کیے جائیں اور اپنے آپ کا سختی سے محاسبہ کیا جائے نہ کہ ایک دوسرے کو دبانے کے طریقے سے۔

(۲۴) سو طرح کے پھولوں کو اپنی بہار دکھانے دو، سو طرح کے افکار کو مقابلہ کرنے دو خوشبو وہی حاوی ہوگی جو بہتر ہے رنگ وہی غالب آئے گا جو حقیقی ہے۔

(۲۵) جو کوئی بھی انقلابی لوگوں کی حمایت کرتا ہے وہ انقلابی ہے اور جو کوئی بھی سامراجیت، جاگیرداری، افسر شاہی اور سرمایہ داری کا حامی ہے وہ انقلابی قوتوں کا دشمن ہے جو کوئی بھی الفاظ کے ذریعے انقلابی لوگوں کی حمایت کرتا ہے لیکن اپنے عمل میں اس کے خلاف ہے تو وہ فقط زبانی طور پر انقلابی ہے لیکن جو کوئی عمل اور الفاظ دونوں کے ذریعے انقلاب پسندوں کا حامی ہے وہ صحیح معنوں میں انقلابی ہے۔

(۲۶) پالیسی اور فن صرف آرائی پارٹی کی جان ہیں بڑے بڑے

کامریڈوں کو ہر موقع پر ان پر پوری توجہ دینی چاہیے اور کسی صورت میں بھی ان سے غفلت نہ برتنی چاہیے۔

(۲۷) دنیا کی انقلابی طاقتو! متحد ہو کر سامراجی حملے کے خلاف ڈٹ جاؤ۔

ماخذ

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل ماخذ سے استفادہ حاصل کیا گیا۔

۱۔ قرآن پاک
۲۔ بخاری شریف
۳۔ مسلم شریف
۴۔ ابو داؤد شریف
۵۔ تفہیم البخاری
۶۔ کشف المحجوب
۷۔ تبع تابعین
۸۔ تاریخ الخلفاء
۹۔ سیر الاولیاء
۱۰۔ تذکرہ الاولیاء
۱۱۔ سفینۃ الاولیاء
۱۲۔ جامع کراماتِ اولیاء
۱۳۔ مکاشفۃ القلوب
۱۴۔ منہاج العابدین
۱۵۔ مدارج السالکین
۱۶۔ تذکرہ امام اعظمؒ
۱۷۔ سوانح حسین بن منصور حلاجؒ
۱۸۔ اخبار الاخیار
۱۹۔ مکتوبات امام ربانی
۲۰۔ المنقذ من الضلال
۲۱۔ قول فیصل
۲۲۔ نہجۃ البلاغہ
۲۳۔ آداب الشیخ والمرید
۲۴۔ سالارِ بے مثال
۲۵۔ المامون
۲۶۔ سوانح مولوی عبدالحق
۲۷۔ ابوالکلام آزاد
۲۸۔ چار مینار

۲۹۔ البیرونی
۳۰۔ سوانح ابراہام لنکن
۳۱۔ گیان مالا
۳۲۔ THE GREAT SIKANDAR
۳۳۔ کبیر جوگ
۳۴۔ خطباتِ مودودی
۳۵۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت
۳۶۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت
۳۷۔ اشرف الملفوظات
۳۸۔ شہادتِ حق
۳۹۔ نقش سلیمانی
۴۰۔ HISTORY OF INDIA
۴۱۔ سوانح عمری ٹالسٹائی
۴۲۔ جیب پر مارتہہ
۴۳۔ شیلے
۴۴۔ تعلیماتِ ماؤ
۴۵۔ آثار جمال الدین افغانی رح
۴۶۔ شبلی ایک دبستان
۴۷۔ انوار الاولیاء
۴۸۔ مغربی مفکرین
۴۹۔ مثنوی مولوی معنوی
۵۰۔ دبستان حافظ
۵۱۔ تذکرہ الحکماء
۵۲۔ نپولین بونا پارٹ
۵۳۔ حیات ٹیپو سلطان شہید
۵۴۔ مذہب زرتشت
۵۵۔ مذاہب عالم
۵۶۔ تعلیمات بدھ مت
۵۷۔ حیاتِ امام ابن تیمیہ رح
۵۸۔ حیات ابن قیم رح
۵۹۔ تذکرہ ہندو مت
۶۰۔ گلستان سعدی

اس کے علاوہ مختلف اخبارات و جرائد سے بھی مدد لی گئی۔

ہماری مطبوعات

- غذاؤں سے علاج — زیر طبع
- ہمیشہ تندرست رہیئے — ″
- جڑی بوٹیوں کے کرشمے
- شہد غذا بھی شفا بھی
- بچوں کی پرورش
- پرہیزی غذائیں
- مفید گھریلو دوائیں
- پھلوں سبزیوں جڑی بوٹیوں کے فوائد
- بچوں کی صحت معہ نگہداشت
- پیٹ اور کمر کم کیجئے
- صحت اور غذائیں
- دودھ اور شہد سے علاج
- ہرڑ و آملہ سے علاج
- گرتے بالوں و گنجے پن کا مکمل علاج
- تاج المجربات

- روحانی پامسٹری — زیر طبع
- نفسیاتی پامسٹری — ″
- پامسٹری کے جنسی پہلو — ″
- مکمل پامسٹری گائیڈ
- بوٹے ہاتھ معہ تلی کے خواص
- آسان پامسٹری
- کیرو پامسٹری انسائیکلوپیڈیا
- اسرار دست شناسی
- چہرہ شناسی
- علم الاعداد
- آپ کا برج کونسا ہے
- قسمت اور ستارے
- برجوں کے اثرات
- حرفوں کے اسرار
- میک اپ اور ستارے
- عمر درازی کے بہترین گُر بیان۔ زیر طبع

ہماری مطبوعات

کھانوں کی کتب

1. مشہور پاکستانی کھانے
2. دیس دیس کے کھانے
3. گوشت کے پکوان
4. خوش ذائقہ کھانے معہ سلاد
5. خوش ذائقہ میٹھے پکوان
6. مشہور چینی کھانے
7. چائنیز کھانے معہ سوپ
8. تناء کے پکوان
9. مزے دار کھانے
10. لذیذ کھانا پکانا
11. چٹخارہ ہاؤس

علاج کی کتب

1. پھلوں سبزیوں جڑی بوٹیوں سے علاج
2. روغن زیتون سے علاج
3. رنگ روشنی سے علاج
4. کالی مرچ و شہد سے علاج
5. آسان گھریلو علاج
6. آسان قدرتی علاج
7. پرہیز سے علاج
8. شہد حسن، صحت و علاج
9. بیماریوں کا نبوئی علاج

(زیر طبع)

مشتاق بُک کارنر الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

ASC